سیر المنازل

تالیف

مرزا سنگین بیگ

تدوین و ترجمہ

مع

مقدمہ و حواشی

ڈاکٹر نعیم احمد

ادمی علی گڑھ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی

جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو

ہدیہ کیا گیا۔

Marfat.com

سیر المنازل

مؤلفہ

مرزا سنگین بیگ

ترجمہ، حواشی و مقدمہ

نعیم احمد

ادبی اکادمی علی گڑھ

Marfat.com

کلاسیکی ادب سیریز نمبر ۳

135734

پہلی اشاعت : ۱۹۸۰ء
قیمت : چالیس روپے
مطبع : لیتھو کلر پرنٹرس علی گڑھ

ادبی اکادمی
آفتاب منزل شمشاد مارکیٹ
علی گڑھ

Marfat.com

پیش لفظ

شاہجہاں آباد کا نام لیتے ہی نطق زبان کے بوسے لینے لگتا ہے شاہجہاں آباد جس کے گلی کوچے "محبوب کی بنفشئی زلفوں" اور "اوراق مصوّر" سے زیادہ دلنشیں اور دلنواز تھے۔ ۱۷۳۹ء میں نادر گردی سے اس شہر کی تباہی اور بربادی شروع ہوئی۔

صفدر جنگ اور عماد الملک مابین محمد شاہ کے جانشین احمد شاہ کے دورِ حکومت میں اقتدار حاصل کرنے کے لئے جو مسلح خانہ جنگی ہوئی (۱۶ مارچ ۱۷۵۳ء سے ۸ مئی ۱۷۵۳ء تک) اس کی وجہ سے بھی دہلی شہر کو زبردست نقصان پہنچا۔ احمد شاہ ابدالی نے اس شہر پر فوج کشی کے دوران مدفون خزانے نکالنے کی کوشش میں بہت سے حویلیاں کھودڈالی تھیں۔ پانی پت کے میدان میں احمد شاہ ابدالی اور مراٹھوں کے درمیان جنگ کے وقت اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی تھی۔ جاٹ، روہیلوں اور گوجروں کے مسلح دستوں نے بھی اس شہر کو بہت نقصان پہنچایا تھا۔

۱۸۵۷ء میں پہلی جنگِ عظیم کی ناکامی کے بعد فاتح انگریزوں نے دہلی شہر کو زیروزبر کر ڈالا تھا۔ محلے کے محلے اور بازار کے بازار نیست و

Marfat.com

سرسید نے بھی آثار الصنادید میں یہی انداز اختیار کیا ہے۔ ممکن ہے انھوں نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہو۔ اگرچہ انھوں نے کہیں اس کا ذکر نہیں کیا۔ یہاں اسی اہم اور قابلِ قدر کتاب کے دو مخطوطوں کا تعارف مقصود ہے۔

سیر المنازل کے دو نسخے موجود ہیں۔ ایک لال قلعہ دلی کے عجائب گھر میں ہے اور دوسرا نیشنل آرکائیوز نئی دلی میں۔ لال قلعے کے نسخے میں ۱۶۶ صفحات ہیں۔ کاتب کا نام یا تاریخ کتابت درج نہیں۔ اس کا خط نستعلیق ہے اور اس میں مختلف مسجدوں مزاروں اور دیگر عمارتوں کے کتبوں کی ہو بہو نقلیں موجود ہیں۔ اس سے خیال ہوتا ہے کہ غالباً یہی سیر المنازل کا اصلی نسخہ ہوگا۔ اس نسخے میں اجمیر کی مسجد کے کتبے، فتحپور سیکری اور وہاں کی مسجد کی منظوم تاریخوں اور ان کے اندر کے کتبوں، تاج محل کے مختلف کتبوں مثلاً شاہجہاں اور ممتاز محل کی قبروں کے کتبوں اور اکبرآباد کی موتی مسجد، سکندرہ کے دروازے، اکبر بادشاہ کی قبر کے گرد اگرد دالانوں اور اسی عمارت کی پیشانی کے کتبوں کی عکسی نقلیں بھی موجود ہیں (یہ نقلیں آرکائیوز کے نسخے میں نہیں ہیں۔)

نیشنل آرکائیوز کا نسخہ ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ خط شکستہ میں ہے اور کتبوں کو بھونڈے انداز میں نقل کیا گیا ہے۔ کاتب نے مصنف کا نام مرزا سنگی بیگ اور کتاب کا نام سیر المنازل کر دیا ہے۔ اس کی آخری سطر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاتب آئندہ صفحہ پر اس شخص کا نام لکھنے والا ہے جس کے لئے اس نے یہ نقل تیار کی ہے۔ اب یہ صفحہ اس نسخہ میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے اس صاحبِ ذوق اور کاتب کا نام معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس نقل کے مکمل ہونے کی تاریخ ۲ر اگست ۱۲۴۸ھ / مطابق ۱۹۱۱ء درج ہے۔ ظاہر ہے کہ اصل نسخہ اس سے قبل مکمل ہو چکا ہوگا۔

لال قلعے کے میوزیم میں سیر المنازل کا جو نسخہ ہے۔ اس میں چارلس تھیوفلس

Marfat.com

مٹکاف کی مدح کی گئی ہے جو اس علمی وتحقیقی کارنامے سے بہت متاثر ہوا تھا۔ اس نے اس کارنامے کی قدر وقیمت کے اعتراف میں مرزا سنگین بیگ کو ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت بھی دی تھی[1]۔ مٹکاف نے دو مرتبہ دہلی کے ریزیڈنٹ کی حیثیت سے کام کیا تھا۔ پہلی بار ۱۸۱۱ء سے ۱۸۱۹ء تک اور دوسری مرتبہ ۱۸۲۵ء سے ۱۸۲۷ء تک۔ نیشنل آرکائیوز آف انڈیا، نئی دہلی کے کتب خانے میں سیر المنازل کا جو قلمی نسخہ ہے اس میں مدح کی وہی عبارت ہے جو لال قلعہ کے میوزیم کے نسخہ میں ہے لیکن اس میں مٹکاف کے نام کی جگہ ولیم فریزر کا نام ڈال دیا گیا ہے۔ ولیم فریزر ۱۸۲۰ء میں دہلی کا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھا۔ اس حقیقت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ سیر المنازل ۱۸۱۹ء سے قبل مکمل ہو چکی تھی[2]۔

(۲)

از منہ قدیم سے مختلف حکمرانوں نے موجودہ دہلی شہر کے قرب وجوار میں نئے نئے شہر آباد کئے ہیں۔ مرزا سنگین بیگ نے لکھا ہے کہ دریائے گنگ کے اس طرف دہلی تک ایک شہر ہستناپور اور اس کے درمیان میں گنگ و جمن دریا جاری تھے کوروؤں اور پانڈوؤں کی جنگ کے بعد اس کے دو حصے ہو گئے۔ ایک ہستناپور ہی کہلاتا رہا اور دوسرا اندر پرست کے نام سے مشہور ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد آ

---

[1] سیر المنازل۔ ص ۳

[2] مصنف نے دو جگہ مرزا جہانگیر کا بحیثیت ولی عہد ذکر کیا ہے۔ لیکن کتاب کے آخر میں بہادر شاہ ظفر کو ولی عہد بتایا گیا ہے۔ مرزا جہانگیر کا انتقال ۱۸۲۱ء میں ہوا تھا۔ کتاب کے زمانہ تصنیف کی یہ ایک مزید داخلی شہادت ہے۔

Marfat.com

بادشاہوں کی تخت نشینی کی رسم ادا ہوئی تھی۔

نقار خانے کے مشرق میں ڈیوڑھی زنانہ شاہی محل تھی جو ڈیوڑھی عدالت کے نام سے معروف تھی۔

دیوان عام کے قریب ایک دروازہ تھا جس کے متصل دیوان خاص تھا۔ اسی مقام پر دہ دروازہ تھا جس پر لال پردہ پڑا رہتا تھا۔ اس کے اندر محل معلی، مثمن برج، جلو گاہ موتی مسجد، ایک عدیم النظیر حمام (اس حمام کے پیچھے ایک جگہ تھی جہاں مرزا جہانگیر بیٹھتے تھے) موتی محل، شاہ برج، باغِ حیات بخش، معروف بہ ساون بھادوں، اسی کے درمیان ایک بڑا حوض تھا۔ موتی محل کے دالان کے سامنے سنگِ مرمر کے سالم ٹکڑے سے تراشا ہوا ایک ایسا حوض تھا جس میں کوئی جوڑ نہیں تھا، موتی محل کے بیچ میں بھی ایک ایسا ہی حوض تھا اس محل کے دونوں طرف اژدہا پیکر نہریں جاری تھیں۔ شاہ برج کے قریب سنگِ لیشب سے تراشا ہوا مخصوص حوض تھا۔ مہتاب باغ میں عدالت وغیرہ کی عمارتیں تھیں۔ اس سے کچھ فاصلے پر چوبی مسجد تھی۔ اس کے جنوب میں ایک دروازہ تھا، جس سے مرزا جہانگیر کی نو تعمیر شدہ حویلی کو راستہ جاتا تھا۔ مہتاب باغ کے عقب میں مرزا فرحت بخت، مرزا اطفل، مرزا مغل کے مکانات، مرزا جوان بخت مرحوم کا حمام اور بادشاہی توپ خانہ کی عمارت تھی۔

مرزا سنگین نے دلی اور اس کے مضافات کے کوچوں، بازاروں، مسجدوں، مزاروں، مندروں، باغوں اور مکانوں وغیرہ کا لفظی نقشہ کھینچا ہے۔ چنانچہ لال قلعہ کو مرکز قرار دے کر اس کے باہر چوک سعد اللہ سے حوض قاضی تک، حوض قاضی سے ایک طرف کھڑکی فراشخانہ اور فصیل کے لاہوری دروازے، دوسری طرف ترکمان دروازے اور وہاں سے خونی دروازے تک تمام آبادی اور قابلِ ذکر چیزوں کا بیان ہوا ہے۔ اسی طرح دلی کے مضافاتی علاقوں، نریلہ، سونی پت،

Marfat.com

پانی پت، بادلی، موتیا کھان، کالا پہاڑ، بہادر گڑھ، دادری، ساپلہ، روہتک، ہانسی وغیرہ میں جو ایسی ہی چیزیں تھیں، انھیں بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ یہ معلومات آثار الصنادید میں نہیں ہیں۔ اس لئے سیر المنازل واحد کتاب ہے جس سے ۱۸۵۷ء سے قبل کے دلی شہر کا حال معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد انگریزوں نے کوچے کے کوچے اور محلے کے محلے نیست و نابود کر دیئے تھے اس سے دلی کی وہ صورت مٹ گئی، جس کا ہم تواریخی کتابوں اور نظموں میں ذکر پڑھتے ہیں۔ اس کتاب سے ہمیں شہر کی قدیم صورت سمجھنے میں بیش بہا مدد ملتی ہے۔

(۳)

مرزا سنگین بیگ نے جن عمارتوں، محلوں وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ محلہ، بازار، کوچہ، چوک، کٹرہ	۲۔ حویلی، مکان	۳۔ مسجد	۴۔ متفرق
چوک نواب سعد اللہ	امیر علی ہزاری کی حویلی	مسجد ملائی نواب بہادر خاں	فصیل کا راج گھاٹ کا دروازہ
کشمیری کٹرہ	عبدالرسول خاں کی حویلی	اکبری مسجد	
محلہ کشتی بانان	دار الشفاء	مسجد خلیل اللہ خاں	شاہ بولہ
خانم کا کوچہ اور بازار	حویلی بہادر علی خاں	مسجد میاں نان	حوض قاضی
بلاقی بیگم کا کوچہ	شاہ نظام الدین کی حویلی	مسجد کرہ آدینہ بیگ خاں	فصیل کا اجمیری دروازہ
چاوڑی بازار	حویلی قطبی بیگم	" محمد خاں کرڑہ	خیلہ دروازہ
چھتہ شاہ نظام الدین	دار البقا	" خلیفہ بختو	لال کنواں
محلہ روشن پورہ	حویلی میر جیو	مسجد فتحپوری	تھان پنج پیروں کا
کوچہ شاہ نظام الدین	بیگم کی حویلی	مسجد نواب قاسم سہراب جنگ خاں	چاہ سبز

Marfat.com

کوچہ مائی داڑہ	حویلی راجہ کیدار ناتھ	مسجد تہور خاں	چاہ فورنگ رائے
کوچہ چیہ نے والا	حویلی قمر الدین خاں	کلاں مسجد المعروف بہ کالی	باغیچہ تن سکھ رائے
کوچہ شاہ تارا	مکان کچہرہ کٹڑہ	مسجد شاہ حسین واعظ	حوض نواب مظفر خاں
کوچہ میر عاشق	مکان راجے سنگھ رائے	،، حکیم سید قدرت اللہ	حکیم ستیل داس
کوچہ تیاشے والا	حویلی نواب شیر جنگ	،، حاجی عبد اللہ	طویلہ مرتضیٰ خاں
کوچہ مرغان	حویلی عبد الرحمن خاں	دائی کی مسجد	مقبرہ حاجی شاہ صاحب
محلہ اہلی	حویلی شادل خاں	مسجد نواب شرف الدولہ	درگاہ شمس العارفین شاہ ترکمان بیابانی
کٹرہ گاڑی بانان پنجابی	مکان نور اللہ خاں	طلائی مسجد نواب بہادر خاں خواجہ سرا	مزار چتلی قبر
محلہ جبواڑہ	حویلی شاہ پسند خاں	مسجد اکبر آبادی	مزار امیر فتح علیشاہ
کوچہ پنڈت	مکان مرزا مینا بیگ خاں	،، نواب روشن الدولہ	مزار مرزا جان جاناں مظہر
کٹرہ مہتاں	نواب فتح اللہ بیگ خاں کا بالاخانہ	،، حکیم بو علی خاں	
کوچہ بلی ماران	حویلی نواب سہراب جنگ خاں قاسم	زینت المساجد	مدرسہ شاہ عبد العزیز
کوچہ کھڑکی فراش خانہ	حویلی محمد خاں کرہ وڑہ	مسجد قاضی	باغیچہ نواب قلندر علی
محلہ رود گراں	مکان تیر انداز خاں	مسجد سعد اللہ	مزار حضرت شاہ
کٹرہ شیخ چاند	حویلی نواب احمد بخش خاں	مسجد بو سعید خاں	کلیم اللہ جہاں آبادی
کوچہ سموسہ	دیوان خانہ نواب نصر اللہ بیگ	،، نواب غازی الدین خاں	مقبرہ بھگو بیگم (بنت محمد شاہ) المعروف بہ گوبا
کوچہ گوندنی	مکان نواب فتح اللہ بیگ خاں	مسجد شرف الدولہ	

Marfat.com

کٹڑہ بڑیان	مکانات میر جملہ	مسجد حکیم شریف خاں	قبر حاجی حرمین
کوچہ کھاری باؤلی	مکان خواجہ معکاری صاحب	مسجد فتحپوری	سرائے میاں صابر بخش
نیا بانس	حویلی کاکواں صاحب	مسجد شجاعت	شہر پناہ کا دلی دروازہ
کوچہ پاتی رام	حویلی میر جملہ	مسجد سرہندی	سرائے محمد خاں کٹڑہ
کوچہ ہابٹ داس	مکانات حکیم ذکاء اللہ	عیدگاہ معروف بہ شاہ گنج	باغیچہ نواب بہادر علیخاں
کوچہ سیدی قاسم	مکان مولوی قطب الدین	نئی عیدگاہ	قلعہ کا لاہوری دروازہ
کھٹیکوں کا کوچہ	مکان میر حامد علی صاحب چھتہ بازار	مسجد نواب معزالدولہ بی بی ارجمند اور نواب کاظم خاں	فیل خانہ مرزا ولیعہد بہادر
بازار سیتارام	حویلی نواب شہنواز خاں		
کٹڑہ جانی خاں	بنگلہ حافظ فدا	مسجد شاہ نظام الدین	فصیل کا لاہوری دروازہ
محلہ چوڑی گراں	حویلی دودھاری	جامع مسجد (پرانے قلعہ میں)	امام باڑہ میر عسکری
کوچہ امام خاں	مکان گوردھن کشمیری	مسجد حضرت نظام الدین اولیاء	
ریاست جھجلی والان	مکان میر خاں شدہ	مسجد محمد خاں کٹڑہ	صاحبہ آباد باغ
بھوجلہ پہاڑی	مکان مرزا فتح اللہ بیگ چیلہ	” موٹھ	فیض نہر
محلہ جبلی خاں	حویلی مولوی فتح علی جاگیردار	” کھڑکی	نہر سعادت خاں
معماروں کا چھتہ	حویلی لالہ بسنتی رام		فصیل کا کابلی دروازہ
کوچہ حوض مظفر خاں	حویلی رائے شنبوناتھ		قلعہ کا لاہوری دروازہ
کوچہ امام	” راجہ کیدار ناتھ		خونی دروازہ
مٹیا محل	بنگلہ سیدی فولاد خاں		گھڑیال مرزا اشرف بیگ
چھتہ شاہ حاجی	حویلی میر مرزا		باغ بیگم سمرو
کوچہ پہاڑی	مکان میر علی نقی		باغ اختر لدی
محلہ کلیان پورہ	حویلی مرزا جبار بیگ		گھاٹ کیلہ
گنج میر خاں	حویلی لالہ گوردھن داس		قولیہ دارا شکوہ

Marfat.com

مسکن گنڈھیریوں کا	حویلی عزیز اللہ خاں	
ریاست بخشت ساداں	حویلی حسن علی خاں عرف بنی میاں حسنو	زیب النساء کی قبر
کوچہ چیلان	حویلی مرزا فتح علی شاہ	پنجہ حضرت شاہ مرداں
ریاست نواب فیض محمد خاں	مکان روشن موچی	چاہ پیپل
دہلی دروازہ کا بازار	حویلی مولوی محمد خاں	شہر کا کابلی دروازہ
بازار نواب میر خاں	حویلی حافظ خیراتی	رتی جہابت خاں
قصاب پورہ	مکان سید نور علی خاں	تکیہ نکٹہ
تراہا نواب بیرم خاں	حویلی نواب سلیمان المعروف بہ میر بھکاری	شاہ بڑے حقا کا تکیہ
فیض بازار	حویلی شیخ منگلو	پیر غیب کا مزار
محلہ حکیم محسن خاں	حویلی نواب احمد علی خاں	قدسیہ باغ
کوچہ حویلی مہدی قلی خاں	حویلی لالہ ہزارہ بیگ	بھولو شاہ فقیر کا تکیہ
چھتہ لال میاں	" عزیز آبادی بیگم	زیب النساء بیگم کا مقبرہ
کوچہ بازار خانم	مکان فیضو رکابدار	زوجہ محمد شاہ کی قبر
کٹڑہ منشی کنول نین	مکان نواب مرتضیٰ خاں	باغ شالامار
محلہ چاہ رہٹ	مکان میر مہدی	روشن آرا باغ
کوچہ استاد حامد	میر ہاشم کی حویلیاں	باغ جواہر خاں
کوچہ انار	مکان میاں آفاقی پیرزادہ	باغ ٹیٹی مل
روشن پورہ	مکان حکیم سید قدرت اللہ	باغ کاکوان
محلہ مسجد جھجھرہ	مکان حضرت غلام علی	سرائے بادلی
دریبہ	حویلی اعظم خاں	درگاہ امام الدین احمد
دریبہ کلاں	حویلی کالے خواص	(سونی پت میں)
کوچہ کٹڑہ کشمیری	مکان شاہ عبد العزیز	مزار شیخ بوعلی شاہ قلندر
کوچہ نواب بہادر علی خاں	حویلی نواب مہدی قلی خاں	(سونی پت میں)

Marfat.com

اردو بازار	مکان خواجہ میر درد	مقبرہ نواب مقرب خاں
قدیمی ترپولیہ	مکان عمر خاں مہر بنگ	(سوفی پیت میں)
گل فروشوں کی منڈی	حویلی حکیم ثناء اللہ خاں	شمس الدولہ کا مقبرہ
تماز گنج	حویلی نامدار خاں و کامدار خاں	(سوفی پیت میں)
کاغذیوں کا محلہ	مکان عبدالرسول خاں	سرائے روح اللہ خاں
بازار کناری والا	مکان فیض یاب جاہ	قبر شاہ نظام الدین اولیاء
جوہری بازار	رنگ محل	سنیلا کا مندر
نٹوں کا کوچہ	مکان غلام احمد خاں کہ قوال موصل	جاں نثار خاں کی قبر
چاندنی چوک	مکان میر صفدر علی جعفر	قبرستان اور قبر عبداللہ خاں
کوچہ قابل عطار	نواب میر خاں کی حویلیاں	قبر نواب سلیمان خاں
کٹرہ نیل	حویلی مہدی قلی خاں	مرزا شاہ عابد کی قبر
کوچہ برج ناتھ	مکان مولوی رفیع الدین	درگاہ قدم شریف
کوچہ برج ناتھ	میر نجف علی خاں کی حویلیاں	تکیہ فقیر
کوچہ جیتہ جاں نثار خاں	مکان سید امیر علی	تکیہ حسن رسول خاں
کوچہ گندی گلی	مکان مرزا مغل صاحب مختار	حضرت امام حسین کے پنجہ کی زیارت
کٹرہ میدہ گراں	مکان شہزادہ مرزا سلیم بہادر	تکیہ عارف حسین نقوی
کوچہ حبش خاں	حویلی حکیم فیض علی خاں	رسول شاہی
کٹرہ روغن زرد	لالہ ستنت لال کی حویلیاں	مزار شاہ عبداللہ خاں
کٹرہ گاڑی بانان	حویلی لالہ سکھ لال جاجو	مدرسہ نواب غازی الدین خاں
کٹرہ سعادت خاں	بالاخانہ شیخ بدرالدین حبر کن	مقبرہ نواب امین الدین خاں
کوچہ بلاقی بیگم	حویلی لالہ سنگت رائے	درگاہ حضرت سید حسن رسول نما
دریبہ خورد	حویلی لالہ بختی رام گوڑ والا	باغ محمد یار خاں
کٹرہ مشروع	حویلی لالہ موہن لال	باغ تتورہ بادشاہ
کوچہ چیلہ	کوٹھی سنگھاری مل	

Marfat.com

- کوچہ بلی ماران
- کوچہ چوکیداران
- کوچہ انار
- محلہ چاہ رہٹ
- کوچہ مالی واڑہ
- بزازوں کا کٹرہ
- کٹرہ آنند
- کوچہ خان چند
- کوچہ رائے مان
- کوچہ نیچہ بندوں کا
- کوچہ جوگی واڑہ
- کوچہ مالی واڑہ
- کوچہ پیپل مہادیو
- چھتہ لالہ تن سکھ رائے
- ریاست گاڑی بانان
- کٹرہ غلام محمد خاں
- "
- کٹرہ کونڈی
- کٹرہ فتح پوری بیگم
- چھتہ نگم بودھ گھاٹ
- کٹرہ بال پورہ
- نصیر گنج
- کٹرہ پنجابی

- مکان مکھن لال
- حویلی خان دوراں
- مکانات فیض محمد خاں
- مکانات میاں صابر بخش
- قاضی کا مکان
- حویلی نواب سیف الدولہ
- مکانات نواب قمرالدین خاں
- مکانات محمد امین خاں
- حویلی بو علی خاں
- مکان رائے پران کشن
- مکان لالہ گوبر پرشاد
- کوٹھی نواب احمد بخش (۲ خاں)
- مکان کنور راج سنگھ
- بلب گڑھ والا
- کوٹھی نواب فیض محمد خاں
- کوٹھی دیبی صاحب
- کوٹھی کپتان
- مکان بھاگ سنگھ
- کوٹھی زیب النساء بیگم سمرو
- حویلی دولت النساء بیگم
- مکان لالہ ہرنرائن فوطہ دار
- حویلی بھوانی شنکر
- لالہ ہرنرائن کے انگریزی طرز کے مکانات

- مندر پارس ناتھ
- مندر ہنومان جی
- مکانات رصد جنتر منتر
- مدرسہ مولوی فخرالدین
- جنتر منتر کے قریب مندر
- رکاب گنج میں سکھوں کا دہرہ
- سرائے بسنت
- سرائے سہیل
- مقبرہ علی شاہ
- مقبرہ علی شاہ
- مقبرہ خواجہ میر درد
- مزار خواجہ ناصر
- رجی کی باؤلی
- قبر شیخ محمد علی عرف بہ جھنڈیاں
- قبرستان شاہ ولی اللہ مع مزارات مولوی رفیع الدین مولوی عبدالقادر
- مکان جیل خانہ محبوساں
- لال دروازہ دہلی قدیم کا
- مقبرہ شیخ محمد
- سندری کا گنبد (چغتائی شہزادوں کا مقبرہ)

Marfat.com

محلہ دھوبی واڑہ	مکان احمد علی خاں	مزار نور الدین
مرزا میر بیگ خاں علی گڑھی	حویلی خان جہان خاں	لالہ شنگلہ د مقبرہ
مغل پورہ	حویلی پورن خیاط	(بادشاہ زادیوں کا)
سبزی منڈی	حویلی نواب شمس الدولہ	مزار حضرت نظام الدین
چوک نواب شمس الدولہ	مکان حکیم میر علی	اولیا اور امیر خسرو
(سونی پت میں)	حویلی نگر سیٹھ	مقبرہ شمس الدین محمد خاں
پہاڑی دھیرج	مکان رادھا کشن دیبل	چونسٹھ کھمبہ میں قبر مرزا
تیلی واڑہ	شیش محل مرزا اشرف بیگ	عزیز کوکلتاش خاں
موتیا کھان	حویلی رکن الدین خاں	سرائے عرب
حبش پورہ	مکان حکیم اجیت سنگھ	مقبرہ ہمایوں بادشاہ
بڑکی چوکی	حویلی کپتان مہویل	مزار سید نور محمد بدایونی
کالا پہاڑ	کوٹھی لالہ سدھا گرمل	مقبرہ عبدالرحیم خاں
[illegible]	حویلی نجف علی خاں	(خان خاناں)
شاہ گنج معروف بہ پہاڑ گنج	حویلی عبدالرحمن خاں	باراں پلہ
دریبہ پان	حویلی غلام مرتضیٰ خاں	مزار سید محمود بہادر
منڈی شکر تری	حویلی میر اعظم اللہ	مزار شیخ رکن الدین فردوسی
منڈی صابن	حویلی کرنیل اسکنر	سرائے حتاب خاں
منڈی قند سیاہ	مکان عنایت اللہ خاں	سرائے خیر اللہ
محلہ بلبولہ	حویلی حکیم غلام علی خاں	سرائے خواجہ
محلہ گبانی لدو	مکان نواب حسام الدین حیدر خاں	پل بڑھن
کٹرہ باسدیو	مکان حکیم عظیم اللہ خاں عرف میر خیراتی	خواجہ قطب الدین میں دلی
کٹرہ زنجبیل	حویلی حکیم میر شریف خاں	کے قریب مندر
پھاٹک مصری خاں	امام قلی بیگ خاں کی حویلیاں	باغیچہ گرو جی پنڈت

Marfat.com

جے سنگھ پورہ
منڈی انگشت فروشوں کی
جہانگیر گنج
پان کی منڈی
رکاب گنج
محرم نگر
ضابطہ گنج

مکان داروغہ قلندر بیگ
حویلی شیر افگن خاں
مکان منشی برکت علی خاں
حویلی بخشی بھوانی شنکر
مکان منشی ٹیک چند
حویلی صوفی اللہ یار خاں
حویلی راجہ جے سکھ رائے
حکیم بقا کے لڑکوں کے مکانات
حویلی ہینگن بیگ طوائف
حویلی لالہ موہن لال
کوٹھی لالہ شنکر چند
کوٹھی لالہ فقیر چند
مکان لالہ سکھ لال
حویلی شہزادہ دارا شکوہ مخاطب بہ
شاہ بلاول خاں

حویلی نواب صفدر جنگ
مکان شاہ آبادانی صاحب
کوٹھی کیپٹن صاحب
کوٹھی ریزیڈنٹ دارالخلافہ
حویلی نواب عبدالاحد خاں
کوٹھی ڈنڈی صاحب
حویلی نواب عبدالاحد خاں

ڈھولا کنواں
باؤلی اور باغیچہ محمد خا
باغ نبی خاں
مقبرہ صفدر جنگ
مقبرہ حور باغ
درگاہ حضرت شاہ مر
مکان کربلا مرزا اشر
کا بنایا ہوا۔
مقبرہ شاہ عارف
باغ نواب مبارک مح
مقبرہ نواب نجف خا
درگاہ حضرت نصیر الد
چراغ دہلی
مقبرہ بہلول شا
مقبرہ شیخ صلا
مزار شاہ عبداللہ قر
مقبرہ غیاث الدین تغ
مندر کالکا جی
مزار شیخ فرید
مقبرہ سید الرجال
درگاہ بی بی نور
مقبرہ فیروز شاہ
حوض خاص

135734

Marfat.com

حویلی صاحبہ محل
بنگلہ سید فیروز
مکان اسمعیل بیگ رسالدار
حویلی اسماعیل خاں
مکان سید رضی خاں
حویلی حبابت خاں
کوٹھی ڈاکٹر لیڈلو (لڈلو)
کوٹھی لنڈلی صاحب
خواجہ باسط کی حویلیاں
حویلی حبابت خاں
مکان مرزا اشرف بیگ خاں
مکان مرزا سلیم بہادر

مقبرہ میر خاں اور وزیر خاں
مندر جوگ مایاجی
مقبرہ ادہم خاں معروف
بہ بھول بھلیاں
درگاہ حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار کاکیؒ
مزار حاجی حرمین
مزار قاضی حمید الدین ناگوریؒ
قبر جواہر خاں
مقبرہ معتمد خاں
مقبرہ مراد بخش
قبر بہادر شاہ
مقبرہ خونخوار صاحب
لاڈو سرائے
مقبرہ مولانا جمالی
قبر قاضی عبداللہ
قبر مولانا سماء الدین
مقبرہ شیخ عبدالحقؒ
محدث دہلوی
مقبرہ سلطان التمش
جس میں سلطان کے
علاوہ اس کے وزیر،
بہن اور خواص کی قبریں

Marfat.com

(۴)

مخطوطے کی ایک اور خصوصیت اہل حرفہ کی دکانوں کی نشان دہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ:-

جامع مسجد کے عقب میں مغرب کی طرف دال فروشوں کی دکانیں اور مسکرات مثلاً افیون وغیرہ کے کوٹھے تھے۔

کوچہ چرخے والاں میں کسیروں کی دکانیں تھیں جہاں مسی اور برنجی ظروف فروخت ہوتے تھے۔

حوض قاضی کے پاس سرکی والوں کی دکانیں تھیں۔

حویلی راجہ کیدار ناتھ کی سمت بقالوں اور لوہے والوں کی دکانیں تھیں۔

کوچہ پنڈت کے بالمقابل چوڑی گروں کی دکانیں تھیں۔

کوچہ بلی ماران میں آہن گروں کی دکانیں تھیں۔

حوض قاضی سے ترکمان دروازہ کی طرف جاتے ہوئے ریوڑی اور بتاشے والوں کی دکانیں تھیں۔

ترکمان دروازہ کے قریب کھٹیکوں کا کوچہ تھا۔

بھوجلہ پہاڑی کی طرف معماروں کا چھتہ تھا۔

جامع مسجد کی جنوبی سیڑھیوں کے نیچے بساطیوں، کپول بانس والوں جفت فروشوں اور دیگر اہل حرفہ کی دکانیں تھیں۔

چھتہ شاہ جی اور کوچہ بلبلی خانہ کے قریب بھی اہل حرفہ کی دکانیں تھیں۔

حویلی اعظم خاں کے قریب جفت سازوں کا علاقہ اور منڈی چربنیہ تھی

جامع مسجد کی شمالی سیڑھیوں کے نیچے زرگران بھریہ کی دکانیں تھیں جو قلعی اور جست کے برتن بناتے تھے۔ ان کے علاوہ پاپڑ والوں اور آتشبازوں کی دوکانیں تھیں۔

Marfat.com

کوچہ بازار خانم کی طرف اہل حرفہ مثلاً بساطیوں، جڑاؤ سازوں، مرصع کاروں، سادہ کاروں، ملمچیوں اور جلا پردازوں کی دکانیں تھیں۔

کوچہ سعد اللہ سے جنوب کی طرف چڑی ماروں اور قصابوں کی دکانیں تھیں۔

شگن چند ساہو کے ترپولیہ میں گل فروشوں کی منڈی اور شراب خانہ تھا۔

کوچہ گندی گلی میں بزازوں کی دکانیں تھیں۔ دریبہ کلاں میں صرافوں کی دکانیں تھیں۔

خونی دروازہ سے جامع مسجد کی جانب بساطیوں کی دکانیں تھیں۔

دریبہ خورد میں حلوائیوں، علاقہ بندوں، بادلہ دستارہ فروشوں کی دکانیں تھیں۔

چاندنی چوک میں آہن گروں، جفت فروشوں اور دیگر اہل حرفہ کی دکانیں تھیں۔

کوچہ رائے مان سنگھ کے قریب پنساریوں، عطاروں، ابریشم فروشوں کی دکانیں اور رنگریزوں کا مسکن تھا۔ چبوترہ کوتوالی کے قریب جفت فروشوں کی دکانیں تھیں۔

کوچہ بالی دروازہ کے قریب چرخے والوں کی دکانیں تھیں۔

فتحپوری بیگم کے کٹرہ میں میدہ گروں، بتاشے والوں اور پنساریوں کی دکانیں تھیں۔

حجت نگم بودھ گھاٹ میں ملاحوں کی آبادی اور بانس بلی والوں کے مکانات تھے۔

نواب صفدر جنگ کی حویلی کے نیچے کاغذیوں کے مکانات اور گھاس بیچنے والوں کی آبادی تھی۔

باغیچہ گرو جی پنڈت (قطب میں) کے قریب برتن سازوں کی آبادی تھی۔

(۵)

اس وقت دہلی میں کچھ ایسے اہل حرفہ بھی تھے جو تمام دہلی میں مشہور تھے۔ اس تاریخی کتاب میں اُن کا ذکر ان کی مقبولیت اور شہرت کی دلیل ہے۔ مرزا سنگی نے ان کے نام اور مقام دونوں کی نشان دہی کی ہے۔

میر خاں بندہ جو فن رقص میں یکتا ہے + مکان کوچہ سیدی میر قاسم میں۔

روشن دتی + مکان متصل پہاڑی کی جانب۔

فتح جیو اور کریم ستار فروش + دکانیں جامع مسجد کے شمالی زینے کے نیچے۔

Marfat.com

فیضو رکابدار	+	مکان چھتہ شاہ جی کے قریب
پورن خیاط	+	حویلی کوچہ بلاقی بیگم کے قریب
شیخ بدرالدین مہرکن	+	بالاخانہ بازار خانم میں
کلنجت حلوائی	+	دوکان بازار خانم میں
گنجش حلوائی، مٹھائی تمام شہر میں مشہور	+	دوکان بازار دریبہ کلاں میں
کنجامل صراف	+	مکان دریبہ خورد میں
جرامل بزاز		- - - - - -
حافظ الٰہی بخش بساطی	+	دوکان کٹڑہ کونڈی میں
محمد امین عطار	+	دکان کٹڑہ فتحپوری بیگم میں
کشن چند صراف	+	پہاڑ گنج میں
ہنگن طوائف	+	کوچہ مالی واڑہ
لچھمی اور بی جان طوائفیں	+	دریبہ خورد میں

(۶)

گذشتہ سطور میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ مرزا سنگین بیگ واحد مؤلف ہے جس نے ۱۸۵۷ء سے قبل کے دہلی شہر کے مکانوں، دوکانوں، بازاروں اور گلی کوچوں کا قلمی جائزہ پیش کیا۔ سیر المنازل سے رجوع کئے بغیر ۱۸۵۷ء سے قبل کی دہلی کا کوئی مطالعہ مکمل نہیں سمجھا جا سکتا۔

وہ معمار جس نے کن کی معماری سے کائنات کے وجود کو ہزار ہا نقش و نگار سے پیدا کیا اور مخلوق کی ہستی کے ایوان کو عناصر کی چار دیواری اور مواليد ثلثہ[۱] سے ترتیب دیا اور بلند آسمان کے گنبد کو ستاروں کی جالیوں سے زینت بخشی اور آسمان کی قلعہ نما عمارت کے گنبد کو آفتاب کی تلوار سے منور کیا۔ اس کی توصیف کا حصار اتنا بلند ہے کہ تیز اڑنے والا کبوتر بھی اس کے کنگرے تک نہیں جا سکتا اور اس کی تعریف کا محل اس قدر رفیع ہے کہ اندیشے کا تیز رو پرندہ بھی اس کے کلس تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس کی توحید کی مسجد پر قل ہو اللہ احد[۲] کا کتبہ لگا ہوا ہے اور اس کی حمد کا کعبہ اللہ الصمد[۳] کی تحریر سے آراستہ ہے۔ اس نے موت کو نفس کی گھٹن سے نفس کی آزادی کا ذریعہ بنایا اور دنیا کے نظام کو مرالانام[۴] کی عقل اور تحویل میں دیا۔

کیا یہ دکھائی نہیں دیتا کہ اگر کل کا وجود پراگندہ نہ ہو تو زندگی کی شاخ پر میوہ کیسے لگے؟ حیوان ایسا پھل ہے جو اگر دوسری دنیا میں نہ پہنچے تو اسے نارسیدہ کہتے ہیں اور وہ زندہ مردہ ہے، جب تک دنیا کے دامن میں فنا نہ ہو اسے ناقص کہتے ہیں۔ وہو اللہ بیدا الخلق ثم یعیدہ[۵]۔ انسان کی ولادت اور وفات کی تاریخ اس کے مدرکہ ست

---

[۱] حیوانات، نباتات اور جمادات تینوں چیزیں مرکب [۲] کہو اللہ ایک ہے۔
[۳] اللہ نرآدھار ہے۔ [۴] وہی انسان ہے۔
[۵] اللہ نے اپنی ہتھیلی سے خلق کیا۔

Marfat.com

یوں ہے کہ خلقہ فقدرہ ثم السبیل یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ[1]۔ قلعہ وجود کی کنجیاں انسان کی تحویل میں دی گئیں کبھی اس کے حرز کو اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ[2] سے ڈھا دیتا ہے اور کسی گروہ پر الہٰکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر[3] کے خطاب کے ذریعہ عتاب نازل کرتا ہے اور اولٰئک لہم سوء الدار[4] کی سزا کے ذریعہ عذاب نازل کرتا ہے اور بعض کو اولٰئک یجزون الغرفۃ[5] کی تمکین سے مشرف کرتا ہے اور ان المتقین فی جنت ادخلوہا بسلام آمنین[6] کی جزا سے معزز کرتا ہے۔

تعالیٰ اللہ زہے بے مثل و مانند — کہ خوانندش خداوندان خداوند
خداوندے کہ عالم نام ازو یافت — فلک جنبش زمین آرام ازو یافت
بلندی بخشی بر ہمت بلندی — بہ پستی افگنی ہر خود پسندی

اظہار کی دیوار پر سنگین بیگ ابن علی اکبر بیگ لکھتا ہے کہ شاہجہان آباد اور اس کے گرد و نواح کی ویران عمارتوں، مقبروں اور مسجدوں کے کتبے اور منقش تاریخیں لکھنے پر اس پروانہ نا امیدی نے کمر ہمت باندھی۔ دہلی کی عمارتوں کا گہری نظر سے مطالعہ کیا، ہر خط کو ہو بہو نقل کیا اور بہت سی تحقیقات کے بارے میں نواب شمس الدولہ ذوالفقار الملک مرزا محمود خان ظفر جنگ موسیٰ الحسنی سے استفادہ کیا جو نسل اور پیدائش کے لحاظ سے ایرانی ہیں اور اس دار الخلافہ کے یگانہ وحید العصر ہیں۔ انھوں نے تواریخی کتابوں کا بہت مطالعہ کیا ہے اور ان کا حافظہ کمال کا ہے۔ انھیں حضور پر نور سلطان السلاطین معز الدنیا والدین ابو المظفر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

---

۱ پھر اس کو اندازے سے بنایا، پھر راستہ اس کو آسان کر دیا، پھر اس کو موت دی، پھر اس کو قبر میں لے گیا۔ ۲ تم کہیں کے قلعوں میں بھی پناہ لو تو موت تمہیں وہاں بھی اچک لے گی۔
۳ تم کو غفلت میں رکھا کثرت کی حرص نے یہاں تک کہ تم نے قبرستان جا دیکھے۔
۴ یہ برا ٹھکانہ ہے۔ ۵
۶ نیک لوگ جنت میں سلامتی کے ساتھ امن میں چلے جائیں گے۔

Marfat.com

نے بخشیگری کے عہدے سے معزز و ممتاز کیا ہوا ہے۔ میں نے ان اوراق میں وہ تمام تحقیقات پیش کی ہیں اور اس کتاب کا نام سیر المنازل رکھا ہے۔

اس زحمت کشی کا سبب ان کے حکم کی تعمیل ہے جو سعادت عنوان، واجب الاذعان، نفاذ تواماں، قضا جریان، صاحب عالی شان اور ملجائے مزیبان ہیں، جن کے عدل نے ستم رسیدہ لوگوں کے برباد دلوں کو آباد اور جن کے انصاف نے دنیا کو ظلم کے کانٹوں سے پاک کر دیا۔ ان کی بخشش کے بھرپور برسنے والے ابر نے بے مایہ لوگوں کی کھیتیوں کو سیراب اور ان کے احسان کے ناپید اکنار سمندر نے آنکھوں کے صدف کو مستغنی بنا دیا۔ ان کی سخاوت کے آفتاب نے کسی بھی ذرے کو اپنی روشنی سے محروم نہیں رکھا اور ان کی بخشش کے ابر نے کسی بھی شخص کو محتاج نہیں رہنے دیا۔ وہ کوہ جیسا علم رکھنے والے حاکم، امیر کبیر، علم و حکمت کے ارسطو، سکندر حکم، عدالت پرور، انصاف نواز، دولت و اقبال کی کرسی کی زینت، جاہ و جلال کی آرائش، ستمگروں کے خرمن کی برق اور فتنہ پردازوں کی بنیادوں کو اکھاڑ والے طوفان ہیں۔ نوشیرواں کے انصاف نے عہد کیا ہے کہ ان کے سوا کسی چیز کی قسم نہیں کھائے گا۔ اور حاتم کی بخشش نے قسم کھائی ہے کہ ان کی سخاوت کے سوا کسی چیز کا ذکر زبان پر نہیں لائیگا۔ سحبان ان کی فصاحت کا معترف اور حسان ان کی بلاغت کا مقر ہے۔ ایسی عظیم ہستی سے میری مراد غنی المناصب، مستغنی المناقب مسٹر چارلس تھیافلس مٹکاف صاحب بہادر ہیں۔ چوں کہ وہ مجمع علوم و کمالات ہیں۔ اس لئے ان کی فرمائش ہوئی کہ دہلی کی عمارتوں کی تاریخ لکھی جائے میں ان کا ممنون کرم ہوں اس لئے اس ناچیز تالیف کو ان کے حضور میں اس طرح لے گیا جس طرح خاقان کے سامنے تصویر یا سلیمان کے سامنے لشے لے جایا جائے۔ اس کے صلے میں مجھے ایک اعلیٰ منصب پر فائز کیا گیا۔

دہلی کا مختصر احوال جو منتخب قدیم شہروں میں سے ایک ہے۔

اکثر تاریخی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ دریائے گنگا کے اس اثنا۔

Marfat.com

پر ہستناپور[1] سے دہلی تک ایک شہر آباد تھا اور اس شہر کے وسط میں دریائے گنگ
جمن جاری تھے۔ کوروں اور پانڈوں کی جنگ کے بعد وہ جدا شہر بن گئے۔ ہستناپور
اسی نام سے مشہور رہا اور دہلی کا نام اندرپت ہوگیا۔ ایک زمانے کے بعد دہلو نام
کے ایک زمیندار نے اندرپت کے علاقہ میں ایک گاؤں آباد کیا جو دہلی[2] نام سے موسوم
ہوگیا۔ اس کے بعد دہلی روز بروز آباد ہوتی گئی۔ سور قوم کا راجہ انگپال تقریباً ۲۹ ب
سمبت بکرماجیتی میں حکمراں ہوا۔ اس نے اندرپت کے قریب ایک بڑا شہر دہلی آباد
کیا۔ جو اسی نام سے مشہور ہوگیا اور یہاں بڑے بڑے راجاؤں نے حکمرانی اور
فرمانروائی کی۔ سلطان محمود غازی غزنوی کی سلطنت اور جہاں کشائی کے وقت
دہلی میں جی پال اور اس کے بیٹے اندپال کی حکومت تھی۔ سلطان محمود چند مرتبہ
قنوج کی طرف متوجہ ہوا تھا اور وہ سومنات تک ہندوستان کے تمام شہروں
تک گیا تھا لیکن وہ دہلی کی طرف نہیں آیا۔ آخر سلطان الشہداء سالار مسعود غازی
دہلی آئے اور انھوں نے راجہ جی پال[4] سے جنگ لڑی۔ جی پال سلطان الشہداء
کے ہاتھوں کاری زخم کھا کر بھاگ نکلا۔ اور راستہ میں مر گیا۔ اس کا لڑکا اندپال[5]
سالار مسعود غازی کے چہرے، ناک اور ہونٹ زخمی کر کے چلا گیا۔ اس روز فیروز
سے مسلمانوں نے دہلی میں سکونت اختیار کی۔ لوگوں نے سالار مسعود غازی سے
بہت کہا کہ وہ اپنے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کردیں لیکن انھوں نے آداب او

---

[1] بانی راجہ یدھشٹر، بنیاد کا سال تقریباً ۱۴۵۰ ق۔م۔ خ

[2] دہلی کی بنیاد کا سال تقریباً ۳۲۸ ق م۔ خ

[3] ۸۹۲ سمت / ۶۸۳ء / ۲۲۳ھ۔ خ

[4] جی پال ولد بجے پال سالِ جلوس سمت ۱۰۸۳/۱۰۲۶ء/۴۱۷ھ
مدت سلطنت ۲۵ سال ۲ ماہ ۱۳ یوم۔ خ

[5] اگر پال ولد جی پال سال جلوس سمت ۱۱۰۸/۱۰۵۱ء/۴۴۳ھ مدت سلطنت ۲۱ سال ۲ ماہ ۱۵ یو

سلطان غازی (محمود غزنوی) سے اپنی والدہ کی قرابت ہونے کی وجہ سے یہ بات منظور نہیں کی۔ انھوں نے چند نامور مسلمانوں کو دہلی میں چھوڑا اور مشرقی ہند کی طرف روانہ ہو گئے۔ آخر سلطان الشہداء مسعود غازی جنھیں ہندوستانی رجب سالار اور غازی میاں کہتے ہیں اور بالے میاں کے نام سے بھی پکارتے ہیں، بہرائچ میں سورج کنڈ کے مقام پر شہید ہو گئے۔ دہلی دوبارہ سوردں کے ہاتھ آ گئی۔ کچھ ہی دن بعد دہلی سوادن کے ہاتھ سے نکل کر چوہان قوم کے قبضہ میں چلی گئی۔ رائے پتھورا جو پرتھی راج کے نام سے مشہور ہے اسی قوم سے تعلق رکھتا تھا[۱]۔ اس نے مندولی گاؤں کے پاس ۱۲۰۰ سمبت[۲] میں ایک قلعہ بنوایا اور شہر آباد کیا اور اپنے چھوٹے بھائی کھانڈے رائے کو وہاں چھوڑا۔ شہاب الدین غوری نے ۵۸۸ھ میں رائے پتھورا پر فتح پائی اور ہندوؤں کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ رائے پتھورا نے سولہ سال چار مہینے اور تین دن حکومت کی[۳]۔

سلطان شہاب الدین سلطان قطب الدین ایبک[۴] کو جو ایک ممتاز غلام تھا ہندوستان کی حکومت سونپ کر غزنی واپس چلا گیا۔ اس کا نام قطب الدین ایبک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے دونوں ہاتھوں کی ایک ایک انگلی کٹی ہوئی تھی اسے ایبک اسی لئے کہتے تھے۔ یہ بات میں نے ایک کتاب میں پڑھی تھی۔ اس لئے یہاں اسے لکھا ہے۔ محمد امیر حضرت خواجہ شہاب الدین امام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت سلطان المشائخ کے خلیفہ ہیں۔ ملک قطب الدین ایبک نے تھوڑے ہی

---

[۱] پرتھی راج ولد ناگ دیو سال جلوس سمبت ۱۱۹۸/۱۱۴۱ء/۵۳۶ھ۔ مدت سلطنت ۹ سال ۵ ماہ ۱۰ دن۔ خ

[۲] ۱۱۴۳ء/۵۳۸ھ۔ خ

[۳] ۲۲ سال دو ماہ، ۱۶ دن۔ خ

[۴] سال جلوس ۱۲۰۵ء/۶۰۲ھ مدت سلطنت ۴ سال چند ماہ، متوفی ۱۲۱۰ء/۶۰۷ھ

Marfat.com

عرصے میں قلعہ دہلی وغیرہ کو فتح کر لیا اور یہ ۵۹۱ھ[1] میں مسلمان بادشاہوں کا دارالخلافہ بن گیا۔

سلطان قطب الدین اور سلطان شمس الدین التمش[2] نے رائے پتھورا کے بتخانے اور محل توڑ کر مسجد قوت الاسلام اور وہ مینار بنوایا جو خواجہ قطب الدین میں واقع ہے۔ اس لیے ان کا ذکر اس ضلع کے ضمن میں ہوگا۔ یہ دونوں بادشاہ رائے پتھورا کے قلعے میں رہتے تھے۔ سلطان قطب الدین نے اس قلعہ میں ایک محل بھی تعمیر کرایا جس کا نام قصر سفید[3] رکھا اور وہ اسی محل میں رہتا تھا۔

سلطان ناصر الدین محمود[4] نے ایک ہزار ستون والی عمارت بنوائی جس کی تکمیل[5] سلطان غیاث الدین[6] کے زمانہ میں ہوئی۔

سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنے عہد حکومت میں ۶۶۶ھ[7] میں ایک دوسرے قلعہ کی بنیاد رکھی جس کا مرغزن نام رکھا اور ایک شہر غیاث پور نامی آباد کیا جہاں اب بستی حضرت نظام الدین اولیاء واقع ہے۔

سلطان معز الدین کیقباد[8] نے اپنے عہد حکومت میں ۶۶۸ھ میں دریائے جمنا کے کنارے کیلوکھڑی[10] کے نام سے دوسرا شہر آباد[9] کیا جس میں شاندار عمارتوں کا ایک

---

[1] ۵۸۷ھ ۱۱۹۱ء خ

[2] سالِ جلوس ۶۰۷ھ/۱۲۱۰ء، مدت سلطنت ۲۶ سال، متوفی ۶۳۳ھ/۱۲۳۵ء۔ خ

[3] تعمیر کا سال ۶۰۲ھ/۱۲۰۵ء۔ خ

[4] سال جلوس ۶۴۴ھ/۱۲۶۵ء، مدت سلطنت ۲۱ سال چند ماہ، متوفی ۶۶۴ھ/۱۲۶۵ء۔ خ

[5] کوشک لعل: تعمیر کا سال ۶۶۴ھ/۱۲۶۵ء۔ خ

[6] سال جلوس ۶۶۴ھ/۱۲۶۵ء، مدت سلطنت ۲۱ سال چند ماہ، متوفی ۶۸۶ھ/۱۲۸۷ء۔ خ

[7] تعمیر کا سال ۶۶۶ھ/۱۲۶۷ء۔ خ

[8] سال جلوس ۶۸۶ھ/۱۲۸۷ء، مدت سلطنت ۲ سال چند ماہ، متوفی ۶۸۹ھ/۱۲۹۰ء۔ خ

[9] تعمیر کا سال ۶۸۶ھ/۱۲۸۶ء۔ خ

[10] ۵۸۷/۱۱۹۱ء۔ خ

Marfat.com

سلسلہ تھا۔ یہاں اب نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ غازی جنت آشیانی کا مقبرہ ہے اس کا ذکر اس علاقے کے بیان میں کیا جائے گا۔

سلطان جلال الدین خلجیؒ مخاطب بہ شائستہ خاں نے اپنے عہدِ حکومت میں شہر کوشک لال[1] بنوایا۔ اس کے بعد علاء الدین خلجی[2] نے ایک اور شہر کی بنیاد رکھی۔ اور ایک قلعہ سیری[3] بنوایا۔

سلطان غیاث الدین[4] نے ۷۲۵ھ میں تغلق آباد[5] کے شہر اور قلعہ کی بنیاد رکھی۔ سلطان محمد تغلق[6] نے اپنے عہدِ حکومت میں ایک دوسرا محل[8] بنوایا۔ اس میں ایک بلند ایوان[9] تھا جس میں سنگِ رخام کے ہزار ستون لگے ہوئے تھے۔ اس نے کچھ دوسری خوبصورت عمارتیں بھی بنوائیں۔

سلطان فیروز شاہ[10] نے ۷۵۵ھ میں فیروز آباد[11] شہر کی بنیاد ڈالی اور دریائے جمنا کا رخ موڑ کر اسے اس شہر کے نزدیک بہا دیا۔ تین کروہ کے فاصلے پر فیروز شاہ بادشا

---

[1] تعمیر کا سال ۶۸۸ھ/ ۱۲۸۹ء

[2] سالِ جلوس ۶۹۵ھ/ ۱۲۹۵ء، مدت سلطنت ۱۹ سال چند ماہ، متوفی ۷۱۵ھ/ ۱۳۱۵ء خ

[3] تعمیر کا سال ۷۰۳ھ/ ۱۳۰۳ء۔ خ

[4] سالِ جلوس ۷۲۱ھ/ ۱۳۲۱ء، مدت سلطنت ۴ سال چند ماہ، متوفی ۷۲۵ھ/ ۱۳۲۴ء۔ خ

[5] تعمیر کا سال ۷۲۱ھ/ ۱۳۲۱۔ خ

[6] سال جلوس ۷۲۵ھ/ ۱۳۲۴ء، مدت سلطنت ۲۷ سال، متوفی ۷۵۲ھ/ ۱۳۵۱۔ خ

[7] جہاں پناہ۔ تعمیر کا سال ۷۲۸ھ/ ۱۳۲۷ء۔ خ

[8] بجے منڈل یا بدیع منزل۔ تعمیر کا سال ۷۲۸ھ/ ۱۳۲۷ء

[10] سالِ جلوس ۷۵۲ھ/ ۱۳۵۱ء، مدت سلطنت ۳۸ سال، ۷ ماہ، متوفی ۷۹۰ھ/ ۱۳۸۸ء۔ خ

[11] تعمیر کا سال ۷۵۵ھ/ ۱۳۵۴ء۔ خ

سالِ جلوس ۶۸۹ھ/ ۱۲۹۰ء۔ مدت سلطنت ۶ سال چند ماہ، متوفی ۶۹۵ھ/ ۱۲۹۵ء۔ خ

Marfat.com

نے ایک دوسرا قلعہ[1] بنوایا جو ایک جہاں نما مینار پر مشتمل ہے۔ یہ کوٹلہ میں آج بھی موجود ہے اور لوگ اسے فیروز شاہ کی لاٹ کہتے ہیں۔ اسی بادشاہ نے ایک سرنگ بھی کھدوائی تھی جس میں فیروز آباد سے جہاں نما کی عمارت تک لوگ سوار ہو کر آتے تھے۔

سید خضر خاں[2] نے امیر کبیر تیمور صاحبقراں گورگانی کی واپسی، سلطان محمود کی وفات اور ترکوں کی حکومت کے خاتمے کے بعد اپنے عہد حکومت میں نویں صدی ہجری میں خضر آباد کا قلعہ[3] بنوایا جو بعد میں خضر کے نام سے مشہور رہے۔

امیر تیمور کے آنے کی تاریخ ۸۰۱ھ ہے۔ وہ سلطان محمود بیگڑہ بن ہمایوں خاں اسکندر بن سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ اور اس کے وزیر ملو اقبال خاں سے جنگ میں فتح حاصل کر کے اپنے ملک واپس چلا گیا۔

بابر[4] شاہ کی سلطان ابراہیم لودھی پر فتح کی تاریخ "فتح بدولت" (۹۳۰) سے نکلتی ہے

ہمایوں بادشاہ کی ولادت کی تاریخ[5]: ع شد کوکب ہمایوں از برج سعد طالع سے نکلتی ہے۔ ہمایوں نے ۹۴۶ھ میں شہر کوڑہ یعنی لکھنوتی میں شکست کھائی اور اس کی دوسری شکست ۹۴۷ھ میں عاشورہ کے دن دریائے گنگا کے دوسری طرف کے کنارے پر ہوئی تھی۔ اس نے تیسری مرتبہ ہندوستان فتح کیا۔ ہمایوں کی فتح کی تاریخ

---

[1] تعمیر کا سال ۷۵۵ھ / ۱۳۵۴ء۔ خ

[2] سال جلوس ۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء، مدت سلطنت ۷ سال ۲ ماہ، متوفی ۸۲۴ھ / ۱۴۲۱ء۔

[3] تعمیر کا سال ۸۲۱ھ / ۱۴۱۸ء۔ خ ۳ مطابق ۱۳۹۸ء

[4] سال جلوس ۹۳۲ھ / ۱۵۲۵ء مدت سلطنت ۴ سال چند ماہ، متوفی ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء

[5] ۹۱۳ھ / ۱۵۰۷ء، سال جلوس ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء، مدت سلطنت پہلی بار ۱۱ سال ۵ ماہ چند یوم۔ خ ۶ مطابق سنہ ۔ دوسرا سال جلوس ۹۶۲ھ / ۱۵۵۴ء، مدت سلطنت دوسری بار ۶ ماہ چند یوم، متوفی ۹۶۳ھ / ۱۵۵۵ء۔ خ

Marfat.com

منشی خرد طالع میموں شاہد — انشا سخن ز طبع موزوں طلبید
تحریر چو کرد فتح ہندوستان را — تاریخ ز شمشیر ہمایوں طلبید

نصیر الدین ہمایوں بادشاہ نے ۹۳۷ھ میں قلعہ اندرپتھ کو جو بالکل خراب اور ویران ہو گیا تھا از سر نو تعمیر کیا اور اس کا نام دین پناہ رکھا۔ یہ آج پرانے قلعہ کے نام سے مشہور ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس قلعے کی بقیہ ترمیم شیر شاہ کے زمانے میں ہوئی

شیر شاہ کی تاریخ وفات:

شیر شاہ آنکہ از مہابت او — شیر و بز آب را بہم میخورد
از جہاں رفت و گفت پیر خرد — سال تاریخ او ز آتش مرد

دوسری تاریخ: شیر شہ بادشاہ ز آتش مرد

شیر شاہ افغان تھا۔ اس نے شہر علائی جس کا نام سیری تھا ویران کر کے ایک اور شہر شیر منڈل کے نام سے بسایا۔ یہ مقام پرانے قلعہ سے قریب تھا اور اب ویران ہو گیا ہے۔ اس کے لڑکے سلیم شاہ نے دو سال کے عرصہ میں چار لاکھ روپیہ کی لاگت سے ۹۵۳ھ میں قلعہ سلیم گڑھ[۱] کی تعمیر مکمل کی۔

دارالخلافہ شاہجہان آباد کے بسنے اور قلعہ مبارک کی تیاری کا بیان جسے شاہجہاں بادشاہ نے بنوایا۔

۵ ذی الحجہ ۱۰۴۸ھ[۲] یعنی شاہجہاں بادشاہ کے بارھویں سن جلوس میں قلعہ کی بنیاد کھودنے کا حکم صادر ہوا۔ سنہ ۱۰۴۹ھ کے شروع میں ۹ محرم الحرام کو جمعہ کی شب [illegible] ۱۲ دقیقے گذرنے کے بعد قلعہ کی تعمیر شروع ہوئی اور شاہجہاں کے اکیسویں سنہ جلوس یعنی ۱۰۵۸ھ میں ۹ سال بعد ۵۹ لاکھ ۹۵ ہزار روپے کی لاگت سے حسب ذیل تفصیل کے مطابق یہ قلعہ مکمل ہوا۔

۱؎ یا نوگڑھ ۹۶۱ھ [illegible] ۱۵۴۳ء
۲؎ مطابق ۱۶۳۸ء

Marfat.com

لاہوری دروازے کے درمیان فیض نہر بہہ رہی ہے۔ اس چھتے کے دروازے سے متصل ناظر اشرت علی خاں کی حویلی ہے۔ لاہوری دروازہ کے اوپر قلعہ دار کپتان میکفرسن کا مکان ہے اور رعایا اور شاہی ملازموں وغیرہ کے اکثر مکان وہیں ہیں۔

نقار خانے کے اندر دیوان عام ہے جہاں شاہ جہاں بادشاہ غازی کے عہد سے حضرت فردوس منزل شاہ عالم کے عہد تک بادشاہوں کا جلوس ہوا کرتا تھا اس کے مشرق میں ایک طرف ڈیوڑھی زنانہ شاہ محل جو ڈیوڑھی عدالت کے نام سے مشہور ہے اور دیوان عام سے متصل جالی دار دروازہ جس کے اندر جلوخانہ دیوان خاص کی عمارت اور اس جلوخانے میں دیوان خاص کی انجمن ہے اور ایک دروازہ ہے جس پر لال پردہ پڑا ہوا ہے۔ وزیر، امیر اور شاہی ملازم جو حضور ظل سبحانی کی قدم بوسی کا شرف حاصل کرنے کے لئے باریاب ہوتے ہیں اسی مقام سے جو جلوس خسروی کے سامنے ہے آداب، تسلیمات اور بندگانہ کورنشیں بجالاتے ہیں۔ اس کے اندر محل معلی، مثمن برج جس میں اعلیٰ حضرت بیٹھتے ہیں اور موتی مسجد ہے۔

عقب میں حمام اور جامہ کن ہے جہاں اب ولی عہد بہادر بیٹھتے ہیں۔ یہ حمام بظاہر دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس کے علاوہ موتی محل، شاہ برج اور باغ حیات معروف بہ ساون بھادوں کے شمالی اور جنوبی دالان اور اس کے درمیان بڑا حوض ہے۔ موتی محل کے دالان کے سامنے سالم سنگ مرمر کا حوض ہے جس میں کوئی جوڑ نہیں ہے۔ موتی محل کے وسط میں بھی پتھر کا ایک ایسا ہی سالم حوض ہے۔ اس محل کے دونوں طرف اژدہا پیکر نہریں بہہ رہی ہیں اور یہ سب باغ حیات بخش سے متعلق ہیں۔ اسی محل کے شمال میں قلعہ مبارک کا شاہ برج واقع ہے اور فیض نہر کا پانی جو قلعہ مبارک میں تقسیم ہوتا ہے اسی برج سے نکلتا ہے۔ وہاں دو حوض ہیں کہ جن کی لطافت کا ایک شمہ بھی قلم سے ادا نہیں ہو سکتا۔ خاص طور پر وہ حوض جو برج کی دیوار سے متصل ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنگ یشب کا بنا ہوا ہے۔

Marfat.com

اس آسمان جیسے قلعہ اور اس دولت خانہ والا کی جنت مثال عمارتوں کے حالات اور خصوصیتیں اتنی ہیں کہ محمد مکسور اللسان کا قلم ان کا بہت تھوڑا حصہ بیان کر سکا۔ لہذا میں اسے مبسوط کتابوں پر چھوڑ کر مطلب پر آتا ہوں۔

قلعہ کے دہلی دروازہ سے فصیل اجمیری دروازے تک مغرب کی طرف مائل بہ جنوب قلعہ مبارک کے دروازہ کے سامنے پہلے چوک جو چوک نواب سعد اللہ خاں وزیر اعظم شاہجہاں بادشاہ غازی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا نام ملا سعد اللہ تھا۔ وطن لاہور اور ورود ۱۰۵۰ھ مطابق چہاردہم جلوس شاہجہانی میں دارالسلطنت میں شاہجہاں بادشاہ کی ملازمت کے شرف سے مشرف اور عنایت خاصہ سے طویلہ خاص کے گھوڑے سے سرفراز ہوا اور ایک سال کے عرصہ میں ہزاری منصب، خطاب خانی اور دولتخانہ خاص کی داروغگی کی خدمت پر مامور ہوا۔ شاہجہاں کے جلوس کے انیسویں سال مطابق ۱۰۵۵ھ ماہ جمادی الثانی میں خلعت خاصہ، دیوانی خالصہ شریفہ کی خدمت اسلام خاں کے خطاب کی عنایت اور چہار ہزاری ہزار سوار کے منصب اور قلمدان مرصع سے سرفراز ہوا۔ اسی سال ۲۰ رجب کو اس نے وزارت کل کے درجہ والا، خلعت خاصہ، مرصع جمدھر، پھولکٹارہ اور اصل سے اضافہ شدہ پانچ ہزاری ذات اور پانچ سو سوار کے منصب پر سر افتخار بلند کیا۔ ماہ ذی الحجہ ۱۰۵۸ھ مطابق سنہ ۲۲ جلوس شاہجہاں سعد اللہ ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار دو اسپہ وسہ اسپہ کے منصب سے سرفراز ہوا۔ ۲۲ جمادی الثانی ۱۰۶۶ھ مطابق تیس جلوس شاہجہانی سعد اللہ خاں قولنج کی بیماری میں اس دنیا سے سفر کر گیا۔ اسی سال میر محمد سعید میر جملہ قطب الملک والی حیدر آباد دکن سے شاہجہاں کے حضور میں حاضر ہوا اور خدمت وزارت اور معظم خاں کے خطاب سے سرفراز ہو اتھا۔ سعد اللہ خاں کی وزارت کی مدت بارہ سال تھی۔ واللہ اعلم۔

مذکورہ چوک میں غازی میاں اور مدار صاحب کی چھڑیاں ہر سال لگتی ہیں اور لوگوں کا ہجوم ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اس چوک کے اطراف اس طرح ہیں ۔

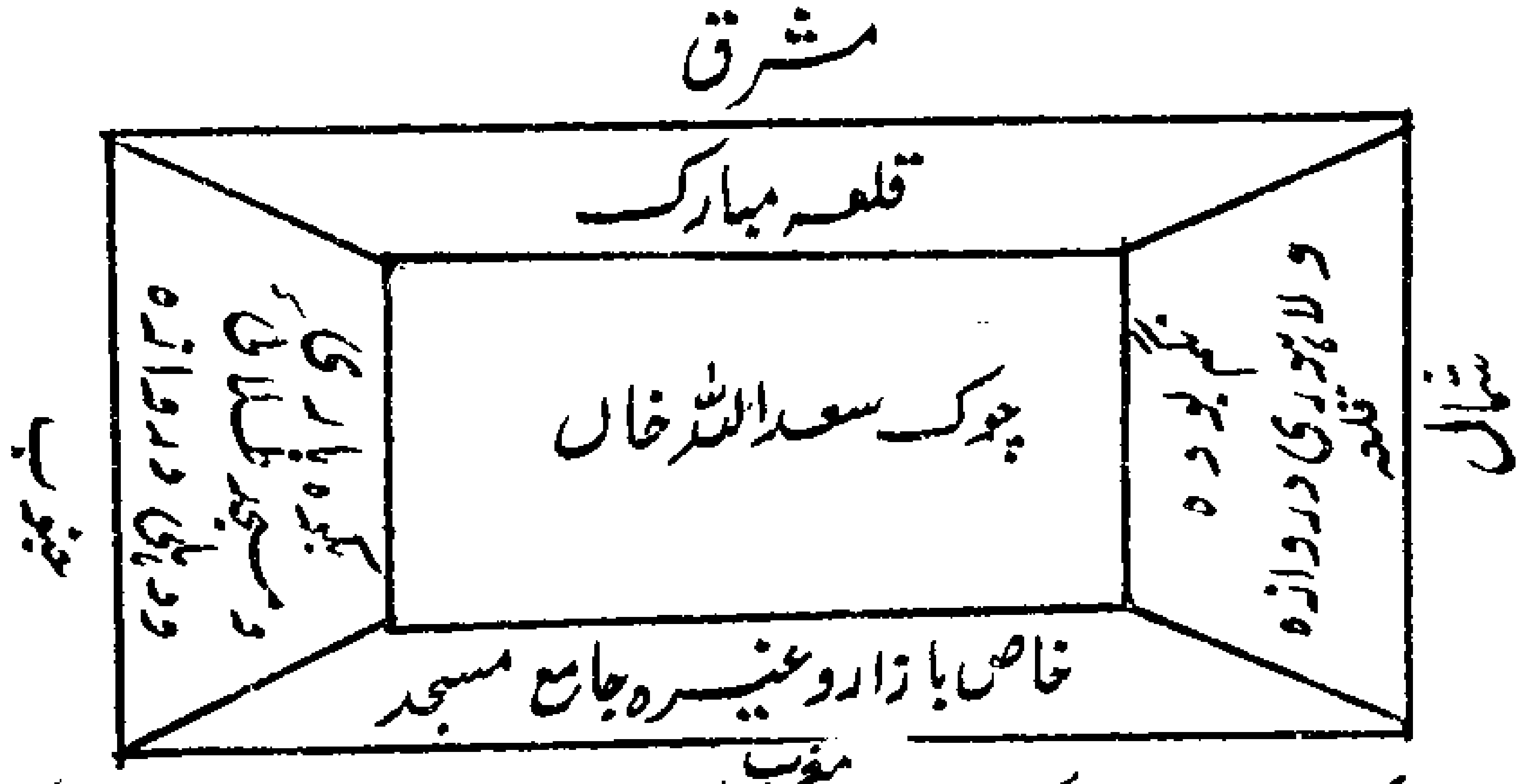

ایک طرف مشرق کی سمت میں راجگھاٹ وغیرہ، دوسری طرف مغرب کی جانب خاص بازار، تیسری طرف شمال کی جانب قلعۂ مبارک کا لاہوری دروازہ اور نگمبودہ وغیرہ اور چوتھی طرف جنوب میں نواب بہادر خاں کی سنہری مسجد اکبرآبادی مسجد معروف بہ کشمیری کٹرہ اور دہلی دروازے کا راستہ وغیرہ۔

چوک مذکور کے مشرق میں محلہ کشتی بانان، حویلی امیر علی[1] ہزاری، باغیچہ پائیں کھڑکی بیگمی اور فصیل کا راجگھاٹ کا دروازہ۔ خاص بازار کے چوک کے مغرب میں اہل حرفہ کی دکانیں اور بازار خانم کے کوچے کا راستہ۔ اس کے آگے آبدار خانہ شاہی کے داروغہ عبدالرسول خاں کی حویلی، کوچہ بلاقی بیگم[2]۔ عام لوگوں کے مکانات بساطیوں کی دوکانیں، شاہ سرمد کے مزار[3] کا احاطہ جو سلطان عالمگیر اورنگزیب کے عہد میں مجذوبیت کی حالت میں قتل ہو گئے تھے۔ اس کے متصل درویش شاہ[4]

---

[1] اسد علی۔ قلعہ

[2] بلاق بیگ۔ قلعہ

[3] مرزا شاہ سرمد۔ آرکائیوز

[4] مرزا شاہ ہرے بھرے۔ آرکائیوز۔

Marfat.com

ہرے بھرے کا مزار، بادشاہی چینی خانہ[1] کی عمارت جو جامع مسجد کے نیچے واقع ہے۔

دارالخلافہ شاہجہان آباد کی جامع مسجد کا کتبہ جسے شاہجہان بادشاہ غازی نے بنوایا تھا۔ اس میں گیارہ در باہر اور سات در اندر ہیں۔ اندرونی محراب کی پیشانی پر جو پیش امام کے کھڑے ہونے کی بڑی جگہ کے مقابل ہے۔ یہ عبارت خط ثلث میں کندہ ہے۔

لمسجد اُسس علی التقویٰ بنیانہ

یا غفار	من اول	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	فیہ رجال	یا غفار
		قل یا عبادی الذی	یحبون	۱۰۶۶
	یوم	اسرفوا علی انفسہم		
		لاتقنطوا من رحمۃ	ان یتطہرو	
	ان تقوم	اللہ ان اللہ یغفر		
		الذنوب جمیعا	واللہ	
	فیہ	انہ ہو الغفور الرحیم	یحب المطہرین	یا غفار

مسجد کے اندر اور باہر دونوں درجوں میں سنگ مرمر کے مصلوں[2] کی تعداد آٹھ سو انسٹھ ۸۵۹ ہے۔ باہر کے گیارہ دروں کی پیشانی پر یہ عبارت خط نسخ[3] میں کندہ ہے۔

پہلے در کا کتبہ:- بفرمان شہنشاہ شاہجہان بادشاہ زمین و زماں گیہان خدیو کشورستان گیتی خداوند گردون توان مؤسس قوانین عدل و سیاست مشیّد ارکان ملک و دولت بیاراوان عالی قدر قضا فرمان قدر و قیمت فرخندہ رائے خجستہ منظر فرخ طالع بلند اختر آسمان حشمت انجم سپاہ خورشید عظمت فلک بارگاہ۔

---

[1] چھتہ ۔ قلعہ

[2] تفصیل اسٹے سنگ مرمر ۔ آرکائیوز۔

[3] اس طرح قلعہ

Marfat.com

دوسرے درپہ: منظہر قدرت الٰہی مورث کرامت نامتناہی منظہر کلمتہ اللّٰہ العلیا مروج والملتہ الحنفیہ[1] البیضا ملجأ الملوک والسلاطین خلیفتہ اللّٰہ فی الارض الخاقان الاعدل لاعظم الاکرام والقان لاجل الاکرم ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہاں بادشاہ غازی لازالت رایات دولتہ منصورہ واعدأ حضرت مقہورہ گردید وبصیرت حق بینش ازشعشہ[2] انوارہدایت انما یعمر[3] مساجد اللّٰہ

تیسرے درپر: من امن باللّٰہ والیوم الاخر مستیر[4] است واللّٰہ ضمیر صدق گزینش ازا شعہ مسکات روایت احب البلاد الی اللّٰہ مساجد فروغ پذیرا ایں مسجد کہ اساس[5] گردوں مماس لہ کریمہ لمسجد اسس علی التقوی بنیانہ[6] پائید اراوست وبنیہ واثق فی الارض رواسی ان تمید بکم اکوان استوار رو قتبہ فلک سائش از آسماں گذشتہ وسرفہ طاق سپہر نشانش باوج کیواں پیوستہ

چوتھے درپہ: گرز طاق قبہ مقصورہ اش جوی نشاں

ہیچ نتواں گفت غیراز کہکشاں وآسماں

گرد نبودی قبہ گر گردوں نبودی ثانیش

طاق بودی طاق گرجفتش نبودی کہکشاں

فروغ شمسہ پیش طاق جہاں تابیش روشنی مصابیح سماوات پرتو کلس گنبد عالم آرائیش نور افزائے قنادیل جنات منبر

---

[1] الحنیفتہ ۔ آرکائیوز [2] اشعہ ۔ آرکائیوز

[3] المسابعہ المساجد البیہ ۔ آرکائیوز [4] ستیز ۔ ″

[5] آئینہ ۔ [6] آرکائیوز [7] مماس کہ کریمہ اسس ۔ آرکائیوز

[8] بیان ۔ تامعہ

Marfat.com

سنگ مرمرش چوں صخرہ[1] مسجد اقصیٰ مرغابت[2]

پانچویں در پر:- مقامات توسین آو[3] ادنیٰ محراب فیض گسترش مانند صبح صادق
کشادہ پیشانی بشارت رساں و لقد جاءہم من ربہم الہدیٰ۔
ابواب رحمت امائیش[4] صلای واللہ و یدعو اللہ[5] دارالسلام۔
بمسامع خاص وعام رسانیدہ و منار سپہر مدارش ندای و تجزی الذین[6]
احسنوا[7] بالحسنیٰ۔ از نہ رواق گنبد فیروزہ فام گذرانیدہ سقف
رفیع باصفائیش تماشاگاہ روحانیاں کرہ افلاک

چھٹے در پر جو درمیان میں ہے اور دونوں طرف کے دروازوں سے بڑا ہے یا ہادی کا طغرا کندہ ہے

یا ہادی یا ہادی یا ہادی یا ہادی

یا ہادی یا ہادی یا ہادی یا ہادی

ساتویں در پر :- صحن وسیع دلکشائیش سجدہ گاہ نیازاں معمورہ خاک
روح فضائے فیض انتمای و طیب ہوائے روح افزائیش از
روضہ رضواں حکایت کردہ و عذوبت ماء معین حوض دلنشیں
لطافت امالیش از چشمہ سلسبیل خبر دادہ در روز جمعہ دہم
شہر شوال سال ہزار و شصت ہجری موافق سال چہارم
از دور[8] میمون جلوس میمنت

آٹھویں در پر: وطالع شائستہ سرمایہ انتہا و پیرایہ تاسیس یافت در عہد

---

[1] حجرہ۔ آرکائیوز   [2] مقام۔ آرکائیوز۔
[3] قاب فیض گسترش۔ آرکائیوز   [4] اجتر۔ "
[5] الی۔ "   [6] تجری الذی۔ "
[7] اما۔ "   [8] دور۔ تملہ

Marfat.com

مدت شش سال بحسن سعی کار پردازان کارگزار و فرط اعتنا و اہتمام کارفرمایان صاحب اقتدار و بدل جد و جہد اوستادان ماہر و دانشوران و کوشش تیشہ کاران چابک دست و صاحب اتفاق بصرف مبلغ دہ لک روپیہ صورت انجام و طرز اختتام پذیرفت و مقارن اتمام در روز عید الفطر

نویں درپہ: بفر قدوم اقدس بادشاہ ظل اللہ صافی بیت خدا آگاہ زیب و زینت گرفت و باقامت روز عید و ادای وظایف اسلام و چون مسجد الحرام در روز عید الضحٰی مرجع طوایف انام گردید و پایۂ اسلام و ایمان را متانت و رضانت کرامت فرمود۔ سیاحان ربع مسکون و سالک نوردان کوہ و ہامون را آراستہ عارتی باین رفعت و حصانت در آئینہ بصر۔

دسویں درپہ: و مرات خیال مرتسم نگشتہ و حقایق گذاران وقائع دہر و فکرات پردازان نظم و نثر را کہ سوانح نگاران بدایع ارباب ملک و دولت و صنائع شناسان اصحاب مکنت و قدرت افراختہ بنای باین شکوہ و عظمت بر زبان قلم و قلم زبان نگذاشتہ فرازندہ کاخ ہستی و طرازندہ بلندی و پستی این بنیان رفیع را کہ قرۃ العین بینش و زینت بخش[1] و کارخانہ آفرینش است۔

گیارہویں درپہ: پایدار داشتہ صدائے تسبیح سبحانش را ہنگامہ آرای[2] مجامع ملکوت و زمزمہ[3] تہلیل جلالش نشاط افزائے جوامع جبروت از داد رس[4] و منابر معمورہ جہاں را بخطبہ دولت و جاوید[5] این بادشاہ

---

[1] محذوف۔ آرکائیوز۔ [2] آزادی گراں۔ قلعہ
[3] زمرہ۔ قلعہ [4] اوراد اروس۔ آرکائیوز
[5] ابدطراز۔ زائد۔ آرکائیوز۔

Marfat.com

دادگر و دیں پرور کہ بیامن ذات[1] و مقدس مبارکش ابواب امن و امان بر روئے روزگار کشادہ است آراستہ دارد و بحق الحق و اہلہ کتبہ : نور اللہ احمد[2]

مسجد کے شمالی دروں کی جانب محمد رار رسول اللہ کے آثار شریف[3] کی عمارت ہے۔ احاطے کے دروازے پر جس کی دیوار جالیدار سرخ پتھر کی ہے، یہ تاریخ کندہ ہے۔

پیش آثار مبارک سرور آخر زماں — در زمان شاہ عالم گیر خاقان جہاں
باسیادت ساخت دیوار حجر از سنگ سرخ — بندہ با اعتقاد از صدق دل الماس خاں
سال تاریخ بناچوں میر جست از طبع خویش
گفت ہاتف بہر خود وا کرد ابواب جناں

صحن کے بیچ میں جو حوض ہے اس کے شمالی کنارے کے مغربی گوشے میں ایک آدمی کی نشست کے موافق سنگ مرمر کے کٹہرے لگے ہوئے ہیں۔ اس پر یہ عبارت کندہ ہے:

کوثر محمد رسول اللہ۔

رسول دیدہ آند اینجا دلی و اہل اللہ — بجاست کہ شود ایں سنگ ہم زیارتگاہ
بنای سال بتخمین و آفریں ہاتف — بگفت احاطہ جائے نشست رسول اللہ
بانی جائے ادب والی محمد تحسین محلی بادشاہی

مسجد کے صحن کے بیچ میں مشرقی دالانوں کے سامنے دن کو وقت کا اندازہ لگانے کے لئے گھڑی ہے جس میں لوہے کی کیل نصب ہے۔ چاروں[4] طرف کے دالانوں میں دس حجرے ہیں۔ مسجد کے تینوں زینوں کی سیڑھیوں کی تعداد یہ ہے۔ مشرق کی طرف ۳۵، شمال میں ۳۹ اور جنوب کی طرف ۳۳

---

[1] محذوف ۔ قلعہ [2] محذوف ۔ قلعہ
[3] ایضاً

Marfat.com

مشرقی زینے پر ہر روز سہ پہر کو کبوتروں کی گذری لگتی ہے اور ہر موسم میں شوقینوں اور بچوں کی تفریح طبع کے لئے ہر قسم کے جانور فروخت ہوتے ہیں۔ شمالی زینہ کے نیچے شام کے وقت کوئی داستانگو آکر داستان سرائی کرتا ہے۔ جنوبی زینے پر ایک گھڑی دن رہے سے لوگ کتابیں ہتھیار اور ہر قسم کی چیزیں فروخت کرتے ہیں۔

مسجد کے پیچھے مغرب کی جانب دال فروشوں کی دوکانیں، مسکرات مثلاً افیون وغیرہ کی کوٹھی اور میدہ گروں کی دوکانیں ہیں۔ اسی طرف وہ بازار ہے جو چاوڑی کہلاتا ہے۔ اس بازار کے شمال میں دارالشفا کی عمارت ہے جسے حضرت شاہجہاں نے بیمار مسافروں اور طالب علموں کے لئے بنوایا تھا۔ یہاں ان کا علاج ہوتا اور وہ شفایاب ہو جاتے۔ اسی جگہ حویلی بہادر علی خاں کا دروازہ، چھتہ شاہ نظام الدین کے دروازہ کا راستہ اور ان کی حویلیاں ہیں، کوچہ محلہ روشن پورہ اور نواب محمد میر خاں کا اصطبل ہے اور وہیں برگد کا ایک درخت ہے جو بڑ شاہ بولا کہلاتا ہے۔ شاہ بولا عہد شاہجہاں میں ایک درویش تھے۔ ان کی قبر بھی اسی جگہ ہے۔ اس کے آگے کوچہ نائی واڑہ ہے۔ پھر اس کے بعد کوچہ چرخے والا اور کسیروں کی دوکانیں ہیں جن میں مسی اور برنجی برتن فروخت ہوتے ہیں۔ بازار کے بیچ میں کھاری کنواں ہے۔ یہیں قطبی بیگم اور حکیم بقا کی حویلی اور پولیس چوکی ہے۔ بازار کے بیچ میں حوض قاضی ہے۔ وہاں سرکی والوں کی دوکانیں اور پیچھے کی طرف کوچے میں نواب ترک جنگ اور بیگم مرقوم کی حویلیاں ہیں۔ اس کے بعد کوچہ شاہ تارا ہے جس میں رعایا کے مکانات ہیں۔ وہاں سے شہر پناہ کے اجمیری دروازے تک جوتے بنانے والے موچیوں کی دوکانیں ہیں۔ شہر پناہ کے اجمیری دروازے کے متصل فصیل کا راستہ اور گولہ اندازوں کی بارک ہے۔

چاوڑی بازار سے اس دروازے کی طرف کو جنوب میں دارالبقا کی عمارت ہے۔ اسے شاہجہاں بادشاہ نے خیرات تقسیم کرنے اور فقیروں، مسکینوں

Marfat.com

اور محتاج مسافروں کو صدقہ دینے کی غرض سے بنوایا تھا۔ اس کے آگے چتلہ دروازہ ہے جس میں رعایا کے مکانات ہیں۔ اس کا دوسرا راستہ بادشاہ محمد اکبر شاہ غازی کے ماموں میر جھبو کی حویلی کی طرف نکلتا ہے۔

چتلہ دروازہ سے اہل حرفہ اور کاغذیوں وغیرہ کی دوکانیں شروع ہوجاتی ہیں اور کوچہ میر عاشق، کوچہ بتاشے والا اور حویلی راجہ کیدار ناتھ کی سمت میں ایک کوچہ ہے۔ اس کے علاوہ بقالوں اور لوہے والوں کی دوکانیں اور کوچہ مرغان ہے جس کا دوسرا راستہ محلہ املی میں نکلتا ہے۔ وہاں سے حوض قاضی، قوم، گذر الہ آباد کی پولس کے سپاہیوں کی چوکی، پنجابی گاڑی بانوں کا کٹڑہ، محمد شاہ کے وزیر نواب قمرالدین خاں کی حویلی، کچہری گھوڑ کی عمارت، تھنڈی اور رتن ناتی بقالوں کا مکان، محلہ جبوڑاڑہ اور فصیل کے اجمیری دروازے سے متصل خلیل اللہ خاں کی مسجد ہے۔ اس مسجد کے شمالی پہلو پہ یہ تاریخ کندہ ہے:

حبذا مسجدی کہ شد زشرف — سجدہ گاہ گدا و شاہنشاہ
شد بنایش بعہد عالمگیر — بطفیل نبی رسول اللہ
گفت تاریخ ایں حرم ہاتف — کرد کعبہ بنا خلیل اللہ

نقشہ حوض قاضی

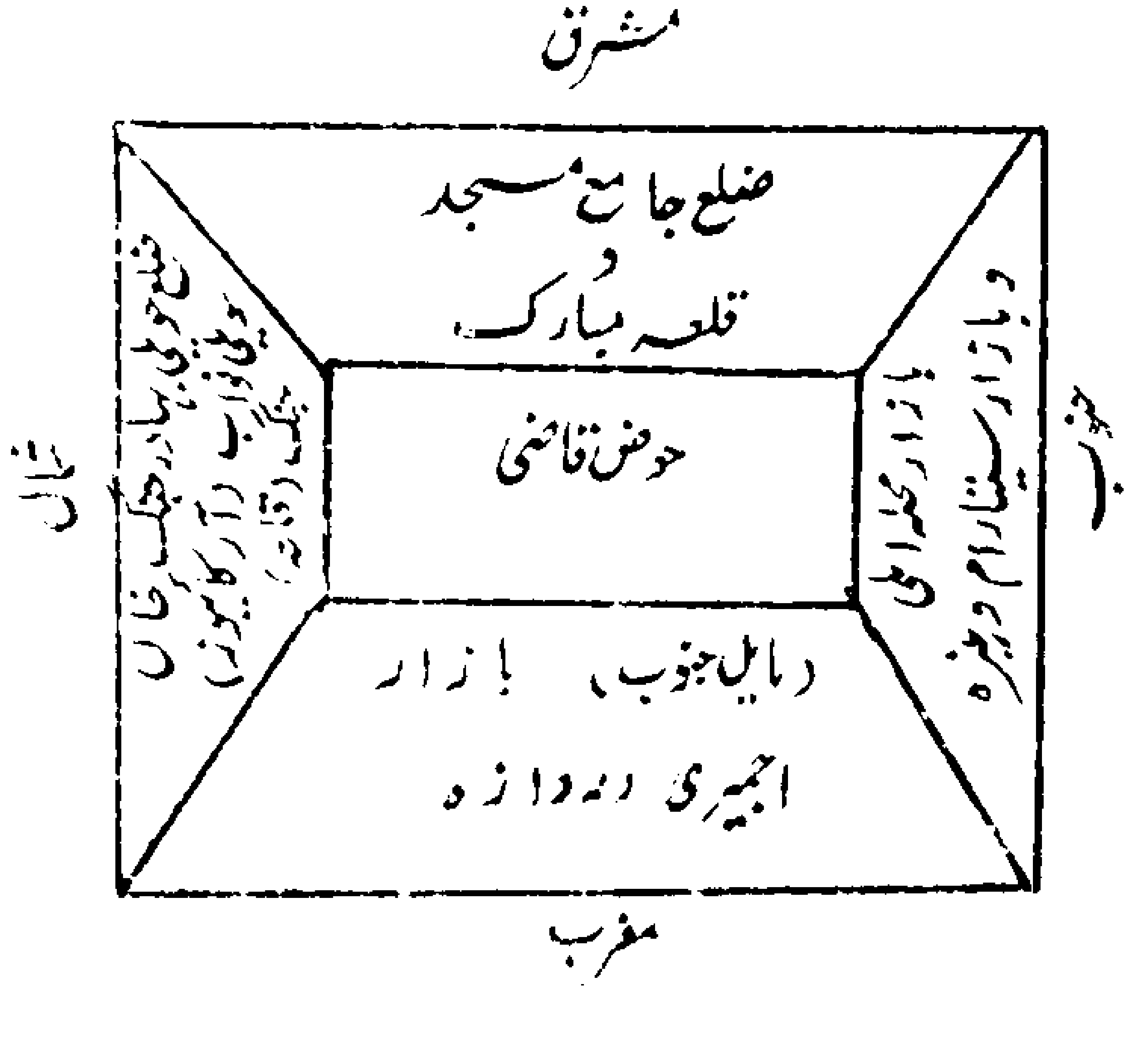

Marfat.com

اس مقام سے حوض کے غربی و شرقی ضلع شروع ہوتے ہیں جن کا حال لکھا جا چکا ہے۔ اس کے شمال میں ریوڑی والوں کی دوکان، سید ڈھل کی حویلی کا راستہ، راجہ جے سکھ رائے کا مکان، نواب ترک جنگ بدل بیگ خاں مرحوم کی حویلی اور حافظ عبدالرحمن اخا صاحب کی حویلی کا راستہ ہے جو حضور والا کے بھائی کے لڑکے مرزا نیلی کی سرکار کے متعلق ہیں۔ اسی مکان کے برابر مسماۃ بجنا طوائف کا مکان ہے جو عشرہ محرم میں دلدل کی شبیہہ بنا کر اپنے گھر کے دروازے پر لٹکا لیتی ہے اور مٹی کے برتن بنانے والوں کی دوکانیں اور شاد دل خاں کی حویلی ہے کہ جہاں آجکل مرزا مغل رہتے ہیں۔ اس سے آگے نور اللہ خان کا مکان اور کوچہ پنڈت ہے جس میں شاہ پسند خاں اور سربلند خاں کی حویلی. دیگر رعایا کے مکانات اور مرزا مینا بیگ خاں وغیرہ کا مکان اور کوچہ شاہ تارا کا راستہ اور کوچہ پنڈت کے مقابل میاں خانی وغیرہ مرحوم کی مسجد اور چوڑیاں بنانے والوں کی دوکانیں، زنانوں کا کٹرہ، سبز کنواں اور آدینہ بیگ خاں کے کٹڑہ کی مسجد۔ اس مسجد پر یہ تاریخ کندہ ہے:

آدینہ بیگ کہ اوست خان عالیشان ۔۔۔ بکار نیک خدا لسکہ داد توفیقش
بنا نمود چو تاریخ ارم یکی مسجد ۔۔۔ چنانکہ کعبہ نوشتن، سزد بتعریفش
خط کتابہ اورا ببیں کہ میگوید ۔۔۔ بنیا بخانہ دیں است سال تاریخش[1]

اس کے مقابل نواب فتح اللہ بیگ خاں کا بالاخانہ اور حویلی نواب سہراب جنگ قاسم خاں کی سمت کوچہ کا دروازہ ہے پہلے حویلی اور مسجد محمد خاں کٹوڑہ اور نواب مغفور کی حویلی اور طویلہ، تیرانداز خاں کا مکان، نواب احمد بخش خاں کی حویلی، نواب فیض اللہ بیگ خاں کا دیوانخانہ اور وہیں نواب مرحوم کی بنوائی ہوئی مسجد ہے۔ مسجد کے شمالی پہلو پر یہ کندہ ہے۔

مسجدی مثل روضۂ رضوان ۔۔۔ شد بنایش ز دست قاسم خاں

---

[1] جان - قلعہ - [2] بنای کعبہ دیں - آرکائیوز

Marfat.com

آب شیریں و چاہ چوں زم زم   وقف او کردہ چاہ و چار دوکاں
از رفیع خواست چوں نو تاریخش   گفت سہراب جنگ قاسم خاں
۱۱۵۶ھ

اس کوچہ سے کوچہ بلیماران کو راستہ نکلتا ہے۔

نواب فتح اللہ بیگ خاں کے مکان سے جس کا ذکر کیا جاچکا: مسجد خلیفہ بخشو،[1] کوچہ کھڑکی فراشخانہ، محلہ رودگراں، میر جملہ کے مکانات، خواجہ بھکاری صاحب کا مکان اور کاکواں صاحب کی حویلی۔

مسجد خلیفہ بخشو مرحوم سے: لوہے والوں کی دوکانیں، تیر انداز خاں کے مکانات اور بازار کے بیچ میں کنواں ہے جو لال کنواں کہلاتا ہے۔ اس کے متصل کٹرہ شیخ جس میں عام لوگوں کے مکانات، میر جملہ کی حویلی، گذر قاسم خاں کی پولیس چوکی اور کوچہ سموسہ جس کا دوسرا راستہ کھڑکی فراشخانہ اور قبیل[2] کو ہے۔ اس کوچہ میں حکیم ذکاء اللہ خاں وغیرہ کے مکانات اور نواب بخت خاں مغفور کی بنوائی ہوئی حویلی ہے جو حویلی ناظر لطافت علی خاں کے نام سے معروف ہے اور عام لوگوں کے دیگر مکانات، مولوی قطب الدین صاحب ولد جناب فخر العالم فخر المشائخ مولوی فخر الدین صاحب کا مکان، میر حامد علی صاحب پٹہ باز کا مکان اور عام لوگوں کے مکانات ہیں۔ اس کوچے[3] کے باہر پھول والے کی دوکان ہے جس کے متصل گذر قاسم خاں مرحوم کی پولیس چوکی ہے۔ وہاں بڑے شاطر لال ... ہیں۔ اس کے آگے مسجد فتحپوری کی جانب کوچہ ہے جس میں کٹرہ بڑیاں یعنی بڑی بنانے والوں کا کٹرہ، چینی کا کارخانہ اور رعایا کی دوسری حویلیاں ہیں۔ اس کے آگے نواب شہنواز خاں کی حویلی اور تہور خاں کی مسجد ہے۔ اس کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا ہے۔

---

[1] صدر۔ — آرکائیوز۔ [2] مندرف۔ قاعد

[3] چوک۔

ہر کہ آمد زانہ ادست بہ یقین شام و سحر خانہ از غیب مداد بیا فیض ببر

مسجد کی چھت پر یہ کتبہ کندہ ہے۔

بدوران محمد شاہ تہور خان اسکندری بنا فرمود مسجد را بتوفیق خداوندی

ہزار و یک صد و چل بود تا شد[1] ایں بنا حری بسعی خان عالی شان مرتب شد بجور سندی

اس کے آگے کوچہ کھاری باؤلی اور نیا بانس ہے۔ اس کوچہ میں باؤلی اور مسجد ہے۔ باؤلی کے دروازے پر یہ کتبہ خط نسخ میں کندہ ہے:

یا اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یا اللہ

دروازے کے اندر کی طرف چوکھٹ کی پیشانی پر خط ثلث میں یہ لکھا ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماسعی رب بعونت تمام شد ایں باوری وچاہ در ماہ رمضان ۹۵۰ھ ہجری بروح محمد مصطفیٰ رسول درگاہ حضرت اللہ در زمان عادل اسلام شاہ بن شیر شاہ بنا کردہ کارگردیں از جملہ شی خواجہ عماد الملک عرف عبداللہ لادر قریشی بندگان امیدوار عنایت و مرحمتک گردد۔

باؤلی کے دوسرے درجہ میں گیارہ سیڑھیوں کے بعد جنوبی دروں کی دیوار پر یہ عبارت خط ثلث میں سنگ مرمر پر کھدی ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: درعہد و زمان شاہ سلطان السلاطین ابوالمظفر اسلام شاہ بن شیر شاہ سلطان خلد اللہ ملکہ و سلطانہ بنا کردہ ایں چاہ بتوفیق اللہ و بروج رسول اللہ ملک عماد الملک عرف خواجہ عبداللہ لادر قریشی مدار الملک حضرت دہلی فی سنہ اثنی و خمسین و تسعمات۔ ۹۵۲ھ

یہی کتبہ اس باؤلی کی مغربی دیوار پر مشرق کی طرف کھدا ہوا ہے۔

---

[1] باشد ایں بنائے خیر۔ قلعہ

Marfat.com

وہاں عام لوگوں کی حویلیاں اور ریوڑی والوں، بتاشے والوں وغیرہ اہلِ حرفہ کی دوکانیں ہیں۔

حوض قاضی کے جنوب سے فصیل کے ترکمان دروازے تک دونوں جانب کے کوچوں سمیت: پہلے حلوائی کی دوکان، محلہ املی کا کوچہ، بازار، کوچہ پاتی رام، حافظ فدا کا بنگلہ، کوچہ مرغاں، عام لوگوں کے رہنے کی جگہیں، کشمیری پنڈتوں کے مکانات، دودھادھاری کی حویلی، لالہ گلاب رائے پنڈت تحصیلدار حویلی پالم کا مکان کوچہ مائیداس، پنج پیروں کا تھان اور ایک دوسرا کوچہ ہے جو کوچہ سیدی قاسم کہلاتا ہے۔ اس کا راستہ کوچہ پاتی رام کی طرف نکلتا ہے۔ اسی کوچہ میں گوردھن کشمیری کا مکان، میرخاں ٹنڈے کا مکان جو رقص وسرود کے فن میں یکتا ہے۔ مرزا فتح اللہ بیگ چیلہ کا مکان، مولوی فتح علی صاحب جاگیردار کی حویلی، عام لوگوں کے مکانات، تورنگ رائے کا کنواں اور بقالوں کی حویلیاں ہیں۔ اور فصیل کی جانب ایک کوچہ جو چرم ساز کھٹیکوں کا مسکن ہے، تنسکھ رائے کا باغیچہ، نواب منظفر خاں کا حوض اور عام لوگوں کے مکانات ہیں۔

پنج پیروں کے تھان سے لالہ بسنتی رام کی حویلی، سدا سکھ پنڈت کی حویلی، بازار سیتا رام اور کٹڑہ جانی خاں جس میں عام لوگ رہتے ہیں۔ اس کے سامنے چھتہ شاہ جی کی جانب ایک کوچہ جس کے آگے دوراہا ہے۔ ایک راستہ محلہ چوڑیوالان کی طرف اور دوسرا امام سیتل داس کی طرف جاتا ہے جو شاہ ولا کے عہد میں تھا۔ پھر رائے شبھوناتھ کی حویلی، مرتضیٰ خاں کا طویلہ، راجہ کیدارناتھ کی حویلی، گاڑیبانوں کا کٹڑہ اور اس کھاری کنوئیں سے متصل سڑک جس کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ دوسری سڑک بنگلہ شیدی فولاد خاں، کوچہ امام وغیرہ اور عام لوگوں کے مکانات کی سمت ہیں کیٹڑہ جانی سے تراہا۔ ایک سڑک کالی مسجد کے عقب، حوض منظفر خاں جس کا ذکر کیا جاچکا ہے اور چھیلدار وں اور دوسرے عام لوگوں کے علاقے کی طرف نکلتی ہے۔ اس تراہے میں میرمرزا کی حویلی کہ جس

لہ یہاں سے بقالوں کی حویلیوں تک محذوف۔ قلمہ

Marfat.com

کے دروازے پر صمد جیو زرگر جو اہل خطہ میں سے ہے، زرگری کی دوکان لگائے ہوئے ہے اور میر علی نقی صاحب مرحوم کا مکان اور مسجد جو سید حسن رسول نما کی اولاد میں سے تھے[1]، کوچہ دراہ بھوجلہ پہاڑی، محلہ بلبلی خانہ جہاں مرزا بہادر بیگ داروغہ توپخانہ بادشاہی کی حویلی، کشمیری پنڈتوں کے مکانات، نواب احمد بخش خاں کے وکیل لالا گوردھن داس کی حویلی، عزیز اللہ خاں کی حویلی اور عام لوگوں کے دوسرے مکانات ہیں۔ اس محلہ کے باہر اس کے دروازے کے مقابل شاہ حسین واعظ کی مسجد ہے جس کے مغربی دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے:

سال مکان بزرگ ساختہ بازیب زین ۱۱۴۵ مدرسہ و مسجدی کرد بنا شاہ حسین

اس مسجد سے: شاہ حاجی صاحب کے مقبرہ کا دروازہ جو پہلے دار الخلافہ کے صوبیدار رہے تھے اس سے آگے پہاڑی کی جانب حسن علی خاں عرف میاں جنو اور مرزا امیر فتح علی شاہ کی حویلیاں، روشن موچی کے مکان اور معماروں کے چھتے کی جانب سڑک، مولوی محمد جان اور حافظ خیراتی صاحب کی حویلی اور پہاڑی پر عام لوگوں کے دوسرے مکانات ہیں۔

میر علی نقی صاحب کے مکان سے جس کا ذکر کیا جا چکا تیسری سڑک ترکمان دروازے کی جانب: جنوبی بازار میں مغرب کی طرف کالی مسجد جو دار الخلافہ کی آبادی سے پہلے فیروز شاہ کے عہد میں بنی تھی۔ اس میں بتیس سیڑھیاں اور چونتیس گنبد ہیں اور صحن میں اس کے دو قبریں ہیں۔ ان میں سے ایک خانجہاں اور دوسری اس کے باپ کی ہے مسجد کا بانی خانجہاں تھا جس نے سات مسجدیں بنوائی تھیں۔ چنانچہ ان سب ان کے مقام پر ذکر کیا جائے گا۔ غلط العام میں اس کو کالی مسجد کہتے ہیں جبکہ اصل نام کلاں مسجد ہے۔ اس کا رنگ پرانی ہو جانے کی وجہ سے بدل گیا۔ اسی

---

[1] حسن رسول نما انتخار آل حسین
اویس قرنی ثانی و ثالث حسنین
آرکائیوز

Marfat.com

کے دروازہ پر عربی خط میں لکھا ہوا ہے :

بسم اللہ الرحمن الرحیم بفضل و عنایت آفریدگار در عہد با دولت بادشاہ[1] دیندار دارالواثق[2] بتائید الرحمٰن ابوالمظفر فیروز شاہ السلطان[3] خلد اللہ ملکہ ایں مسجد بنا کردہ بندہ زادہ درگاہ جوناں شہ[4] مقبول[5] المخاطب بہ خانجہاں ابن[6] خانجہاں خدا براں بندہ رحمت کند۔ ہر کہ[7] دریں مسجد بیاید بدعای خیر بادشاہ مسلماں[8] واین بندہ را بفاتحہ واخلاص یاد کند حق تعالیٰ آں بندہ را بیامرزد۔ بحرمت النبی[9] والہ مسجد مرتب شدہ بتاریخ دہم ماہ جمادی الاخر تسع وثمانین وسبعمات[10] ہجری۔

اس کے آگے حضرت شمس العارفین ترکمانی بیابانی کی درگاہ ہے۔ ان کی وفات ۲۴ رجب ۶۳۷ھ کو ہوئی تھی۔ وہاں سے : سید نور علی خاں کا مکان، عام لوگوں کی حویلیاں، کوچہ حوض مظفر خاں، گذر ترکمان دروازہ کی پولیس چوکی اور وہاں کے سپاہیوں کا مکان۔ اس کے مقابل گڈریوں اور دوسرے عام لوگوں کی آبادی اور ترکمان دروازے کے متصل ایک قدیمی مسجد۔ مسجد کے در کی پیشانی پر خط نسخ[11] میں یہ کتبہ کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بنائے مسجد

---

[1] الموفق ۔ آرکائیوز
[2] السلاطین ۔ آرکائیوز
[3] خوبان شہ ۔ آرکائیوز
[4] محذوف آرکائیوز
[5] محذوف ۔ آرکائیوز ۔
[6] ہر آنکہ ۔ آرکائیوز ۔
[7] مسلماناں ۔ آرکائیوز ۔
[8] الٰہی ۔ آرکائیوز ۔
[9] تسعمات ۔ آرکائیوز
[10] محذوف ۔ قلعہ
۵۹۸۹

Marfat.com

صالح[1] بہادر بن حسین سلطان[2] بدور سلطان عالمگیر سنہ ۱۰۷۸ ہجری۔

[3] اس کے آگے نواب سلیمان خاں مرحوم کی حویلی جس میں اب میر بکھاری رہتے ہیں، فصیل کا ترکمان دروازہ، اس دروازہ پر متعین سپاہیوں کے مکانات اور گولہ اندازوں کے مکانات ہیں۔

جامع مسجد کی جنوبی سیڑھیوں کے نیچے سے: بساطیوں کی دوکانیں، کپول بانس والوں کی دوکانیں جو انکی دکان فتح جیو[4] اور کریم[5] دستار فروشوں کی دوکانیں، دوسرے اہل حرفہ کی دوکانیں اور کوچہ امام جہاں شیخ منگلو کی حویلی اور دوسرے عام لوگوں کے مکانات، مٹیا محل جہاں عام لوگ رہتے ہیں، نواب احمد علی خاں مرحوم کی حویلی اور مٹیا محل کے سامنے بڑی حویلی کا دروازہ ہے۔

اس کے آگے لالہ ہزارہ[6] بیگ کی حویلی، شیدی فولاد خاں کا بنگلہ جو محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں کوتوال شہر تھا۔ اس کے سامنے عزیز[7] آبادی بیگم کی حویلی اور محلہ بھوجلہ پہاڑی وغیرہ کی سمت میں کوچہ۔ اس کوچہ سے چھتہ شاہ جی وغیرہ کی طرف راستہ جو اس کے دونوں طرف نکلتا ہے۔ بھوجلہ پہاڑی کا پولیس تھانہ، اس کے پیچھے فیضو رکابدار کا مکان، تھانے کے سپاہیوں کے مکان، نواب مرتضیٰ خاں کا مکان اہل حرفہ کی دکانیں۔ بازار سے تراہا نکلتا ہے۔ ایک طرف ترکمان دروازہ: پہلے ایک مزار ہے جو چیتلی قبر کے نام سے مشہور ہے۔ اس مزار کے سامنے کوچہ پہاڑی (راجان) جس پر معماروں اور دوسرے عام لوگوں کی حویلی اور کوچہ کا راستہ کوچہ بلبلی خانہ اور میر فتح علی شاہ مغفور کے مزار کی طرف نکلتا ہے۔ کوچہ پہاڑی راجان سے میر محمدی صاحب کا مکان، اس کے مقابل مسجد، اہل حرفہ کی دوکانیں اور کوچہ

---

۱ صالح۔ قلعہ
۲ محذوف: قلعہ
۳ بھکھاری قلعہ:
۴ فتح جی آرکائیوز
۵ کریم جی۔ آرکائیوز۔
۶ زارہ۔ آرکائیوز۔
۷ محذوف۔ قلعہ

Marfat.com

دوسری پہاڑی (بھوجلہ) وہاں سے: میر ہاشم صاحب کی حویلیاں، حکیم صاحب سید قدرت اللہ خاں کی مسجد۔ مسجد کے در کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔

چو نو گشته[1] این مسجد دلکشا — بتائید لطف امام الوری

خطیب خرد گفت از سال او — زہی مسجد پر ز نور خدا

۱۱۹۰ھ[2]

اس کے متصل موم گروں کا چھتہ، میاں آفاق صاحب پیرزادہ کا مکان، مرتضیٰ خاں کی دوسری حویلی، حکیم صاحب موصوف (حکیم سید قدرت اللہ خاں) کا مکان اور دیوان خانہ جس کے دروازہ پر کندہ ہے:

یا اللہ[3] دار الشفای ما درمان یقین نہاد — یا محمد

حضرت غلام علی صاحب کے مکان میں مرزا جانجاناں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مظہر تخلص کے مزار پر[4] قطعہ[5]:

آہ مظہر تو کجائی کہ بے جستن تو — گل جدا بو ی جدا رنگ جدا میگردد

مظہر[6] آں پاک گہر کو کہ بگرد سر او — مہ جدا مہر جدا چرخ جدا میگردد

آگے شاہ کلن کا مکان اور کھڑکی۔ اس مکان میں تین دروازے والا نیچے ہیں بیچ میں دو تین قبریں ہیں۔ اس سے متصل حکیم قدرت اللہ خاں اور حکیم عزت اللہ خاں کی حویلیاں، عام لوگوں کی دوسری حویلیاں، قبرستان درگاہ حضرت شمس العارفین ترکمان بیابانی قدس[7] سرہ العزیز کا راستہ۔ اس کے آگے: عام لوگوں کی حویلیاں کوچہ محلہ کلیان پورہ جس کا دوسرا راستہ گنج نواب میر[8] خاں کی طرف، محلہ مذکور (کلیان پورہ) کے مقابل گڈریوں کے مسکن کی طرف کوچہ، فصیل کے ترکمان دروازے

---

[1] گشت — آرکائیوز۔ [2] ۱۱۹۰ھ قلعہ
[3] محذوف۔ قلعہ [4] محذوف۔ "
[5] قرد۔ " [6] شعر محذوف، قلعہ
[7] محذوف قلعہ [8] امیر خاں، آرکائیوز

Marfat.com

کا راستہ جس کا حال لکھا جا چکا ہے۔

چتلی قبر سے دہلی دروازے تک دوسری سڑک ہے۔ پہلے حویلی اعظم خاں، وہاں زیادہ تر عام لوگ رہتے ہیں، جوتے والوں کی آبادی، عام لوگوں کے دوسرے مکانات، چربینہ منڈی، حضرت فردوس منزل، کلو خواص کی حویلی، مولوی صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز سلمہ اللہ تعالیٰ کا مکان اور مدرسہ شاہ[1] حاجی صاحب کی مسجد، سوئیوالوں کے مسکن کا راستہ اور کوچہ چیلان، وہاں حویلی نواب مہدی قلی خاں مرحوم کی سمت میں کوچہ جہاں دبیر الدولہ[2] خواجہ فرید خاں اور منشی خلیل اللہ خاں رہتے ہیں۔

اس کوچہ سے: خواجہ میر درد صاحب کا مکان، عمر خاں بڑ مچھ[3] کا مکان، حویلی حکیم ثناء اللہ خاں اس کے آگے حویلی حکیم نامدار خاں اور کامدار خاں[4]، ایک مسجد، عبدالرسول خاں کا مکان، دوسرے عام لوگوں کے مکان، کلاں محل جو کالا محل کے نام سے مشہور ہے نواب فیض محمد خاں بہادر کی ریاست رفیض طلب خاں کا مکان، رنگ محل وغیرہ، ان کی عورتوں کے مکان، نئی بنی ہوئی مسجد، اس کا دوسرا راستہ دہلی دروازے کے بازار کی طرف جاتا ہے۔

کلاں محل سے: غلام احمد خاں معزول کوتوال کا مکان، دوسرے عام لوگوں کے مکان، یہاں سے بھی راستہ اس بازار میں آتا ہے جس کا ذکر کیا جا چکا (دہلی دروازہ کا راستہ)۔ کلاں محل سے شمال کی طرف: مولوی صاحب ممدوح (شاہ عبدالعزیز) کا پرانا مدرسہ، میر صفدر علی صاحب جعلساز کا مکان، اس کے آگے مٹیا محل کے مکانوں کا پچھواڑہ۔

کوچہ چیلان سے: بازار نواب میر خاں مرحوم جنت جو محمد شاہ کے زمانے

---

[1] حاجی عبداللہ۔ آرکائیوز۔ [2] فریدالدولہ۔ قلعہ
[3] بھر منچ۔ ؍؍ [4] کامگار خاں۔ قلعہ

Marfat.com

میں نامور امرا میں سے تھا، وہاں ضلع گنج نواب حسین کا ذکر کیا جا چکا (گنج میر خاں)، نواب قلندر علی خاں کی حویلیاں اور باغیچہ، قصاب پورہ وغیرہ، فصیل اور کھڑکی میر خاں جو اب فصیل میں مسدود ہو چکی ہے۔ بازار نواب میر خاں: تراہا نواب بیرم خاں۔ وہاں سے ایک سڑک نواب حیدر قلی خاں کی طرف۔ اس جگہ سے دوراہا۔ ایک تھانہ فیض بازار اور قاضی کی حویلی کی طرف، دوسرا راستہ وکیل رانا حکیم محسن خاں اور محمد علی خاں کے محلے مولوی رفیع الدین صاحب مغفور رحمتہ اللہ علیہ کے مکان، دوسرے عام لوگوں کے مکان، بادشاہی فوجدار میر نجف علی خاں کی حویلیاں۔ اس کے مقابل سید امیر علی مکان مرزا سلیم بہادر مرشد زادے[1] کے مختار مرزا مغل صاحب کا مکان اور فیض بازار کا راستہ۔

تیسری سڑک حویلی حیدر قلی خاں کاشی[2] کی حویلی سے جو نواب نجف خاں کے ملازموں میں سے تھا۔ اس کے متصل ایک قدیمی مسجد اس مسجد[3] کو ذائی والی مسجد کہتے ہیں۔ اس کے دالان کی پیشانی پر یہ لکھا ہوا ہے۔

شکر اللہ کہ گشت ایں مسجد — از شرف سجدہ گاہ اہل نظر
سال تاریخ از خرد گفتا — گشتہ آباد کعبہ[۱۰۶۲] دیگر

وہاں سے چھتہ لال میاں، عام لوگوں کے مکانات، حکیم فیض[4] علی خاں کی حویلی، کشمیری پنڈتوں کے مکانات، راجہ بلب[5] گڑھ کے وکیل دیا ندھان پنڈت اور دوسرے عام لوگوں کے مکان، فصیل، فصیل کے دہلی دروازے کا راستہ۔

جامع مسجد کی شمالی سیڑھیوں کے نیچے سے: بزرگوں کے مزار، زرگرات

---

[1] بادشاہزادے۔ آرکائیوز [2] زائد۔ قلعہ
[3] محذوف۔ قلعہ [4] فضل۔ ״
[5] بلم۔ ״

Marfat.com

جگ بھر بیتی زرگروں کی دوکانیں جو قلعی اور جست کے زیور بناتے ہیں، پائیوالو[۱]
اور آتشبازوں کی دوکانیں، بازار خانم کی طرف کوچہ جہاں اہل حرفہ اور بساطیو
کی دوکانیں، کچھ مسجدیں، کٹڑہ منشی کنول[۲] نین جو فاحشہ عورتوں کے چکلے کے نام
مشہور ہے، کچھ لوہے والوں اور بڑھیوں وغیرہ کی دوکانیں۔ مذکورہ بازا
(بازار خانم) منشی کے باغ کے دروازے پر یہ تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

قطعہ[۳]

تماشا گاہ عالم خلد ثانی	نباشد قطعہ در طرزت العین
پی[۴] فکر سال تاریخش چو رفتم	خرد گفتا بگو باغ کنول نین

اس بازار کا دروازہ مرزا ولیعہد بہادر کے فیلخانے کی طرف ہے۔

جس دروازہ کا ذکر کیا گیا (جامع مسجد کا شمالی دروازہ) اس سے: خاص با
کی جانب حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کی درگاہ ہے۔ اس بازار سے لالہ سنت لا
کی دکانیں، ان کی حویلیاں، محلہ چاہ رہٹ جسے فارسی میں چرخچہ کہتے ہیں۔ وہاں سے مسلما
کے وضو کے لیے جامع مسجد کے حوض میں پانی جاتا ہے۔ اس کے متصل کوچہ استاد حا
اور دوسرے کوچے حویلی سکھ لعل جہابن کی جانب اور دہرہ لالہ سنگ چند، کوچہ ا
اور برنانہ[۵] وغیرہ، تراہے وغیرہ میں نگر سیٹھ کی حویلی، بازار خانم کا راستہ، جڑاؤ سازو
مرصع کاروں، سادہ کاروں، ملمعیوں، جلا پرداذوں وغیرہ اہل حرفہ کی دوکانیں، د

---

[۱] پائیں — آرکائیوز　[۲] کیدن نین — آرکائیوز
[۳] بیت — قطعہ　[۴] مخزوت — قلعہ
[۵] زنانہ — آرکائیوز　[۶] زنانہ — قلعہ

پولیس چوکی، شیخ بدرالدین مہرکن کا بالاخانہ جو خوشنویسی اور صناعی میں وحید العصر ہیں
ں سے متصل کلکشن علوائی، اس دوکان کے سامنے کوچہ جین کا دوسرا راستہ لالہ منگت رائے
سنساری مل کی حویلی اور کوٹھی کی جانب ہے اور دوسرے اطراف مثلاً چھتہ شاہ جی
اش پورہ، محلہ مسجد کھجور، حویلی لالہ گنگچند حاجن، لالہ بخشی رام گڑھ والا، اور چھتی باکشن
را اور حویلی لالہ موہن لعل، مکھن لعل کا مکان اور عام لوگوں کا مسکن۔ حلوائی کلکشن
دوکان کے روبرو نواب شرف الدولہ بہادر کا مدرسہ اور مسجد ہے۔ اس کے
ن کی پیشانی پر یہ تاریخ کھدی ہوئی ہے۔

در زمان شہ خورشید سریر	ظل حق بادشہ ستارہ زمان
ناصر الدین کہ محمد شاہ است	تیغ او کفر شکن دیں دوران
شرف الدولہ بنا فرمودہ	مسجد و مدرسہ عالیشان

ایں دو بیت الشرف علم و عمل ہمچو سعدین نلک کردہ قران
سال تاریخ باگفت خرد قبلہ گاہ ارادت کیشان

۱۱۲۵ھ

اس سے متصل حکیم میر علی صاحب بن حکیم میر حسن مغفور کا مکان، عام لوگوں کا
ں، کوٹھی والے صرافوں کی دوکانیں، جہاں بہت سی کنجیاں لٹکا رہتے تھے، عام لوگوں
مسکن اور دریبہ کلاں کا دلکش دروازہ واقع ہے۔
کوچہ نواب سعد اللہ خاں جنوب کی سمت میں کوہ باری تک چڑیاروں اور قصابوں
دوکانیں، بادشاہی نیلی نرد تیرہ۔ اس سے متصل راج گھاٹ کی پولیس چوکی اور اس سے
ل نواب بہادر خاں خواجہ سرا کی سنہری مسجد۔ اس کے اندر تیرہ۔ کی تاریخ ایک

---

۵ جینی۔ آرکائیوز۔

Marfat.com

حجرے میں جناب سید الشہدا امام حسین صلواۃ اللہ علیہ کے تبرکات رکھے ہوئے ہیں۔
اس حجرے کے گرد سونے کے پانی سے لکھا ہوا۔

اللھم صلی علی محمد و آلہ و بارک و سلم علیھم اجمعین سنہ ۱۱۶۳ھ

شمالی پہلو پر یہ لکھا ہوا۔

ایں مو[1] مکرم کہ فرمود در رود — آثار ظفر بود برای طالب
گفتیم کہ منسوب الہش[2] بود — گفتند ملائک اسد اللہ الغالب

محراب کے اندر جو کھٹ کی پیشانی پر:

قال قال رسول اللہ علیہ و علی آلہ وسلم عن ابن ان
رسول اللہ علیہ وسلم من زار بیتی وجبت لہ شفاعتی
یوم القیامۃ الفیمہ بلک خلق راسکان ابو طالبہ اول من احد
من شعرہ لا:

توکل علی اللہ گیسوی پاک امام شاہ شہیدان علیہ السلام بہ الشفاعۃ یا رسول اللہ

یارب برسالت رسول الثقلین — یارب بغزا کنندہ بدر و حنین
عصیان مر[3] دو حصہ کن بگذار[4] — نیمی بہ حسن بہ بخش نیمی بہ حسین

اے حیدر شہسوار وقت مدد است — ای منبع ہشت و چار وقت مدد است
کار جہی تشاد مشکل ما را — اے صاحب ذوالفقار وقت مدد است

دونوں جانب کے دروں پر کلمۂ طیب اور حدیث نبوی صلعم لکھی ہوئی ہے۔

---

[1] سوی۔ آرکائیوز
[2] الہیتش۔ آرکائیوز
[3] را۔ آرکائیوز
[4] ہر ساعت۔ ″

Marfat.com

سنہری مسجد کے پیچھے بھگو بیگم صاحبہ مرحومہ بنت حضرت فردوس منزل (محمد شاہ) کا مقبرہ جو کوہ یاری کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں مسجد کے مغربی دروازے پر یہ لکھا ہوا :

دروازہ کلاں غربی خانقاہ خانقاہ مبارک نیاز رسول اللہ مقبول صلعم

اس کے آگے مسجد اکبر آبادی۔ اس مسجد کے دروازہ پہ خط نسخ میں یہ کندہ ہے :

ایں مسجد فیض انتما و سرای راحت جا و حمام لطافت آما چوک و دکنشا کہ عبادتگاہ حق پرستان روزگار و روح افزای متردداں اقطار و نزہت کدہ آسمانیاں و دارالنفع[1] زمینیاں است در عہد سعادت عہد پادشاہ اسلام و کہف انام سایہ والا پایہ پروردگار خلیفہ برگزیدہ کردگار رحمت امم ذی الجلال مظہر ایزد داور رایہماں ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہاں بادشاہ پرست خاص بادشاہی پرستندہ با اخلاص ظل الہی موقفہ خیرات و مبرات محررہ سعادات وحسنات اعز النساء مشہورہ با کبر آبادی محل بفرمان معلی بنا کرد زبہجت رضای الہی و افشای[2] ثواب آخری و حاصل سروی محتوی باحقوق مرافق داخلیہ و خارجیہ وقف الازم شرعی نمود و مقرر ساخت کہ اگر مرمت ایں امکنہ احتیاج افتد۔ آنچہ از حاصل ایں موقوف بعد الترامیم باقیماند بخدمت مسجد و حمام و طالب علم رساند و الا تمام را بجماعہ مسطور[3] بدہند۔ ایں منازل منیفہ در عرض دو سال بصرف صد و پنجاہ ہزار روپیہ آخر شہر رمضان المبارک سال ہزار و ہشتم ہجری مطابق سنت[4] چہارم

---

[1] دارالنفع ۔ آرکائیوز [2] افتنای ۔ آرکائیوز

[3] بہجۃ ۔ ،، [4] مرقوم ۔ ،،

Marfat.com

سالِ جلوس عالم آرا صورت انجام پذیرفت ۔ اللہ تعالیٰ اجرای این خیر جاری و نفع باقی بروزگار فرخندہ آثار بادشاہ دین پرور حق گزین حقیقت گستر این مبانی[1] عامرہ عاید گرداند : آمین یا رب العالمین ۔

اس مسجد میں سات در ہیں ۔ درمیانی در پر جو اطراف کے دروں سے بڑا ہے سورۃ الفجر کندہ ہے ۔ اس مسجد سے متصل کوچہ کٹڑہ کشمیری، ٹکسال، اس کے اندر حاجی حرمین کی قبر، عام لوگوں کے مکانات، خاندوراں خاں کی حویلی جو محمد شاہ کے عہد میں امیر الامرا، بخشی الملک، پانچ لاکھ سوار اور پیادوں کا مالک تھا، مکانات نواب فیض محمد خاں کے مکانات، کوچہ اس کے سامنے دریا گنج کا دروازہ، ایک اور کوچہ، میاں صابر بخش کی سرائے، ان کے مکانات، نواب روشن الدولہ کی مسجد۔ مسجد کے دردالان کی پیشانی پر یہ لکھا ہوا ہے ۔

شکر حق کز یمن فیض آں شہ عرفاں پناہ ، شاہ بھیکہ آں مرشد کامل ولایت دستگاہ
در زمانِ شاہ اسکندر نشاں جمشید قدرے معدلت گستر محمد شاہ غازی بادشاہ
روشن الدولہ ظفر خاں صاحب جود و کرم کرد تعمیر طلائی مسجدی عرش اشتباہ
مسجدی کاندر فضای صحن قدرش آسماں کردہ از خط شعاع مہر جا بدنی نگاہ[2]
حوض صاف او نشاں از چشمہ کوثر دہد ہر کہ از آبش وضو سازد شود پاک از گناہ
سالِ تاریخش رسای یافت از الہام غیب مسجد چوں بیت اقصیٰ[3] ہبط نور اللہ

مسجد میں سنہری کام کیا ہوا ہے ۔ مسجد کے عقب میں قاضی کا مکان، تراہا بیرم خاں کی طرف کوچہ جس کا ذکر لکھا جا چکا ہے ۔ فیض بازار کی پولیس چوکی۔ حویلی نواب

---

[1] مبانی ۔ آرکائیوز
[2] نگاہ ۔ "
[3] مسجد چو بیت اقصیٰ مطلع ۔ نور اللہ ۔ آرکائیوز

سیف اللہ خاں، نواب قمر الدین خاں، اور محمد امین خاں کے مکانات، حکیم بو علی خاں کی حویلی اور مسجد۔ مسجد کی پیشانی پر یہ تاریخ کھدی ہوئی۔

مرتب کرد مسجد بو علی خاں | پئے طاعات ارباب معانی
ملایک سال تاریخش بگفتند | بنا شد مسجد اقصیٰ ثانی

اور سرائے محمد خاں کا دڑہ، فصیل کے دہلی دروازے کے متصل رائے پران کشن اور لالہ گوردیپرشاد کے فرد کشن کے مکان، دوسرے عام لوگوں کے مکان، فیض بازار کی پولیس چوکی کے متصل نواب بہادر علی خاں کے باغیچے کی جانب کوچہ اور دریا گنج کا دروازہ جہاں صاحبان عالی شان کوٹھیاں، شہر کی پلٹن کی چھاؤنی، توپخانہ، المتیر سوداگر کی کوٹھی، نواب احمد بخش خاں بہادر کی کوٹھی اور زینت المساجد۔ مسجد کے اندر شمال کی طرف مقبرہ ہے جس کے مجر کی چار دیواری پتھر کی، اس کے اندر کی چار دیواری زینت النساء بیگم کے مزار کے فرش اور تعویذ سمیت سنگ مرمر کی ہے۔ اس کے بالیں کی دیوار پر خط ثلث سے یہ آیت کندہ ہے:

قل یٰعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ۔ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعًا انہ ھو الغفور الرحیم۔

مونس ما در لحد فضل خدا تنہا بس است | سایہ از ابر رحمت قبر پوش ما بس است

المبیدوار حسن ونا ظہ خانمہ زیب النساء بیگم بنت بادشاہ محی الدین محمد عالمگیر غازی انار اللہ برہانہ ۱۱۲۲ھ

اس کے متصل فصیل کا دروازہ، سکھ نراین کا مکان، کتور راج سنگھ راجہ

لے نہر: قلعہ

Marfat.com

بلب، گڑھ والہ کا مکان جس سے دارالخلافہ کے نواحی علاقے کی فوجداری متعلق ہے۔ آداب فیض محمد خاں بہادر کی کوٹھی، فصیل کا نیلہ برج، انگریزوں کے رہنے کے دوسرے بنگلے۔

چوک سعد اللہ خاں جس کا ذکر کیا جاچکا ہے شمال کی جانب قلعہ مبارک کے لاہوری دروازے کی سمت میں ایک طرف قلعہ، دوسری طرف عام لوگوں کا مسکن، باغ منشی کنول نین کا دروازہ، مرزا ولی عہد بہادر کا فیلخانہ، اُردو بازار جو قلعہ کے دروازے کے سامنے ہے۔

قلعہ کے لاہوری دروازے سے فصیل کے لاہوری دروازے تک: شمالی با[illegible] کی جانب پہلے کوٹھی دیی صاحب، کوٹھی کشن صاحب اور مسجد قاضی، مسجد پر یہ کتب[illegible] کندہ:

بعد حمد اینر و نعمت نبی	اسمعوا بالا قلب[1] قولی و اقصدوا[2]
شد بنا در عہد عالمگیر شاہ	الذی احسانہ لم تفقدوا
مسجدی کز نور حق تعمیر یافت	اذکروا لہیہ فیہ و اجہدوا
از پی کسب سعادت لجن اندان[3]	اعبدوا ایا ایہا[4] الناس اعبدوا
سرزد از جان سالِ[5] اتمامش چنیں	ارکعوا فی بیت ربی واسجدوا ۲۰۹۰

مسجد کے اندر محراب کی پیشانی پر پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ پر بی[illegible] آیت خط ثلث میں کندہ:

---

[1] یا القلب۔ آرکائیوز [2] اوجدوا۔ آرکائیوز
[3] اندازاں ” [4] الی۔ ”
[5] خان ”

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

اس مسجد سے منو صاحب کی دکانیں، دولت النساء بیگم کی حویلی، آگے سنگھ کا مکان زیب النساء بیگم صاحبہ زوجہ مرزا ... کی اولادوں ... کی ملکیت ہے، تیرپولیہ جو عرصہ دراز سے موجود ہے۔

ترپولیہ کا نقشہ اس کے اندر شگفتہ ... مکان ... اور شفاخانہ، ممتاز گنج بادشاہی توپخانہ جہاں ... رہتے ہیں ... گوڑی پل جس کے نیچے سے فیض نہر کا پانی بہہ رہا ہے۔ اس کے ... ہیں۔ ایک حویلی نواب صاحبہ محل کی طرف، دوسرا حویلی عبداللہ ... عالم بادشاہ کے زمانے میں منصبدار تھے۔ تیسری سڑک ... عام لوگوں کے محلّات کی طرف۔

اسی ترپولیہ سے بازار ... جوہری بازار، ... باغ ... بیگم کا راستہ، مسجد سعد اللہ جس کے در پر یہ کتبہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح۔

ز فیض قدس و لطف احمد پاک	بنای ...
بعہد شاہ احمد شاہ غازی	سعد الدولہ را ... شد
سر و شِ غیب گفت از ...	... ۱۱۶۲ ... شد

لہ جو شگفتہ ... شفاخانہ تک ... قلعہ ... [illegible]

سٹہ خانم ... قلعہ ... [illegible]

سٹہ ضیا ... آرکائیوز ... [illegible]

سٹہ سعیدالدولہ ... آرکائیوز ... [illegible]

Marfat.com

اس کے متصل نٹوں کا کوچہ، عام لوگوں کا مسکن، وہاں امام باڑہ میر عسکری
چاندنی چوک۔ چوک کے بیچ میں فیض نہر، باغ صاحبہ آباد، معروف بہ باغ بیگم جسے
جہاں آرا بیگم بنت شاہجہاں بادشاہ نے بنوایا تھا، آگے سرائے کا دروازہ۔ باغ
کے اندر سرائے، جلوخانہ، خواص پورہ، باغ جس میں فیض نہر بہہ رہی ہے، کوچہ قابل
عطار، کٹڑہ نیل، اس کے اندر کھتریوں کے مکان، لالہ ہرنرائن فوطہ دار کا مکان
کوچہ برج ناتھ، کوچہ گھاسی رام، حویلی بھوانی شنکر، کوچہ چھتہ جا نثار خاں جو فرخ سیر
اور محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں منصبدار تھے۔ آخر انھوں نے اعلیٰ مراتب تک ترقی
کی۔ برہان الملک سعادت خاں کے صوبہ اودھ سے شاہجہاں آباد آنے کے وقت
راستے میں برہان الملک کے مغالطے میں اجا زمیندار کے ہاتھوں جس نے شور
اور فساد پھیلا رکھا تھا اور برہان الملک سے لڑنا چاہتا تھا، راستے میں مارے گئے۔
ان کی قبر خواجہ باقی باللہ کی درگاہ میں ہے۔ اس کے آگے کوچہ جو گندی گلی کے نام سے
مشہور رہے، بازار جہاں کپڑے والوں کی دکانیں ہیں، حویلی محمد بخش عرف ممو جان
اس کے باہر کٹڑہ میدہ گراں جس کے دروازے پر کندہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
والیہ انیب۔

درحال صحت ذات و ثبات عقل بندہ عاصی مسمی بہ محمد بخش معروف
المخاطب من حضرت السلطان بہ خواص خاں بتوفیق الٰہہ سبحانہ و عون
عنایت رسول اللہ علیہ وسلم برای آثار شریف و تبرکات ماثورہ
و عرس مولود نبی کریم و درس علوم دینیہ مسجد جامع و خانقاہ مبارک
واقع شاہجہاں آباد محلہ چڑیمار ٹولہ کوچہ میدہ گراں مشتمل بر عمارات
متعددہ از مال حلال خود بنا کردہ و تبرکات مذکورہ با تعظیم و توقیر
تمام نگاہداشت۔ مزار و تبرک و ایں اشجار مثنویات[1] نثار

---

[1] مثنویات تجار۔ آرکائیوز۔

را بحکم آیۃ کریمہ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء مزرعۃ الآخرہ[1] خود ساخت
وجہت مصارف این دو مکان متبرکہ چند منزل کٹرہ وحویلی و دکاکین
وحمام وقطعات باغ و زمین، بموجب فرمان والا شان و تفصیل مکتوب
سجل وکتبہ و خانقاہ مبارک خریدہ و احداث نمودہ بجملہ اوقات مصارف
این کٹرہ مسمیٰ بری رباط رسول خداست با پانزدہ منازل دکاکین
بیرون مع کل قلیل کثیر ما یضاف[2] و نیست اما السا[3] اخلہ والخارجہ واقع
اندرون شہر پناہ گذر لاہوری دروازہ نزدیک مزید پارچہ مقرر
کرد کہ آنچہ از منازل وقطعات مذکورہ حاصل آید[4] اول[5] یازدہم حصہ
از آں جدا کردہ جہت تعمیر و ترمیم کل مکانات امانت باشد و از باقی
دو حصہ کردہ یک نصف آں مولود نبی کریم و دیگر اخراجات مرقومہ
سجل وکتبہ ماہ بماہ سال بسال میشدہ باشد و نصف جز[6] تا متولی
وکلید دار خانقاہ مبارک وخدمہ آثار شریف کہ اقربای عشیرہ
منحصر اند بجمعہم آنرا مانیا سلوا میگرفتہ باشند و پرداخت جمیع این مکانات
وعزل و نصب خدمہ وغیرہ تا حین حیات بعہدہ خود داشتم بعد ازاں
متولی با مور مکتوبہ بمجاز مختار است و خاص تولیت و منصب کلید داری
را بہ شیخ محمد اسمعیل ولد شیخ ابراہیم مذکور را کہ دختر زادہ خواہر حقیقی
است متولی و قیم[7] مستقل گردانیدم - پس بناہا منازل مرقوم را
خالص الرسولہ از ملکیت خود برآوردہ وقف موبد و مخلد گردانیدم

---

۱ آخرت : آرکائیوز ۲ بالضافت : آرکائیوز
۳ الیہا الداخلیہ الخارجیہ آرکائیوز ۴ آمد - قلعہ
۵ زاید - قلعہ ۶ اخیر - آرکائیوز
۷ معیم - آرکائیوز

Marfat.com

به تتوی مذکور سپردم و او قبول کرد و جمیع این معنی را قضا زبدة الاوقا
قضا موید و مخلداً ابیع و اقاضی و احد من الخلایق در جمیع عهود و ازمنای
یوم القیام مداخلت و مشارکت نیست ما مول و متوقع را از بندہ ای
خدا و امت رسول بد انکه ہر وقف وبہر نوع ممد و معادن باشند
قال سبحانہ وتعالیٰ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات
الیٰ اھلہا وان اللہ لا یضیع اجر المحسنین
اگر کسی از شوم طبعی وبدینی دعوی تملیک نماید و بوجہی مداخلت
رساند از خدا دور و از شفاعت رسول کریم محروم و مطعون و ملعون
آخرت است۔

فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ واللہ
المستعان علیہ التکلان محررہ محمد رفیع۔

اس کے اندر مکانات جن میں عام لوگ رہتے ہیں۔ باہر دوکان والے
کو حبشی خاں جو اورنگزیب کے غلاموں میں سے تھا۔ اس کی عمر ۱۱۵ سال
تک پہنچ گئی اس سن کے باوجود ایک دم تخت بھیڑ کھاتا تھا اور بہت طاقتور تھا
اس کے اندر نواب صفدر جنگ کی جائیداد جو احمد شاہ کے وزیر تھے
بو سعید خاں نواب (صفدر جنگ) وزیر احمد شاہ کی حویلی کے پیچھے ہے۔ دالان
پر یہ تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

درزمان داور عالم پناہ دادرس　　　پادشاہ دین محمد شاہ غازی جم حشم

---

۱ متوقع۔　　آرکائیوز　　۲ طبع۔　قلعہ
۳ مطعون۔　　آرکائیوز　　۴ احزب۔　قلعہ
۵ ما سمع خانما المتبہ　　"　　۶ نواب سعادت خاں کی جائیداد
جو احمد شاہ کے وزیر صفدر جنگ کے چچا تھے۔ آرکائیوز

Marfat.com

مسند آرای شریعت میر عدل احتساب ناصب اعلام دین و ہادم[۱] دیر و صنم

کرد در شاہی بنای مسجد گردوں شکوہ کز تماشائیش[۲] نگہ شد ناظر بیت الحرام[۳]

چون فضای خاطر صاحبدلاں صحنش وسیع گنبدش چوں گنبد گردوں منقش یک قلم

از پی تاریخ اتمامش سروش غیب گفت کعبہ ثانی بنای بو سعیدی باکرم ۱۱۴۶

اس کوچہ میں حویلی نواب عباس قلی خاں نواب وزیر (صفدر جنگ) کی جائداد میں، اور وہاں کٹڑہ روغن زرد، نہر سعادت خاں، نہر پر مسجد نواب غازی الدین خاں اس پر لکھا ہوا ہے۔

از فیوضات[۴] خدا و محمد مصطفیٰ[۵] پادشاہ غازی الدین خاں بہادر پیرو دین متین

کرد احیای مسجد بر روی نہر از بہر خلق تا بیابد[۶] فیض از درگاہ رب العالمین

آب نہر از خاکروبی[۷] ہوای در گہش روح پرور شد[۸] چو آب خضر در روی زمین

ہر رواقش ہمچو چشم مست خوبان دلفریب ہر ستون و پایہ اش چوں سد اسکندر متین

بے شبہ[۹] بیتک میگرددعا لیش مستجاب ہر کہ مالد بر زمین و طاق محرابش جبیں

سال تاریخش عظیم از فضل حق گفتا کہ شد مسجد احمد بنا از رحمت للعالمین ۱۲۱۱

اس سے متصل کٹڑہ گاڑیبانان، لالہ[۱۰] ہر نرائن کا انگریزی وضع کا نیا بنوایا ہوا مکان کٹڑہ سعادت خاں، مکان نواب احمد علی خاں، حویلی خانجہاں خاں اور فصیل کا کابلی دروازہ۔

کوچہ حبش خاں سے: کوچہ چیلہ یعنی فتح محمد چیلہ شاہجہاں بادشاہ، اس کے اندر عام لوگوں کی حویلیاں، مرزا محمود خاں بہادر کے بخشی نواب شمس الدولہ کی حویلی، عام لوگوں کے دوسرے مکانات، فصیل کا لاہوری دروازہ۔

---

[۱] ہادی قلعہ۔ [۲] نمائش۔ آرکائیوز۔

[۳] کعبہ آرکائیوز [۴] فتوحات۔ آرکائیوز

[۵] جیابد آرکائیوز [۶] خاکروبی۔ آرکائیوز

[۷] سرخواب قلعہ [۸] بے شک وبے شبہ۔ آرکائیوز

[۱۰] لالہ سے سعادت خاں تک محذوف۔ قلعہ۔

Marfat.com

قلعہ مبارک کے لاہوری دروازہ سے فصیل کے لاہوری دروازہ تک جنوب کی سمت میں بازار اور دوکانوں کی تفصیل: اردو بازار، گلابی باغ، شہزادہ مرزا جہانگیر بہادر کا ہاتھی خانہ، کوچہ بلاقی بیگم جس کا دوسرا راستہ دریبہ کلاں میں نکلتا ہے پورن درزی کی حویلی، ایک اور کوچہ جس میں عام لوگ رہتے ہیں، اور ڈاکخانہ، بازار دریبہ کلاں میں خونی دروازہ۔ اس کے اندر کٹڑہ مشروع، حاجیوں کی حویلیاں اور کوٹھیاں، جس بازار کا ذکر کیا گیا (بازار دریبہ کلاں) اس کے اندر دونوں طرف صرافوں کی دوکانیں۔ نواب شرف الدولہ کا مکان، مدرسہ[1] اور مسجد۔ مسجد کے دالان کی پیشانی پر یہ تاریخ کندہ ہے۔

درزمان شہ خورشید سریر	ظل حق ماہ زمین شاہ زماں
ناصرالدین کہ محمد شاہ است	تیغ او کفر شکن در دوراں
شرف الدولہ بنا فرمودہ	مسجد و مدرسہ عالی شاں
ایں دو بیت از شرف علم و عمل	ہمچو سعدین فلک کردہ قراں
سال تاریخ بنا گفت خرد	قبلہ حج ارادت کیشاں ۱۱۳۷

اس کے مقابل حکیم میر علی صاحب ابن حکیم میر حسن صاحب مغفور کا مکان گنجش حلوائی کی دوکان جس کی دوکان میں بہت سی اقسام کی مٹھائیاں ہوتی ہیں اور وہ سارے شہر میں مشہور ہے۔ اس کے مقابل دریبہ خورد کی طرف کوچہ روشن پورہ، چھتہ شاہ صاحب، کوچہ بلیماران، جوگی واڑہ وغیرہ جہاں عام لوگ رہتے ہیں۔

جس حلوائی کا ذکر ہوا (گنجش) اس کی دوکان سے دریبہ کی پولیس چوکی نگہ سیٹھ کی حویلی، کوچہ انار وغیرہ، محلہ چاہ رہٹ، جس کا ذکر کیا جاچکا۔

خونی دروازے سے جس کا ذکر کیا جاچکا، شہر کی جامع مسجد کی جانب ابساطیوں کی دوکانیں، کتوالی کا چبوترہ۔ قیدیوں کو رکھنے کے لئے حوالات کی

---

[1] چوکیداروں۔ آرکائیوز

جگہ، بازار کے بیچ میں چبوترے کے روبرو ایک مضبوط لکڑی ہو لال خاں لکرہ[1] جس سے مجرموں کو باندھ کر انھیں زد و کوب کرتے ہیں۔ مذکورہ عمارت میں پہلے سے مندرجہ نقشے کے مطابق چرخی قائم تھی جس سے خونی کو قتل کرتے تھے۔ کوتوالی کے چبوترے سے ملحق نواب روشن الدولہ کا مدرسہ۔ اس مدرسہ کے دروازہ پہ بہ عبارت خط نستعلیق میں سنگ مرمر پر کندہ :

الوقف لا یملک، مدرسہ شاہ بھیکھ بنا کردہ روشن الدولہ
ظفرخاں بہادر اندر اور اس سے متصل نواب روشن الدولہ کی
بنوائی ہوئی مسجد۔ دالان کی پیشانی پر یہ تاریخ کندہ۔

بعہد بادشاہے ہفت کشور | سلیماں فر محمد شاہ داور
بہ نذر[2] شاہ[3] بھیکہ آں قطب آفاق | شد ایں مسجد مرتب در جہاں طاق
خدایا نسبت[4] نیک از وی احساں | بنام روشن الدولہ ظفر خاں
بتاریخش ز ہجرت[5] تا شمارا ست | ہزار و یکصد و سی وچہار است ۱۱۳۴

وہاں سے رعایا کی حویلیاں، رادھا کشن وکیل کا مکان، جوتے والوں کی دوکانیں، مرزا اشرف بیگ کا گھڑیال اور ان کا شیش محل، دریبہ خورد کے کوچہ کا دروازہ۔ اس کے اندر حلوائیوں، گنجامل وغیرہ صرافوں، جرائل[6] وغیرہ بزازوں کی دکانیں، جوہریوں اور لچھمی[7] اور بی جان طوائف کے رہنے کی جگہ، حکیم رکن الدین خاں کی حویلی؛ کوچہ مالی واڑہ کا دروازہ، اس کے اندر حکیم اجیت[8] سنگھ اور دوسرے عام لوگوں کے مکان، کپتان منویل[9] صاحب کی حویلی وغیرہ۔

---

[1] لکرا۔ آرکائیوز　[2] نظر۔ آرکائیوز
[3] بہ نزہت　آرکائیوز　[4] خدا بانیت۔ آرکائیوز
[5] بہجت　آرکائیوز　[6] دکانیں　"
[7] لچھمی اور بی جان طوائف محذوف تلو　[8] اجیت　"
[9] منومل　-　آرکائیوز

Marfat.com

دریبہ مذکور (دریبہ خورد) کے دروازے سے علاقہ بندوں، ستارہ فروشوں کی دوکانیں، حویلی حکیم رکن الدین خاں کا دروازہ، کوٹھی لالہ سوداگرمل، حویلی نجف علی خاں اور ابراہیم علی خاں جو لطف علی خاں کے لڑکے ہیں، کٹڑہ بزازاں، کٹڑہ اشرفی، کوچہ خانچند، اس کے اندر حویلی عبدالرحمٰن خاں بن نذر محمد خاں جو بلخ کے شہزادے تھے۔ جب شاہجہاں بادشاہ نے بلخ فتح کیا تو وہاں کے لوگوں یعنی بلخ کے شہزادوں کو گرفتار کر کے لے آیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان اسیروں پر نوازش اور شاہانہ مہربانی کر کے انھیں بلخ جانے کی اجازت دی۔ چنانچہ ان میں سے ایک جس کا ذکر ہوا سلطان کی ملازمت کے شرف کی خاطر اس شہر میں رہ گیا اور اس نے اس محلہ میں مکان بنالیا۔ اس کے آگے چاندنی چوک، حمام، جہاں آرا کا باغ۔ جس کا ذکر کیا جا چکا۔

چوک (چاندنی چوک) میں زین گروں[1]، جوتے والوں اور دوسرے اہل حرفہ کی دوکانیں۔ اس کے آگے کوچہ رایان، حویلی غلام مرتضیٰ وغیرہ، حویلی میر اعظم اللہ، مکان میر خورد، حویلی کرنیل اسکنر صاحب کی طرف راستہ۔

اس کوچے (کوچہ رایان) سے پنساریوں، عطاریوں وغیرہ کی دکانیں کوچہ پنچہ بنداں، عام لوگوں کے رہنے کی جگہ، پنچہ بندوں اور ابریشم فروشوں کی دکانیں، کوچہ بلیماران، دہاں محلہ ڈیگراں، ریشم والے پنجابیوں کی حویلیاں، عنایت اللہ خاں کا مکان، حکیم غلام علی خاں، مکان نواب نجف قلی خاں جس میں نواب حسام الدین حیدر خاں رہتے ہیں، حویلی حکیم میاں جان[2]، مکان میر عظیم اللہ خاں عرف میر خیراتی، نواب فیض اللہ بیگ خاں کی حویلیوں کی جانب کوچہ جس کا ذکر ہو چکا حویلی حکیم میر شریف خاں مرحوم اور حکیم صاحب (میر شریف خاں) کی بنوائی ہوئی مسجد۔ مسجد میں دالان کی پیشانی پر تاریخ کھدی ہوئی ہے۔

---

[1] لوہاروں۔ آرکائیوز۔ [2] دمیاخاں۔ آرکائیوز

Marfat.com

شکر خدا یعنی محمد شریف خاں　　شد طرح مسجدی کہ بود کعبہ صفا
بہر خواست چون اعمای موزون خط عقل　　گفتا بجوی سال وی از خانۂ خدا

حویلی نواب احمد بخش خاں جسے اسکنر صاحب بہادر نے بنوایا تھا۔

پر لکھا ہوا ہے۔

حویلی کپتان جیمس اسکنر صاحب بہادر ۱۸۱۱ء۔

اس کے مقابل جوگیواڑہ جس کا ذکر کیا جا چکا۔ اس کے آگے امام قلی بیگ خاں کی حویلیاں، فیل خانہ بادشاہی کے داروغہ مرزا قلندر بیگ کا مکان، شیر افگن خاں کی حویلی جو عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ کے زمانہ میں نامور امیر تھا۔ اس کے اندر مکان منشی برکت علی خاں جسے مولوی صاحب فضل امام نے بنوایا تھا، مالیواڑہ کی سمت میں کوچہ اس کے آگے بخشی بھوانی شنکر کا طویلہ، چرخے والوں کی دکانیں، منشی ٹیک چند کا مکان، کوچہ پیپل جہادیہ، صوفی الہ یار خاں اور راجہ جیب کھور اسے وغیرہ کی حویلیاں، حکیم بقا اور ان کے لڑکوں کے مکانات، عام لوگوں کے رہنے کی جگہ، چرخے والوں کی دوکان کے متصل منگن بیگ طوائف کی حویلی، وہاں سے حویلی لالہ موہن لال کی سمت میں روشن پورہ کی جانب سڑک، عام لوگوں کی حویلی، حصہ لالہ رتن سکھ رائے، کوٹھی لالہ شگن چند، بخشی رام گڑھ والے کے مکان، محلہ مسجد کھجور، کوچہ اور دہرہ لالہ شگن چند کا بنایا ہوا کوچہ انار کا راستہ، عام لوگوں کی حویلیاں، کوٹھی لالہ فقیر چند، مکان لالہ سکھ لال وغیرہ۔

کوچہ بلیماراں سے جس کا ذکر کیا جا چکا، چاندنی چوک کی پولس چوکی جو چبوترہ پولس سے تعلق رکھتی ہے۔ وہاں سے کٹرہ ریوڑی والا۔ حویلی نواب حیدر قلی خاں، گاڑیبانوں کا علاقہ، مسجد فتحپوری: بیگم شاہجہاں کی خواص مسماۃ فتحپوری بیگم کی بنوائی بڑی مسجد کے جنوب کی جانب کوچہ، اس میں کٹرہ غلام محمد خاں اور کٹرہ کونڈی وغیرہ

۱؎ یہاں سے سڑک تک محذوف۔ قلمی

Marfat.com

حافظ الٰہی بخش بساطی کی دوکان، دوکانیں اور مسجد جن کا ذکر کیا جا چکا، مسجد کے پیچھے فتحپوری بیگم کا بنوایا ہوا کٹرہ، میدے والوں کی دوکانیں، کوچہ کھاری باؤلی، بتاشے والوں کی دکانیں، پنساری[1] اور محمد امین عطار کی دوکان، کوچہ نیا بانس، فصیل کے لاہوری دروازے کا راستہ، اس دروازے سے ملی ہوئی پولیس چوکی۔

قلعہ کے لاہوری دروازے سے مسجد فتحپوری تک بازار کے بیچ میں نہر بہہ رہی ہے۔

یہ دلچسپ بازار ہے چوک کا   کہ ٹھہرے وہیں بس جہاں دل لگا

قلعہ مبارک کے لاہوری دروازے سے جیتہ نگمبودھ گھاٹ، اس میں گسائیوں کے مکانات، ٹھاکر دوارے، ملاحوں کی آبادی، دریائے جمنا کے کنارے پولیس چوکی، چھتریاں، ہندوؤں کی پرستش گاہیں، فصیل میں (نگمبودھ) گھاٹ کا دروازہ، بانس بلی والوں کے مکانات، انگریزوں کا قبرستان، شہزادہ دارا شکوہ مخاطب بہ شاہ بلند اقبال خاں فرزند شاہجہاں بادشاہ غازی صاحبقران ثانی کی حویلی، شہزادہ دارا شکوہ[2] کی حویلی کے دروازے سے متصل ایک توپ گڑی ہوئی۔ صبح صادق اور چھ گھڑی رات گئے دونوں وقت توپ داغی جاتی ہے۔ وہاں سے بنگلہ سارجنٹ اور بارک یعنی گولہ پھینکنے والوں کی چھاؤنی، میگزین، دائیں ہاتھ کو خاص لین کے سواروں کی چھاؤنی، حویلی نواب سعید جنگ منصور علی خاں مرحوم۔ اس کے پیچھے کاغذیوں کے مکان، شاہ بادانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار، باغ بیگم سمرو کا دروازہ، احاطہ بیگم صاحبہ کے سواروں کی چھاؤنی، گھاس بیچنے والوں کی آبادی، نواب صفدر جنگ مرحوم کی حویلی کے پیچھے حمام اور فیض نہر بہہ رہی ہے۔ قلعہ مبارک کی جانب باغ بیگم موصوف (بیگم سمرو) کے پیچھے مشرق کی سمت میں باغ اختر لونی صاحب، کوٹھی

---

[1] پنساریوں۔ آرکائیوز۔

[2] دارا شکوہ سے حویلی کے دروازہ تک محذوف۔ قلمی

Marfat.com

گیشٹن[1] صاحب۔ مکان مجرین مرقوم سے کوٹھی ریذیڈنٹ دارالخلافہ شاہجہاں آباد، گھاٹ کیلہ، دریا کے کنارے، فصیل کا دروازہ، حویلی نواب عبداللہ خاں، وہاں مسجد ہے اور جنوبی حجرہ پر جو مسجد کے بیرونی دالان میں ہے، یہ عبارت کندہ ہے:

این مسجد عالی در زمان سعید یکہزار و یک صد و پنجاہ و چہار ہجری
مقدسہ در عہد صاحبقران ثانی محمد شاہ بادشاہ غازی عبدالمجید خاں
مجداللہ ولہ بنا فرمودہ و برائے مصارف ترمیم وغیرہ وجہ کرایہ دکاکین رستہ
بازار از ملک خود وقف کردہ۔ الوقف لا یملک ولا یوہب ولا یباع

وہاں کٹرہ بادل پورہ، کوٹھی ڈنڈ صاحب، ڈاک انگریزی کی عمارت، ڈنڈوی صاحب کی پلٹن کی چھاؤنی، نصیر گنج کی سمت میں راستہ، حویلی صاحبہ محل کی طرف راستہ، داراشکوہ کا طویلہ، عام لوگوں کے رہنے کی جگہ، زینت باڑی، باغیچہ، وہاں شہزادوں کا مقبرہ، زیب النساء بیگم کی قبر۔ قبر کے تعویذ پر آیۃ الکرسی خط طغرا میں لکھی ہوئی قبر کے تعویذ پر تاجدار بیگم ۱۱۱۶ھ لکھا ہوا۔

وہاں محمد محفوظ ابن خواجہ معین الدین کی قبر۔ اس پر یہ شعر کھدے ہوئے:

دریغا کہ بے ما بسے روزگار | بروید گل و بشگفد نوبہار
بسی تیر و دی ماہ و اردی بہشت | بیاید کہ ما خاک باشیم و خشت

تاریخ ہنصد و شصت و نہ ہجری ۹۶۹

اس کے متصل کٹرہ میوہ معروف بہ کٹرہ پنجابی، گذر اعتقاد خاں کی پولیس چوکی۔ وہاں بنگلہ سید فیروز، حضرت شاہ مرداں صلوٰۃ اللہ علیہ کی عمارت، گلی[2] معروف، فصیل کے موری دروازے کا راستہ گذر اعتقاد خاں وغیرہ سے[3] کابلی دروازے کی سمت میں کوچہ[4] لین خاص کے رسالدار اسمٰعیل بیگ کا

---

۱ کٹن ۔ قلعہ ۲ عبدالاحد آرکائیوز
۳ کوچہ ۔ آرکائیوز ۴ میں آرکائیوز

Marfat.com

مکان، کابلی دروازے کی سمت میں کوچہ، اس نقشے میں حویلی اسمٰعیل خاں، مکان سید رحمٰن خاں، عام لوگوں کے رہنے کی جگہ، شہر کا کابلی دروازہ، فیض نہر وہاں سے شہر میں بہنا شروع ہوتی ہے۔ ریذیڈنٹ بہادر کی کوٹھی کے پیچھے سے کشمیری دروازہ کی طرف راستہ جاتا ہے۔

بازار[1] کے بیچ میں کشمیری دروازہ کی پولیس چوکی۔ اس کے آگے کوٹھی کرنیل جیمس اسکنر صاحب، اس کے متصل مسجد۔ اس کے دروازے پر لکھا ہوا: فخر المساجد

مسجد کی دو محرابوں پر کندہ:

خان دیں پرور شجاعت خاں بجنت یافت جا

با رضای حق تعالیٰ از[2] طفیل مرتضیٰ

صدر[3] خاتونان[4] کبریٰ فاطمہ فخر جہاں۔

مسجد کے اندر: لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

اس مسجد کے سامنے نصیر گنج ہے۔ وہاں تانگوں کی پلٹن کی چھاؤنی اور فصیل کے کشمیری دروازے کا راستہ ہے۔

---

١ اسی بازار میں۔ آرکائیوز ٢ نذر۔ آرکائیوز

٣ صدر قلمی۔ ٤ خاتون۔ قلمی

دارالخلافہ شاہجہاں آباد کے نواح کا احوال

ریتی نواب وجاہت خاں سے جہاں حویلی نواب وجاہت خاں) دارالخلافہ کے نیلہ برج سے۔ وہاں سے ریتی ہیں تکیہ فقیر معروف بہ تکیہ نکٹہ۔ راج گھاٹ کے دروازے کے سامنے تکیہ شاہ بڑے صاحب اور سلیم گڑھ جسے نورگڑھ کہتے ہیں۔ اس کا بنانے والا سلیم شاہ بن شیر شاہ ہے۔ اس کے نیچے گنبد ہے جو نیلی چھتری کے نام سے مشہور ہے اور جسے ہمایوں بادشاہ نے ۹۳۹ھ میں بنا کر مکمل کرایا۔ وہ اکثر اوقات وہاں بیٹھ کر دریا کی سیر کیا کرتا تھا۔ کچھ لوگ اسے بنگلہ جہانگیر شاہ کہتے ہیں۔ ہندو یہ مشہور کرتے ہیں کہ یہ پرانے زمانے کی بنی ہوئی چھتری ہے۔ بادشاہ جہانگیر نے اسے دوبارہ تڑوا کر بنوایا تھا چھتری کی علامتیں گروا کر بنگلے کے طور پر تعمیر کرایا۔ یہ ہندوؤں کی غلطی ہے جو وہ ایسا کہتے ہیں۔ اس شعر سے جو اس بنگلہ پر لکھا ہوا ہے اور جو جہانگیر بادشاہ کی زبان معجز بیان سے ادا ہوا صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس بنگلہ کو ہمایوں بادشاہ نے بنوایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سلسلہ علیہ تیموریہ میں بادشاہ ہمایوں کو وفات کے بعد جنت آشیانی کہتے ہیں۔ چنانچہ بنگلے کے اندر بالائی طاق پر یہ کتبہ لکھا ہوا ہے۔

اللہ اکبر مرتبہ جہاں گیر شاہ ابن اکبر شاہ فرد:

عجب پر فیض جاری کامرانی است — نشیمن گاہِ جنت آشیانی است

Marfat.com

مطلب یہ کہ وفات کے بعد ہمایوں بادشاہ کا خطاب جنت آستانی ہو گیا۔ اب اس چھتری میں علی شاہ درویش باتوار رہتے ہیں۔ وہاں سے شمال کی جانب فصیل کے متصل قدسیہ باغ جسے عوام الناس کرسیہ باغ کہتے ہیں اور جو نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا بنوایا ہوا ہے۔ اب وہ باغ مرزا محمد ابو ظفر ولیعہد بہادر کے تعلق میں ہے کشمیری دروازے کی فصیل سے ملی ہوئی کوٹھی ڈاکٹر لڈلو صاحب۔ اس سے آگے باغ ونڈ صاحب، کوٹھی ڈنڈلی صاحب۔ کشمیری دروازے سے متصل شہر کی چار دیواری کا دروازہ مذکورہ پہاڑی پہ پیر غیب کا مزار ہے۔ اس سے متصل اسی پہاڑی پر کوٹھی فیریزر صاحب جو ۱۲۲۵ھ میں بنی:

گذر[1] گر کسی کا جو ہووے ادھر — سہانی سی کوٹھی وہ آوے نظر
سفید ایک عمارت وہ دیکھے[2] بلند — کہ ہے[3] نور میں چاندنی سے[4] دو چند
وہ چھٹکی ہوئی چاندنی جا بجا — وہ جاڑے کی آمد وہ ٹھنڈی ہوا
وہ نکھرا فلک اور چشمہ[5] کا ظہور — لگا شام سے صبح تک وقت نور

وہاں فیروز شاہ کی لائی ہوئی سنگ خارا کی لاٹ قائم تھی۔ اب جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی ہے اور زمین پر گر پڑی ہے۔ اس کے ٹکڑوں پہ اس صورت میں حروف کھدے ہوئے۔ اس پتھر کی تفصیل کوٹلہ فیروز شاہ کے مقام پر لکھی جائے گی کیوں کہ ان پتھروں کی ثانی وہاں نصب ہے۔

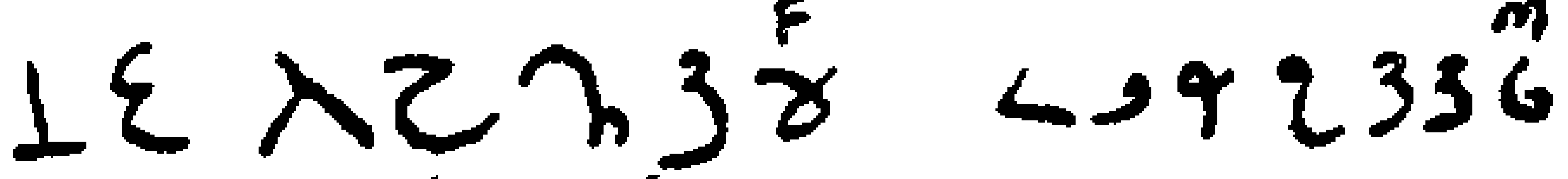

کابلی دروازہ کے مقابل شارع عام پر شمال کی طرف تکیہ بھولو شاہ فقیر۔ اس کے آگے مقبرہ زیب النساء، لال پتھر کی مسجد اور دو حجرے۔ زیب النساء بیگم کے حجرے میں سرہانے کے پتھر پہ یہ کتبہ خط ثلث میں کھدا ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کلمن علیہا فان ہذا مرقد البیت الکبریٰ للعبد

---

[1] گذارا کسی کا ۔ آرکائیوز — [2] ہیگی ۔ آرکائیوز
[3] سے ۔ قلعہ — [4] میں ۔ قلعہ
[5] پرچمہ ۔ "

المذنب العاصی وہے المغفرۃ برحمتہ الرحمن الرحیم الکریم الی فنلۃ
زیب النساء المرجوت العباد اللہ الصالحین۔ ان یدعوا لہا بالغفران
والرضوان وتاریخ فوتہا قولہ سبحانہ وادخلی جنتی۔

محمد شاہ بادشاہ کی بیوی کی قبر۔ اس کے سرہانے کے پتھر پر کندہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زوجہ حضرت محمد شاہ فخر خسرواں
دختر فرخ سیر رشک سلاطین زماں
ماہ برج سلطنت جہر سپہر مملکت
بود او چشم و چراغ دودہ صاحبقراں
رفت از دنیا و باد احشر او با فاطمہ
باد روح پاک او با عرشیاں ہم آشیاں
نام او ملکہ زمانی اور او سیدہ
حامیش باد اعلی و سرور پیغمبراں
داشت چوں در دل ولائی آل و الای نبی
باد در ظل نبی مرقوم شد تاریخ آں
۱۲۰۳

تعویذ کے نیچے لکھا ہوا: مرقد منور ملکہ زمانی مرحومہ ۱۲۰۳ھ

کابلی دروازے سے جس کا ذکر کیا گیا۔ شالامار باغ تک شاہراہ ہے۔ پہلے بائیں جانب گڑھی مرزا امر بیگ خاں خلف جمال بیگ خاں عرب، مغلپورے کی آبادی، سبزی منڈی جہاں ترکاری اور ہر موسم کے پھل مثلاً آم، کنار، انار وغیرہ فروخت ہوتے ہیں۔ اس کے قریب باغات جو روشن آرا، سرہندی، قدائی خاں

Marfat.com

قرح خاں اور چک بکرم وغیرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ باغات اور ان کے گرد بالہ بانے ہوئے نالے اور دائیں ہاتھ کی جانب شیش نہر شہر کی سمت میں بہہ رہی ہے مذکورہ منڈی (سبزی منڈی) سے ایک احاطہ شروع ہوتا ہے جو باغ درباز خاں[1] کہلاتا ہے۔ احاطے کے دروازے پر لکھا ہوا:

رباط و مسجدی باخانقاہ و آں دکاکیں ہم
نمودہ وقف کل درباز خاں بانی ایں گلشن
زمین طرف شمال و خانقاہ طرف مشرق ہم
علی الفقراء والتعمیر مصر نہائے ایں مسکن
اگر خواہی کہ از سال بنای او شوی آگہ
بود غلو تگہی احباب تاریخش شنو از من

اس کے آگے باغ جواہر خاں اور مسجد ۱۱۲۸ھ۔ مسجد میں پیشانی پر کندہ:

بدور شاہ عالمگیر عادل منبع احساں
کہ شد روئے زمین از فیض جودش رشک رضواں
برای ماندن آثار بہر راحت عقبیٰ
سرای مسجد و باغی بنا کردہ جواہر خاں
خرد جوں سال تاریخش تمنا کرد ہاتف گفت
سرا آباد و گلشن نیز مسجد قبلہ گیہاں

اس کے آگے ترپولیہ اور باغ محلدار خاں جو محمد شاہ بادشاہ کا ناظر تھا۔ ترپولیہ کے دونوں طرف یہ تاریخ کندہ ہے:

---

[1] درباز = آرکائیوز

بفضلِ خدا و رسولِ زماں — بنا کردہ ناظر محلّ دارِ ختاں
چناں رستہ بازار ترپولیہ — کہ ماند بدوران گیتی نشاں
ز ہاتف ندا آمدہ ایں چنیں — کہ با عشق ابد مستقل ایں مکاں ۱۱۲۱

اسی ناظر کے باغ کے دروازے پر کتبہ:

خداداد صد آرزو در جہاں — بنا گشت از فضلِ حق ایں مکاں
پئے باغ تاریخ گفتم عیاں — فدائی محمد محلدار خاں
بہ نذرِ خدا کردہ باغِ جناں — غلامِ نبی ناظر محلدار خاں

اس کے آگے باغ تیتی ل، باغ کاکواں صاحب، مبارک باغ جسے اب جرنیل صاحب اختر لونی ریزیڈنٹ دار الخلافہ نے تیار کرایا ہے۔ موضع سہی پور کے متصل کوٹھی نواب احمد بخش خاں۔ وہاں سے دو راہا ہے۔ ایک راستہ باغ تماشا مار کی طرف جاتا ہے جہاں دوراہا ہے۔ اسی باغ میں ریزیڈنٹ بہادر کی کوٹھی ہے اس باغ اور اس جگہ بنی ہوئی کوٹھوں کو صاحب چارلس صیا فلس مٹکاف بہادر نے تیار کرایا تھا۔ خاص لین کی چھاؤنی وغیرہ اور چند مکانات جو حال میں جرنیل صاحب بہادر (اختر لونی) نے اس باغ میں تعمیر کرائے ہیں۔ موضع سہی پور سے دوسرے راستے پر سرائے بادلی، وہاں سرکار کی پولس ہے۔ اس جگہ سے موضع نریلا تک چند دیہات۔ وہاں سے قصبہ سونی پت جو ایک قدیمی قصبہ ہے۔ قلعہ کے نیچے شہر کی آبادی کے متصل درگاہ امام ناصر الدین بن احمد شعرانی بن علی اور نقیبی بند و حضرت امام جعفر صادق صلٰوۃ اللہ علیہ واقع ہے۔ امام ناصر الدین اور میر ابراہیم ایک قبر میں مدفون ہیں۔ میر ابراہیم امام مغفور کے بھانجے تھے۔ دونوں صاحبان ایک ہی دن کفار سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ تاریخ کی رو سے ان کا احوال اور تاریخ وفات اس مصرع سے لفظ بود ند کا تخرجہ کرکے نکلتی ہے۔

بودند ابو محمد امام زماں ۲۳۵:

یہ رباعی مشرقی دروازے کے گنبد پر خط نستعلیق میں کندہ :

میر ابراہیم و ناصر الدین زماں　　نور دو جہاں دو چشم جسم ایماں
خوش طالع سونی پت کہ سعدین شد　　در برج نیکی مزار کردند قراں

اس کے متصل مسجد ہے جس کی شکست و ریخت کی مرمت بادشاہ غیاث الدین تغلق کے عہد میں ہوئی تھی جس کا مزار خواجہ قطب الدین میں ہے۔ مسجد کے اندر شہد اللہ انہ لا الہ آیت ہو الرحمن الرحیم تک۔ اس کے نیچے سورہ اخلاص۔ پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ پر آیت امن الرسول، علی القوم الکافرین تک لکھی ہوئی۔

قصبہ پانی پت قدیمی شہروں میں سے ہے۔ اس شہر میں بو علی قلندرؒ کا مزار ہے۔ شیخ چالیس سال کی عمر میں دہلی آئے، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی زیارت کی سعادت حاصل کی اور بیس سال علم صوری حاصل کرتے رہے جب جذبۂ الٰہی سرایت کر گیا، آئینہ باطن روشن و منور ہو گیا، تمام دنیادی کتابیں دریائے جمنا کے پانی میں پھینک دیں، سفر پر چل پڑے اور روم میں شمس الدین تبریزیؒ، مولانا جلال الدین رومیؒ اور اس علاقے کے دوسرے اولیاء کی صحبت سے خوب فیض اٹھایا۔ مختلف ملکوں کی سیر کر کے واپس آئے اور پانی پت میں قیام کیا اور وہیں عالم جاودانی کو رحلت کر گئے۔ مزار شریف کے دروازے کی چوکھٹ پر لکھا ہوا ہے۔

بہ زمینی کہ نشانِ کفِ پای تو بود　　سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

بالیں کی جانب ایک علیحدہ گنبد میں مبارز خاں کی قبر ہے۔ اس میں ایک سہ درہ دالان ہے جس کے ستون سنگ ... سے بنائے گئے ہیں۔ اس پر یہ ابیات کندہ ہیں :

مظہر نور و جلال است و جمال　　ہمچو عیسیٰ مردہ را بخشید رواں

Marfat.com

از مقرب خاں افلاطون دہر — خاں بن خاں ست رزق اللہ خاں[1]

بوعلی چوں بوعلی سیناش کرد — زاں شرف گشتہ ارسطوی زماں

تا بنا فرمود ایوانی چو خلد — ہر ستون سنگ محک در زیر آں

از خرد جستم خیال سال او — چوں طلای کیمیا کردم عیاں

سال تاریخ و بنالش در حساب — شد بہ والاجاہ رزق اللہ خاں

بوعلی قلندرؒ کی فاتحہ سہ منی کھانے پر دیتے ہیں جو جغرات اور گوشت سے تیار ہوتا ہے۔ درگاہ کے باہر نواب مقرب خاں کا مقبرہ ہے۔ تعویذ کے پتھر پر یہ لکھا ہوا:

قال اللہ تعالیٰ لا تقنطو من رحمت اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ہو الغفور الرحیم سینہ پر: لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

اس سے متصل شمس الدولہ کا مقبرہ ہے۔ دالان کی پیشانی پر لکھا ہوا:

شمس الدولہ نیکنام بنا کرد۔ دروازے کے سامنے وسیع چوک ہے جس کے اطراف میں نقار خانے کا دروازہ ہے جو بہت شکستہ اور بوسیدہ ہے اسے نواب شمس الدولہ لطف اللہ خاں صاحب تہور جنگ پانی پتی نے بنایا تھا۔ اس کے دالان کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔

در جہاں کوس شرف زد صادق۔ سنہ ۱۱۳۱ھ[2]

قصبے کے نواح میں بزرگوں کے دوسرے بہت سے مقبرے اور مزار ہیں۔ دارالخلافہ کے لاہوری دروازے سے: اس کے مقابل مسجد سرہندی جو قدیمی ہے اور سرائے مرحمہ اکرام۔ اس سرائے کے دروازے پر یہ تاریخ کندہ ہے:

---

[1] خان خانی خان لقب رزق اللہ خاں۔ آرکائیوز۔

[2] سنہ ۱۱۳۹ھ۔ آرکائیوز۔

Marfat.com

در دورِ شہنشاہ کرم بخش انام[1] | شاہ عالم کہ ہست اکرامش عام
سید بنوشت سالِ تعمیر سرای | امشب کرمی کن تسرای اکرام ۱۲۱۸

اس سرائے کے عقب میں قدیمی درگاہ جواب شاہ گنج کہلاتی ہے۔ چار س
صیافلس مسٹر مٹکاف صاحب بہادر کے حکم سے محمد حسن علی خاں کوتوال دہلی بر
ارادت اللہ خان ابن حافظ الملک نواب حافظ رحمت خاں بہادر مغفور س
ہتوطن بلدہ شاہجہاں پور کے زیر اہتمام یہ گنج آباد ہوا۔ وہاں سے دور اہے
ایک راستہ پہاڑی دھیرج، تیلی واڑہ، دہلی دروازے اور سبزی منڈ
وغیرہ کی طرف، دوسرا راستہ نئی عید گاہ کی طرف جاتا ہے۔ اس کے جنوب
میں موتیا کھان یعنی پانی کا جوہڑ ہے جسے لوگوں نے موتیا کھان کے نام سے معرو
کر دیا ہے۔ اس جگہ کا پانی بہت سفید اور میٹھا ہے اس کے پیچھے مغرب
کی جانب حبش پورہ جس میں سیدی حمید اور سیدی ریحان خاں کے مکا
اور ان کے والد گوہر خاں کا باغ واقع ہے۔ اس آبادی میں مسجد ہے جس
پر لکھا ہے[2]

ہر کس کہ نماز بخواند بایں سہ ارواح بہ بخشد و ہر کہ خدمت
ایں جا را قبول کند شرط ایں است چیزیکہ در سال از معنیٰ
پیند اشود اول عرس نواب معزالدولہ بکند چہاردہم رمضان
المبارک و عرس بی بی ارجمند خانم بکند ہفتم ماہ صفر و عرس نواب
کاظم خاں مرحوم ہفتم ماہ رجب اگر بریں شرط قبول کند و خدمت عمل
نکند بر و طلاق است و ہر روز چراغ ناغہ نشود و ہر شب جمعہ
شیرینی دیگہاسے فاتحہ کند و مالک ایں مسجد و چاہ میرزا احمدی
قلی خاں خرچ و اخراجات در قبض و تصرف او شاں است۔

---

[1] امام : آرکائیوز [2] وسیل۔ آرکائیوز

Marfat.com

اس کے آگے چوکی سایہ جو بڑکی چوکی کہلاتی ہے۔ اس سے متصل ایک پہاڑ ہے جس کا نام کالا پہاڑ ہے۔ اس جگہ ہندوؤں کی پرستشگاہ دیتلا کا مندر ہے۔ اس کے آگے سرائے روح اللہ خاں جہاں پولس کی عمارت ہے اور چوکی بیلواڑہ بہادر گڑھ، وادری، سانپلہ، روہتک، ماہم، ہانسی

شہر پناہ کے لاہوری دروازے کے اطراف میں جنوب کی جانب راستہ ہے اور پرانی عیدگاہ کے متصل جو شاہ گنج کے نام سے معروف ہے حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درگاہ واقع ہے۔

درگاہ کے احاطے کے جنوب رویہ دروازے پر لکھا ہے:

١٠١٢

سال تاریخ وصال خسروی[1] ۔۔۔ فی الیدیہ نقش بند وقت گفت

درگاہ کے اندر مزار کے بالیں کی دیوار پر جو چراغدان کے طور پر ہے، شاہ عابد کا تصنیف کیا ہوا یہ قصیدہ لکھا ہوا ہے۔

قبلۂ ارباب معانی کعبۂ اصحاب دین ۔۔۔ مظہر فیض الٰہی صاحب علم الیقین
حامیٔ دین نبی اکمل امام المتقین[2] ۔۔۔ مورد فضل گرامی آل ختم المرسلین
کاشف اسرار مطلق واقف عین الیقین ۔۔۔ محو ذات اقدس بد باللہ بالیقین
غوث اعظم عروة الوثقیٰ زرب العالمین ۔۔۔ قطب ارشاد جہاں ہم معنی حق الیقین
کامل عالی طریقہ رہبر راہ متین ۔۔۔ بحر عرفان الٰہی مقتدائی العارفین
راضی و مرضی حق بر ذات شان او مبین[3] ۔۔۔ ایں کرامت یافت[4] از محبوب رب العالمین
نور تابید برجبینش تافت از حق الیقین[5] ۔۔۔ شد زمین تینش روشن قلوب المومنین
کی توانم گفت مدح آں خلاصہ واصلین ۔۔۔ ہست ذات خواجہ باقی رحمت للعالمین
خواجگی امکنہ بشد مرشد آں شاہ دین ۔۔۔ لیک بد شرب اویس و ہم نبا احرار دین[6]

---

[1] خبروی ۔ آرکائیوز
[2] المتقلین ۔ آرکائیوز
[3] تہین ۔ "
[4] ہست "
[5] المنلین "
[6] برسد "

Marfat.com

چوں بکمالش وصل دایم بود معنی دلنشین — شد وصال غیب او آخر بعبــــرا بعی
وال ز ہجرت بعد الف اثنا عشر بودہ سنین ۱۰۱۲ — از وفات قطب دوران تکیہ گاہ مسل
ہر کہ آمد بر مزارش از سر صدق و یقین — حاجتش گردد روا ہم مقصد دنیا و د
عاجز و عاصی بدرگاہش ہمی آید جبین — تا بیابد نظر رحمت ہم نجات یوم د
باد نازل رحمت رضوان رب العالمین — بر محمد خواجہ باقی ز اولیای مقبلیں

مزار کے پائیں کی طرف جاں نثار خاں کی قبر ہے۔ جن کا شہر بن چھتہ ہے۔ تو
کے گرد لکھا ہے۔

واللہ سبحانہ حضرت سید سلطان خواجہ احمد یسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
خواجہ ابو المکارم عرف جاں نثار خاں بہادر عالمگیری بن خواجہ بابا بن خواجہ شا
مولانا ترکستانی سجادہ نشیں اولاد سنہ ۱۱۲۱

فاطمہ خانم کی قبر کے تعویذ پر لکھا ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم
رحلت چوں کرد فاطمہ خانم کہ بود دا — امیدوار بخشش و انعام فاطمہ
کردیم از سروش ز تاریخ آں سوال — گفتا نجات یافتہ ز انعام فاطمہ [1]

شاہ نظام الدین کی قبر کا کتبہ جو مرقع عہد میں دار الخلافہ (دہلی) کے صوبیدار تھے
زبدۂ ارباب عرفان قطب کامل غوث دہر — آنکہ یزدانش نظام الدین احمد نام گفت
واصل خلد بریں گردید و سید سال آں — جای آں خلد بریں شد از سر الہام گفت [2]

اور وہاں مسلمانوں کا قبرستان ہے اور عبد الاحد خاں کی قبر، نواب سلیمان خاں ۱۱۲۲
مرحوم کی قبر، مرزا شاہ عابد کی قبر اور شاہ نظام الدین مرحوم کی بنائی ہوئی مسجد
جس کے تینوں ستون سنگ ابر کے بنے ہوئے ہیں۔ اس قسم کا پتھر اس ضلع میں
نایاب ہے۔

سلہ ۱۱۴۷ - آرکائیوز
سلہ ۱۱۳۴ "

Marfat.com

شہر پناہ کی قراشخانہ کی کھڑکی سے : اس کے روبرو فقیر کا تکیہ اور قدم
ریف کا راستہ ہے۔ راستے کے بیچ میں ایک ویران مسجد ہے۔ اس باغ کے
متصل باؤلی تھی جس کے بیچ میں اب سڑک جاری ہے۔ جنوب کی طرف کمبل
شوں کے مکانات اور قبرستان ہے جو محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں تھے۔ میاں
سن رضا وغیرہ کا تکیہ، حضرت امام حسینؑ کے پنجے کی عمارت، عارف حسن فقیر رسول
ناہی کا تکیہ جہاں ایک گنبد ہے۔ اس میں ایک قبر ہے۔ تعویذ کے گرد کندہ:

نتند بے دریغ دریغا ز کشتنش — خلقی زماتمش شدہ در شور و در فغاں
س شہ جواں بصورت و سیرت شجاعتی — ابدل چہ تیر ازیں جا آں جہاں
اگہ رسید تیر قضا بر سرش ببیں — از کاسہ شہادت شربت چشید آں
ریخ رفتنش ز خرد خواستم بگفت — بشمار گو کہ حیف جوانی حسین خاں
۹۴۷

تعویذ کے سینے پر آیۃ کل من علیہا فان آخر تک۔ گنبد کے گرد اسم اللہ کندہ۔
س کے متصل میدان میں کشتی ہوتی تھی۔ جو جھگڑے اور فساد کی وجہ سے صاحب
ہادر کے حکم سے اب موقوف ہو گئی ہے۔

وہاں سے کوٹلہ شریف جو فیروز شاہ کا بنوایا ہوا ہے۔

درگاہ قدم شریف: رسول کریم صلعم کے قدم شریف کی تشریف آوری
کا حال یہ ہے کہ تقریباً پانچسو سال قبل قدیم شریف مخدوم جہانیاں جہاں
گشت مدینہ منورہ سے لائے تھے۔ احمد برنی[1] کے تصنیف کردہ رسالے سے
جو معتبر استادوں میں سے تھے، یہ حال درج کیا جاتا ہے۔

ترا عزت ز تاج و تخت شاہی — مرا عزت زخاک پای درویش
الٰہی احمد بیچارہ دل را — بدہ مکنت[2] زخاک پای درویش

---

۱ عربی۔ آرکائیوز
۲ کیف مشت۔ آرکائیوز

Marfat.com

جب سلطان (محمد تغلق) کی وفات کے بعد فیروز بن رجب، بادشاہ ہوا جس کا صلحا اور مشائخ میں بہت اعتقاد تھا۔ وہ حضرت سید السادات مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا مرید ہو گیا۔ اس نے حضرت کو خلفائے مصر سے جامہ خلافت حاصل کرنے کے لیے جانے کی زحمت دی اور ان کے ہمراہ تحفے، نوادر اور ہدایہ روانہ کیے۔ قطب الاقطاب شیخ العلما، افضل الاولیا، سراج المتقین، شمس العارفین زبدۃ العاشقین قدوۃ المحققین صاحب الشرع والدین مظہر اسرار ربانی و مصدر انوار سبحانی بندگی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین محمد قدس سرہ العزیز دہلی سے روانہ ہوئے۔ انہوں نے خشکی دریا کوہ و ہامون اور جو کچھ روئے زمین پر ہے اس کی سیر کی ہے، سات بار حج اکبر کیا اور کوئی دیار نہ چھوڑا۔ جہاں عجائبات دیکھے، انھیں لکھ لیا چنانچہ آسمان میں سورج تک گئے اور کہا کہ اے زمین کے بزرگ اسلام علیک۔ سورج نے جواب دیا وعلیک اسلام اے صراط المتقیں کے ہادی۔ اسی لیے اس کی چمک سے ان کا رنگ مبارک سبز ہو گیا۔ جب واپس لوٹے حج کے لیے مکہ معظمہ گئے۔ زیارت کر کے حج کا فریضہ ادا کیا اور سیر کرتے ہوئے زیارت کے لیے مدینہ شریف میں روضۂ مطہرہ میں گئے۔ انہوں نے حاجبوں کو دروازہ کھولنے کا حکم دیا تاکہ وہ زیارت کر سکیں۔ انھوں نے کہا کہ غیر موسم ہم دروازہ نہیں کھولتے، اگر سرور کائنات کی آل پاک میں سے کوئی آجائے تو دوسری بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں آنحضرت کی آل پاک میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ سرور کائنات کی اولاد کی رنگت سبز نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ میری رنگت آفتاب کی شعاع سے سبز ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں اس بات کا یقین نہیں آتا۔ آپ نے کہا اچھا سب علما، اکابر اخلفا اتقیا اور صلحا روضہ متبرکہ کے دروازے کے گرد در مبارک کھولنے کی غرض سے آجائیں۔ جب وہ لوگ قریب آگئے تو ان میں سے ہر ایک نے تین مرتبہ کہا: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔

Marfat.com

کوئی شخص جواب سے مشرف نہ ہوا۔ جب حضرت مخدوم کی باری آئی تو آپ نے پہلے وضو تازہ کیا، دو رکعت نماز پڑھی اور بلند آواز میں کہا: الصلوٰۃ والسلام علیک یا احسن ولدی۔ قفل گر پڑا اور دروازہ کھل گیا۔ فارسی زبان میں حکم صادر ہوا کہ اے مخدوم جہانیاں جہاں گشت آ جا۔ جب آپ اس خطاب سے مشرف ہو گئے تو تمام اہلِ مدینہ بڑے افسوس سے کہنے لگے کہ اے مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہمیں معاف کر دیجیے کیوں کہ ہم ناواقف تھے۔ سب نذرانے لے آئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ لی۔ اس کے بعد وہاں کے خلیفہ حضرت صلعم کے قدم مبارک لائے تاکہ آپ زیارت کریں۔ حکم کے مطابق آپ آنحضرت صلعم کے قدم مبارک اور جامہ خلافت لے کر ہندوستان کو واپس روانہ ہوئے۔ نقش قدم مبارک کے خادم شمس الدین اور حاجی محمد بھی آپ کی ملازمت اختیار کر کے وہاں سے رخصت ہو گئے۔

مدت کے بعد مخدوم دہلی کے قریب پہنچے۔ سلطان فیروز (تغلق) اکابر اور اشراف کے ساتھ پیشوائی کے لیے دس کروہ تک گیا اور اپنے سر پر (قدم شریف) رکھ کر واپس پلٹا۔ جب وہ پیدل چلتے چلتے تھک گیا تو ان بزرگوں نے جو اس کے ہمراہ تھے ان کو چنڈول میں سوار کرا دیا اور وہ قدم شریف کو سامنے رحل پر رکھ کر فیروز آباد لے آیا۔ اس نے بہت سا روپیہ فقیروں کو شکرانے میں دیا اور مسکینوں کے وظیفے مقرر کر دیے۔ اس نے ختم قرآن کا ثواب اور بہت سے نفلوں کا روح مطہر کو ہدیہ بھیجا اور وصیت کی کہ میری وفات کے بعد اسے میرے سینے پر رکھ دیا جائے۔ ایک سال کے بعد مخدوم نے خواب میں دیکھا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ میرا قدم کس وجہ سے معطل رکھا ہوا ہے؟ سلطان فیروز شاہ تغلق اس فکر میں تھا کہ کیا کرے؟ وہ ایک دن حوض کی سیر کے لئے باہر گیا، اس کا نبیرہ فتح خاں سلام کرنے کے لیے آیا۔ سلطان اس کی بیتی کی وجہ سے قریب

Marfat.com

بہت شفقت کرتا تھا۔ اس نے فرمایا کہ آج خزانے جا کر تو جو چاہے سے لے۔ وہ خزانے میں آیا، جواہرات وغیرہ دیکھ رہا تھا کہ اچانک قدم شریف کا نور نظر آیا اس نے صورت حال معلوم کی۔ غرض شہزادے نے کوئی چیز نہ لی اور واپس آ گیا۔ سلطان نے فرمایا۔ تجھے کیا پسند آیا؟ اس نے عرض کیا؟ مجھے جو پسند آیا ہے ابھی لیکر آتا ہوں اور وہ قدم کو سر پہ رکھ کر لے آیا۔ سلطان حیران رہ گیا اور بولا! بابا، میرے بیٹے ہیں کیونکہ میں عمر رسیدہ ہوں۔ اگر تجھے یہ پسند ہے تو یہ شرط ہے کہ اگر تو پہلے مر جائے تو یہ دولت تجھے نصیب ہو اور اگر میں (پہلے) وفات پا جاؤں تو اسے میرے سینے پر رکھ دیں۔ فتح خاں، رشید، عالی فہم اور عالی سعادت نوجوان تھا، بولا چونکہ پہلے غلام کا نام آپ کی زبانِ عالی سے ادا ہوا اس لئے مجھے امید ہے کہ یہ سعادت مجھے نصیب ہو گی کیونکہ یہ کہا جاتا ہے کہ جب سرورِ کائنات سواری کا ارادہ کرتے تھے تو ایک بوڑھی عورت سے دریافت کرتے تھے کہ فتح مجھے نصیب ہو گی یا میرے دشمن کو؟ بوڑھی عورت اسی لفظ مبارک کو نقل کر لیتی تھی اور جو کچھ زبانِ قدسی سے پہلے آتا وہی التماس کر دیتی۔ غلام بھی خداوند عالم کی بات کو اپنے حق میں نقل کر رہا ہے۔ سلطان نے سوچا کہ میں بوڑھا ہوں اور وہ جوان ہے، اب یہی عہد درمیان رہے، دیکھیں پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے؟ چنانچہ اسی شرط پر قرار ہو گیا۔ کسی سبب سے فتح خاں فوت ہو گیا، سخت ماتم ہوا اور وعدے کے مطابق سرورِ عالمیاں ﷺ کا قدم اس کے سینے پہ رکھ دیا گیا۔ سرکار میں جو کچھ تبرکات تھے وہ بھی اس کی قبر میں رکھ دیئے گئے۔ مسجد، مدرسہ عالی، وسیع کنواں اور عمارت کا حصار بنانے کا حکم ہوا اور بادشاہ کی سرکار میں جتنا بھی آبِ زمزم تھا وہ اس جگہ ڈال دیا گیا۔ ایک پتھر کا برتن بنایا گیا۔ اس میں دس من مصری ڈالی جاتی اور لوگوں کے لیے بہت سا کھانا مقرر کر دیا گیا اور باون گاؤں اور زرریح خاص کا باغ جس میں مختلف قطعات شامل ہیں جن میں سے بعض کی تفصیل فرمانِ فیروزی میں ہے، وقف

Marfat.com

کر دیئے گئے۔ وقف نامہ پر مہر اور علمائے عظام و مشائخ کرام، قضات اسلام اور رئیسانِ ممالک کی سندیں لگا کر ماہ صفر سنہ ۹ھ میں اسے تیار کیا گیا اور خادموں کے سپرد کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں قطب عالمیاں مخدوم جہانیاں نے دوسری جگہ علیحدہ دستخط کئے ہیں۔ سلطان فیروز تغلق نے اس پر اپنے دستخط کئے۔ مولانا شاہ امین نامی ایک حافظ اور عالم عامل کو جو شہزادے کے استاد تھے اس کی والدہ کے التماس کے مطابق اس جگہ کا مدرس اور متولی مقرر کیا گیا اور یہ حکم ہوا کہ آمدنی متفقہ طور پر باہم تقسیم کیا کریں اور خدمت گاری کے لوازم بجا لائیں۔ اس کے بعد سلطان فیروز تغلق ۲۳ سال زندہ رہا۔ آخر ۱۳ رمضان ۹۰ھ کو اس کا انتقال ہو گیا اور وہ حوض کے کنارے دفن ہوا۔ بعض تاریخ میں فتح خاں کو فیروز شاہ کا اصلی بیٹا لکھا گیا ہے۔ چنانچہ فیروز شاہ تغلق کے بعد فتح شاہ کا لڑکا چند دن بادشاہ رہا تھا۔ یہ تغلق شاہ غیاث الدین تغلق شاہ اور محمد تغلق شاہ کے سوا عادل مشہور رہے۔ واللہ اعلم

قدم شریف تیسرے دروازے پر جو نقار خانے سے متصل ہے ایک ذرے لکھا ہوا۔ درگاہ شریف کے مجرے کے دروازے کی پیشانی کے اندر لکھا ہوا:

رہی گم تواں رہنمای محمد ۔۔۔ ہدایت دہندہ ہدای محمد
خوش آں ۔۔۔ مدرسہ منبر بارگاہ کہ ۔۔۔ کہ ددوی نباشد رثنای محمد
شکستہ دلاں را شدہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ دوای محمد
عرش گشتہ در زیر پای رسلم ۔۔۔ براں کو شدہ خاکپای محمد
منم از سگان سگ کوی او ۔۔۔ شدہ شیر دال ۔۔۔ محمد

عرف شیر دال خاں ابن ۔۔۔ خاں ۔۔۔ ارلی بود۔ تیار ۔۔۔

لہ خدای۔ آرکائیوز

ربیع الثانی ایں ابیات را در تحریر آوردہ یہ ۱۰۸۲ھ

قدم مبارک کے گرد سنگِ مرمر کا کٹھرہ حوض کی مانند لگا ہوا۔ مزار کے حوض میں شیر و شکر، گلاب اور پھولوں کا پانی رہتا ہے۔ یہ پانی لوگ بطور تبرک پیتے ہیں:

اے نعمت آسی کے پیئے سے نجات ہے ۔ پانی قدم شریف کا آبِ حیات ہے

دہاں بزرگوں کی قبریں ہیں۔ اس کے باہر مسجد سے متصل ایک بنگلہ۔ اس کے اوپر لکھا ہوا: علاءالدین بنگلہ ہے متصل مزار ہے۔ قبر پر املی کا پیڑ ہے اس پیڑ کی شاخوں پر عورتیں کانچ کی چوڑیاں لٹکا دیتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حاجتمند مراد مانگتا ہے۔ اگر عنایت الٰہی سے اس کی مراد پوری ہو جائے تو انکی نیاز کے لیے کھانے کا چوبہ اور چوڑی کا جوڑا لایا جاتا ہے۔ نقار خانے سے متصل شاہ عبداللہ بخاریؒ کا مزار ہے کوٹلہ کے باہر شہر کی جانب نہر دونوں کا تالاب، مسلمانوں کا قبرستان، مدرسہ خانہ اور کالی مسجد، قدم شریف کا ایک شاہجہاںؒ کا بنوایا ہوا ہے۔ اس کے اندر لکھا ہوا: لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ماہ ربیع الاول کی پہلی تاریخ سے بارہویں تک لوگ شہر اور نواحی علاقوں سے بڑی تعداد میں اس درگاہ میں آتے ہیں۔ فقرا اطراف و جوانب کے علاوہ دور دور سے آتے ہیں اور بارہ دن تک آتے رہتے ہیں اور عقیق کے نگینے وغیرہ بیچتے ہیں۔

اجمیری دروازے سے متصل نواب غازی الدین خاں کا مدرسہ۔ اس کے عقب میں نواب امین الدین خاں اور ان کے لڑکے نواب قمر الدین خاں وزیر محمد شاہ کا مقبرہ ہے۔ سنگِ مرمر کے چبوترے پر دو قبریں ہیں۔ نواب امین الدین خاں کی قبر کے تعویذ پر اوپر کو چاروں طرف لکھا ہوا:

لہ دل: آرکائیوز ۔ لہ شاہجہاں: آرکائیوز

Marfat.com

ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الملک القدوس السلام المومنون من المھیمن العزیز الجبار المتکبر۔ سبحان اللہ عما یشرکون ہو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یا ارحم الرحمن الرحیم یا ذی الجلال والاکرام یا رفیع یا شفیع یا سمیع یا کریم یا علیم یا حلیم الہم عفر اغفر ذنوبی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم خذہ سنتہ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض الذی عندہ یشفع الا ذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشی علم الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یودہ حفظہما وہو العلی العظیم۔ یحیی ویمیت۔

سرہانے کے پہلو پہ: اللہم اغفر لی ذنوبی۔ دونوں پہلوؤں پر آیت الکرسی لکھی ہوئی۔

بخاک تیرہ ہستی کہ زخت رنگ ثبات
چہ اعتماد کند کس بگردش ایام
امین دین محمد کہ مہر رایت او
گرفت ہمچو خور از صبح شرق تا در شام
چو روح طیب او شد رواں بخلد بریں
گرفت جا چہ عزیزاں بصدر بزم کرام
خرد بسال وفاتش بیان واقع گفت
وزیر شاہ نشاں بود حامی اسلام

دستور زمانہ اعتماد الدولہ　　آراستہ دیں سوی خلد شتافت
روحش برحمت الٰہی پیوست　　پیوستہ برحمت است تاریخ وفات

خداوندا بہ تعظیم پیمبر
بہ بوبکر و عمر عثمان و حیدر

Marfat.com

بخاتونِ ہمیسر یاد وفرزند
بہ بخشاید بایں در روز محشر
کتبہ محمد افضل غفرلہ

سرہانے کے پہلو پہ: اللھم اغفر شفرلی ذنوبی۔ دونوں پہلوؤں پر آیتہ الکرسی لکھی ہوئی۔

اس کے آگے انگشت فروشوں کی منڈی، جناب مولوی فخرالدین صاحبؒ کا مدرسہ جہانگیر گنج میں بقالوں کی دکانیں، ٹیک چند کی دوکان، پان کی منڈی اور بادشاہی سپاہیوں کے پہرے کی عمارت ہے۔ اس کے بعد جہانگیر گنج کا دروازہ اور اس کے باہر فتح شاہ گنج ہے جو پہاڑ گنج کہلاتا ہے۔ وہاں ذریعہ بازان، شکرتری کی منڈی، صابن کی منڈی، گڑ کی منڈی اور دوسری چیزیں ہیں۔ بقالوں کی دوکانیں، کشن چند صراف کی دوکان اور دوسرے اہل حرفہ کی دوکانیں، باؤلی، تھانہ پولیس سرکار متعلقہ سرائے بسنت جو تھانے کے سپاہی روپ چند پنڈت کی کوشش سے صاحب عدالت کے حکم کے مطابق میری معرفت اینٹ اور گارے سے اب تیار ہوئی ہے۔ اس سے متصل پکی گڑھی ہے۔ چنانچہ یہ اسنے زمانے میں وہاں کچہری کروڑہ ہوا کرتی تھی، محلہ ملوک[1] محلہ کھاٹی لدو، کٹڑہ باسدیو، کٹڑہ زنجبیل وغیرہ محلے، پھاٹک مصری خاں جہاں رعایا کا مسکن ہے حضرت سید حسن رسول نماؒ کی درگاہ قبر میں ۲۲ شعبان کو ان کا عرس ہوتا ہے۔ ان کی درگاہ کے احاطے کے سرہانے کی دیوار پر لکھا ہوا:

حسن رسول نما امتخار آل حسین   اویس قرنی ثانی و ثالث حسنین
۱۱۰۳ھ

اس کے عقب میں شمال کی جانب فقیر کا تکیہ، پنچکوٹیاں، موتیا کھان کی

---

[1] بلبولہ۔ آرکائیوز   [2] گیانی آرکائیوز

Marfat.com

راستہ اور پہاڑی۔ پہاڑی پر محل ہے جو محل بولا کے نام سے مشہور ہے مگر غلط العام میں اسے بھولی بھٹیاری کا محل کہتے ہیں۔ بعض تواریخ میں اسے دیول دانی کا محل لکھا گیا ہے اور اس کا قصہ کتابوں میں مشہور ہے۔ وہاں بھادوں کے مہینے کے شروع میں تیج کے روز سلونوں کی چھڑیاں گاڑی جاتی ہیں اور شہر کے لوگ سیر کے لیے آتے ہیں اور خاکروبوں کے لال بیگ۔ گوگا اور جوگیوں کی چھڑیاں ایستادہ کی جاتی ہیں۔ دو تین دن تک لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ وہاں سے جنوب کی طرف گلابی باغ جہاں رونگا رنگ پھول کھلے رہتے ہیں۔ اس کے آگے محمد یار خاں کا باغ اور پہاڑ کے دامن میں تال کٹورہ کی شاہی آبادی۔ وہاں سے جے سنگھ پورہ کی آبادی۔ اس کے نواح میں پارس ناتھ کا مندر ہے جو سراوگیوں کی پرستشگاہ ہے۔ اسے سنگھ جی صاحب نے بنوایا تھا۔ منڈی پد ھارت[1] کا تالاب، مشرقی جانب آبادی، جس کا حال لکھا جا چکا، ہنومان جی کا مندر، باوئی چوکی سایہ، جنتر منتر کی عمارتیں جنھیں اعلیٰحضرت فردوس آرامگاہ محمد شاہ نے بنوایا تھا۔ جنتر منتر سے متصل ہندوؤں کی پرستشگاہ ہے جہاں سال میں دو مرتبہ تین تین دن تک ششماہی میلہ لگا کرتا ہے اور شہر کی خلقت آتی ہے۔ جے سنگھ پورے سے دو راستے گئے ہیں۔ ایک رکاب گنج کی طرف جہاں سکھوں کے گرو کا دہرہ ہے۔ مالچہ کا راستہ سرائے بسنت، محرم نگر، سرائے سنبھال، موضع مواسن، چوہدر مقتبہ سرائے اللہ وردی، ضلع گوڑگانواں جہاں کمپنی کی فوجوں کی چھاؤنی ہے اور دہلی سے بارہ کروہ کے فاصلے پر ہے۔ اس سے آگے میر سروکی گڑھی۔ وہاں سے دو کروہ کے فاصلے پر ضلع پٹودی، وہاں سے آدھ کروہ کے فاصلے پر پہاڑی وہاں سے تین کروہ کے فاصلے پر چھاؤنی کھاندا اوس۔ جنوبی ضلع کے صاحب عدالت کا بنگلہ، صاحبانِ عالی شان کی دو مری کوٹھیاں اور انگریزی پلٹن کی چھاؤنی۔

---

[1] اندھارت : آرکائیوز

Marfat.com

جے سنگھ پورہ سے دوسرا راستہ خواجہ صاحب خواجہ قطب الدین
کی طرف جاتا ہے۔

ترکمان دروازے کے باہر سے: شہر پناہ کی فصیل کے نیچے مقبرہ علی شاہ اور شاہ نظام الدین کا باغ جواب ویران ہے۔ خواجہ ناصرؒ اور خواجہ میر دردؒ کا مقبرہ ہے۔ خواجہ ناصرؒ صاحب کے مزار کے سرہانے کی دیوار پر اس صورت میں کندہ ؛

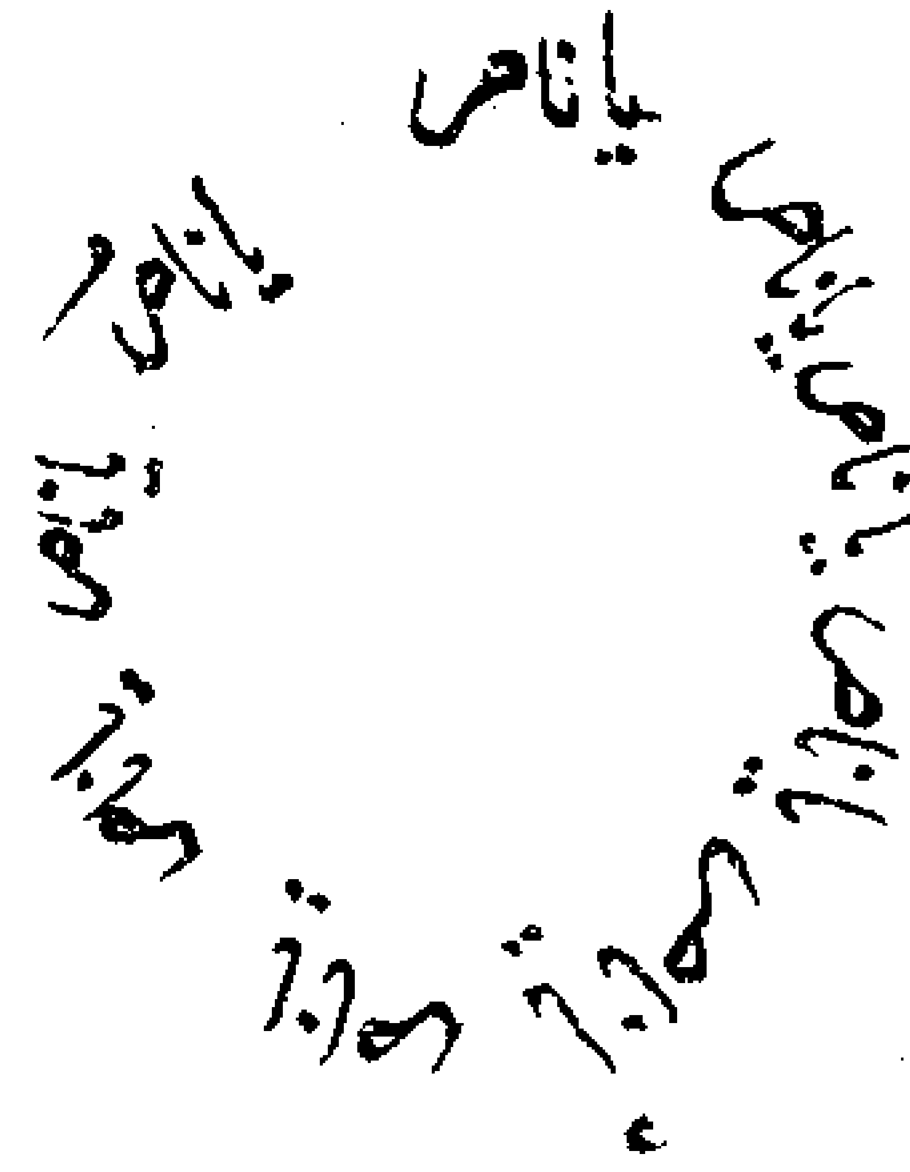

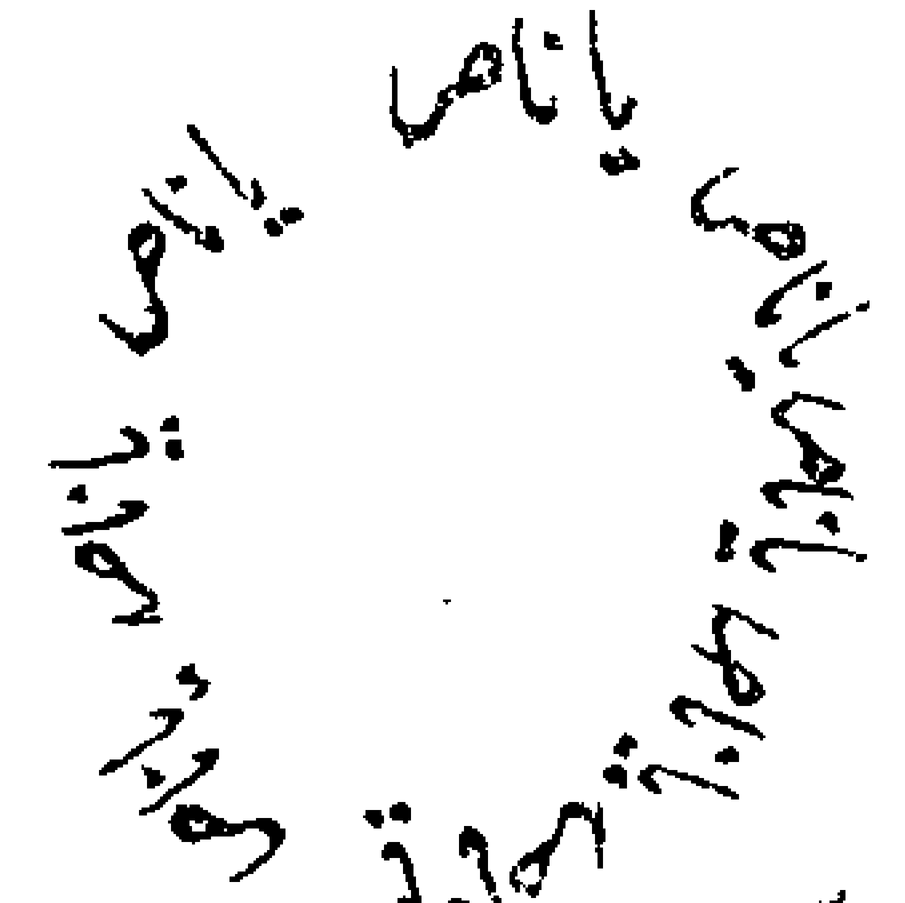

اللّٰھم صلی علی محمد و آل محمد و بارک و سلم

محبوب خدا خواجہ محمد ناصر — حق رہنما خواجہ محمد ناصر
ہادی و شفیع و دستگیر ہمہ جا است — در ہر دو سرا خواجہ محمد ناصر

اللھم انصر من نصر دین محمد۔ امیر المحمدین الخالصین ناصر الملۃ والدین محمدی المتخلص بہ عندلیب علیہ التحیات۔ ولادت ۲۵ شعبان وارث علم امامین ہوئی ۱۱۰۵ سنہ رحلت یوم ثلثیہ معہ العصر ع قریب شام دویم ماہ شعبان شریف ٦٢

Marfat.com

نوزدہم ذیقعدہ روز سہ شنبہ ۱۱۳۳ھ عمر شریف ۶۶ رحلت ۲۴ صفر یوم جمعہ قبل صبح صادق. طغرا یا ناصر ایدنا اللہ بنصرہ سرک وقدسنا ببرکہ برکہ مصر

خورشید ضمیر خواجہ میر درد است ہم بدر منیر خواجہ میر درد است

ہم میر و فقیر خواجہ میر درد است ہم مرشد و پیر خواجہ میر درد است

رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنا رضا امین

خواجہ میر اثر کے سرہانے کا کتبہ:

ازبسکہ غلام خواجہ میریم اثر زیر اقدام خواجہ میریم اثر

از رحمت حق زندہ جاوید شویم ہرگاہ بنام خواجہ میریم اثر

انا للہ وانا الیہ راجعون و بغانہ[1] رضوان و بلعابہ راعو

مقبرے کے سرہانے کی جانب سرخ پتھر کی لوح پر کھدا ہوا۔ عمل اصغر

ایں ارض مقدس است بس پاک بود رشک عرش و نجوم افلاک بود

ازبس زکرم داشتہ تشریف شریف نقش قدم صاحب لولاک بود

حسن البشر بخصالہ صلوا علیہ و آلہ

رفع القدر بکمالہ شرف البحر بجمالہ

مسجد کی محراب پر لکھا ہوا: عدیل قبلہ حقیقی کعبہ تحقیقی ۱۲۱۴ھ

ترکمان دروازہ اور دلی دروازے کے درمیان باہر کی طرف مقبرہ نواب غازی الدین خاں، خواجہ سلطان کی حویلیاں، رتی کی باؤلی، تھان اور تکیہ ڈ ۔ ۔ ۔ ایک گنبد کے کھنڈروں میں ہے۔ اس میں شیخ محمد علی کی قبر ہے۔ تکیہ ڈ ۔ ۔ کے نام سے مشہور کر دیا ہے اور مکانات کو مہندیوں کے نام سے اور قبرستان ۔ ۔ ۔

---

[1] برضانہ راضون۔ قلمی [2] راجعون۔ آرکائیوز
[3] محذوف۔ قلمی

Marfat.com

ولی اللہؒ صاحب جو حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے والد ماجد تھے اس کے ساتھ ہی مولوی رفیع الدین صاحب، مولوی عبدالقادر صاحب رحمتہ اللہ علیہم کے مزارات، صاحب عدالت فوجداری کا مجوزہ جیلخانہ، پرانی دہلی کا لال دروازہ۔ اس سے متصل کوٹلہ فیروز شاہ جہاں پتھر کی ایک لاٹھ گڑی ہوئی ہے۔ اس پر حروف کھدے ہوئے ہیں جنہیں اس علاقے میں کوئی نہیں پڑھ سکتا۔ اس کے علاوہ شاستروں کے حروف بھی ہیں ان کا صرف اس قدر ترجمہ ہو سکا:۔

سری بکر ماجیت سمبت ۱۲۲۰ / ۱۲۰۲ بیاکہ سدی پندرس روز دوشنبہ سوم دن لکھی بشن داس نراین شاہ بہادر معین الدین کیخود اوغر دراز مقیاس عرض

حرف اس طرح لکھے ہوئے ہیں:

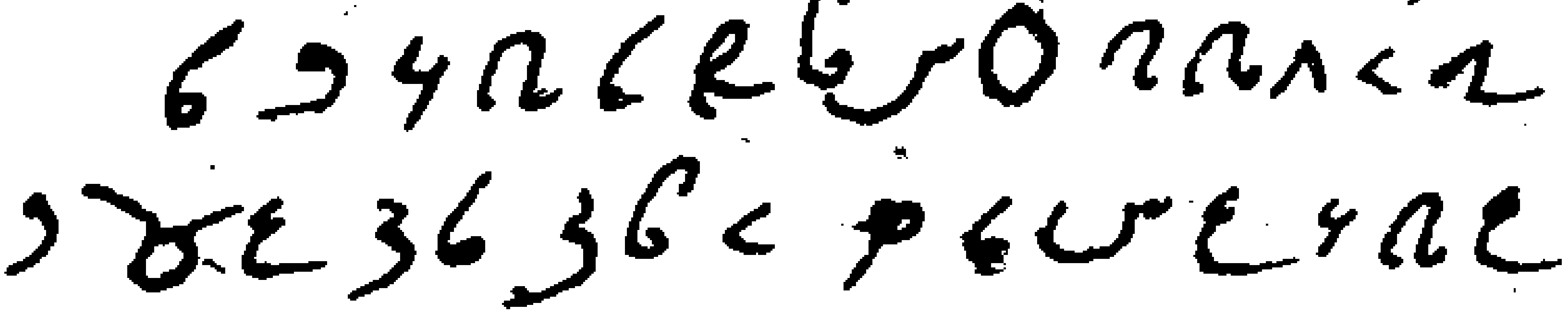

ان پتھروں کی حقیقت جو فیروز شاہ کی لاٹ کے نام سے مشہور ہیں اس طرح ہے کہ کمایوں پہاڑ کے پاس جو ہندوستان کے شمالی پہاڑوں میں سے ہے یہ دونوں پتھر پڑے ہوئے تھے۔ ہندوؤں کا کہنا یہ ہے کہ ان کے ایک اوتار جن کا نام معلوم نہیں، ان پتھروں کی پرستش کے لیے جاتے اور دور دراز علاقوں سے ہر دوار کے میلے کے طور پر جمع ہو جاتے تھے اور ان کا کہنا تھا کہ اگر کسی نے ان پتھروں کو اٹھایا یا ہلا دیا تو قیامت آجائے گی۔ فیروز شاہ نے یہ حال سن کر اس بات کو غلط ثابت کرنے کے لیے دونوں پتھروں کو زمین میں زلزلے کے جھٹکے پیدا کر کے جگہ جگہ سے توڑ دیا اور دوسرے کو کوٹلہ میں جہاں وہ اب موجود ہے نصب کر دیا۔ اس بادشاہ کے عہد تک گھڑیال کا رواج نہ تھا۔ اسے فیروز شاہ نے منگوا کر شروع کرایا۔ مقیاس بھی نہ تھا جس سے سورج کی کرنوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

Marfat.com

اس کے آگے ریتی میں حویلی حبابت خاں۔ وہاں سے گلی خضر خاں۔ مشرقی جانب مقبرہ شیخ محمد۔ اس مقبرے کے دروازے پر لکھا ہوا ہے:

قطب زمانہ[1] شیخ محمد ازیں سرائے بر داشت دل شتافت سوی عالم بقا
تاریخ گوگشتن او در[2] وصال حق گفتا وصال عاشق و معشوق اکرما

وہاں سے ایک کروہ کے فاصلے پر پرانا قلعہ ہے جس کی بنیاد بابر بادشاہ کے عہد میں پڑی اور تکمیل ہمایوں بادشاہ کے عہد میں ہوئی۔ اس کا نام دین پناہ ہے۔ اس میں شیر شاہ کے زمانے میں بھی کوئی چیز تعمیر ہوئی۔ وہاں مسجد کے باہر ایک برج ہے جسے لوگ شیر منڈل کہتے ہیں مگر وہ شیر منڈل نہیں ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ ہمایوں بادشاہ نے ستارہ سہیل اور دوسرے ستارے دیکھنے کے لئے بنوایا تھا۔ چنانچہ ایک روز وہ ستارہ سہیل دیکھنے کے لئے چھت پر چڑھا تھا کہ مغرب کی اذان کان میں پڑی۔ اذان کی تعظیم کے لئے اپنے عصا اور ہاتھ پر زور دیکر اٹھنا چاہتا تھا کہ اچانک بے ساختی جو وہ پہنا ہوا تھا۔ اس کے پیر میں الجھ گئی۔ وہ چھت سے گرا اور مر گیا۔ چنانچہ اس کی یہ تاریخ وفات مشہور ہے: ہمایوں بادشاہ از بام افتاد۔

قلعہ میں جو جامع مسجد ہے اس میں پانچ در ہیں۔ جنوب کی سمت کے در پر سورۃ الملک آخر تک خط ثلث میں کھدی ہوئی۔ دوسرے در پر جو درمیان میں ہے اور دونوں جانب کے دروں سے بڑا ہے۔ سورۃ انا فتحنا لکھی ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم

تیسرے در پر شمال کی جانب سورۃ مزمل آخر تک لکھی ہوئی ہے۔ مسجد کے اندر پانچ محرابیں ہیں۔ پہلی محراب کی پیشانی پر سورۃ قد افلح المؤمنون تک۔ اور سورۃ ازاحیۃ

---

[1] زمانہ - قلعہ [2] او در کے بجائے اندر: قلمی

Marfat.com

الذی آخر تک ۔ محراب کے اندر کی طرف :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل اللہم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتذل من تشاء وتعز من تشاء بیدک الخیر انک علیٰ کل شئ قدیر۔ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔

دائیں پہلو پر لکھا ہوا : یا فتاح ۔ بائیں پہلو پر یا اللہ

دوسری محراب کی پیشانی پر سورۃ جمعہ خط ثلث میں انکم تعلمون تک ۔ اور دوسری محراب کے اندر کی طرف خط ثلث میں اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ۔ اس کے نیچے ۔ الملک اللہ اور کلمہ طیب خط کوفی میں لکھا ہوا :

الملک لاالٰہ اللہ لمصرف الملک ۔ اللہ سبحان اللہ

اس کے نیچے سورۃ اخلاص اور کلمۂ طیب لا الٰہ اللہ محمد الرسول اللہ ۔ اس کے نیچے لکھا ہوا :

تا جہاں آباد باشد ایں جہاں آباد باد　　　خلق عالم اندراں ہم خورم وہم شاد باد

دونوں پہلوؤں پر اسم اللہ اور تیسری محراب کی پیشانی پر سورۃ یٰسین اول مبین تک ۔ محراب کے اندر کی طرف : لہ مافی السمٰوات وما فی الارض وان اللہ وا مافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی شئ قدیر۔

اس کے نیچے سورۃ فاتحہ : اس کے نیچے کلمۂ طیب اور دونوں طرف اسم اللہ گنبد کی چھت کے درمیان میں سونے کا پیالہ لٹکا ہوا۔

چوتھی محراب کی پیشانی پر سورۃ انا فتحنا آیۃ سبلا فجا جا لکھی ہوئی ۔ اندر الملک یا فتاح اس کے نیچے لمسجد اسس علی التقویٰ من اول یوم احق ان تقوم فیہ ۔ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین وبعدہ شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ہو والملٰئکۃ و اولوا قائماً بالقسط لا الٰہ الا ہو العزیز الحکیم ان الدین عند اللہ الاسلام۔

Marfat.com

اس کے نیچے سورۃ الانعام آیۃ الیہم تمترون ۔ اس کے نیچے آیۃ الکرسی ہو العلی العظیم تک ۔ اس کے نیچے طغرای الملک لله ۔ اس کے بعد کلمۂ طیب ۔ خط کوفی میں لکھا ہوا ۔ سبحان اللہ ۔ اس کے نیچے سورۃ اخلاص اور اس کے نیچے یہ رباعی ۔

الٰہی رحم کن کالودہ گا نیم ۔۔۔ بخونِ دل جگر پالودہ گا نیم
بما راہ ہدایت را پدید آر ۔۔۔ کہ ما در کار خود گم بودہ گا نیم

اس کے نیچے کلمۂ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اس کے نیچے دونوں پہلوؤں حسبی اللہ ۔

پانچویں محراب کی پیشانی پر لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل الرایتہ خاشعا آیۃ والارض وہو العزیز الحکیم ۔ اس کے نیچے سورۃ الم ترکیف آخر تک ۔ محراب کے اندر کی طرف قل یا ایہا الکافرون آخر تک ۔ اس کے نیچے لا الٰہ الا اللہ ۔ ابراہیم خلیل اللہ یا اللہ یا قنا ت

اسی قلعہ (پرانے قلعے) کے مشرق کی طرف آدھے کردہ کے فاصلے پر باغ نواب سید میر خاں ولد شاہ نظام الدین سے متصل مقبرہ ہے جو سندری کہلاتا ہے ۔ گنبد پر یہ شعر خط ثلث میں کھدا ہوا ہے ۔

سودرت قبرم ز بعد مرگ ویراں خوشتر است ۔۔۔ نامرادِ مجنوں با خاک ویراں خوشتر است

یہ مقبرہ چغتائی شہزادوں کا ہے ۔

اسی (پرانے قلعہ) کے مغرب میں مسجد جو اکبر بادشاہ کی اٙنکہ کی بنوائی ہوئی ہے درمیانی در پر خط ثلث میں کھدا ہوا ابسلمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ آیۃ سبحان الذی آیۃ الکفرون تک ۔ اس کے نیچے اسی در کی محراب کے اندر کی طرف یہ تاریخ کندہ :

بدوران جلال الدین محمد ۔۔۔ کہ باشد اکبر شاہ عادل
چو ماہم بیگم عصمت پناہی ۔۔۔ بنا کرد ایں بنا بہر افاضل
ولی شد سا ہی ایں بقعہ خیر ۔۔۔ کہ شد تاریخ او خیر المنازل
۹۷۹

Marfat.com

زہی خیریت ایں منزلِ خیر — کرشد تاریخ او خیر المنازل
۹۷۹

دونوں پہلوؤں پر کلمۂ طیب دائرے میں لکھا ہوا۔ مسجد کے اندر پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ پر: ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم آیۃ الکرسی آخر تک اور دونوں طرف الملک اللہ۔

وہاں سے شاہجہاں آباد کی سمت میں سڑک جو رستہ رڈہ کے نام سے مشہور ہے وہاں فاطمہ سام کا مزار، مرزا نور الدین ملک ماربراں پرانی دہلی کے لال دروازے کے متصل ہے اور اس کی تاریخ وفات ۱۸ ماہ جمادی الآخر ~~۶۸۱~~ ۶۸۲ھ شیخ حسن طاہر کا مزار ان کی وفات ~~۹۲۴~~ ۹۰۴ھ میں۔

شیر منڈل سے ملا ہوا۔ شاہ محمد جمالی کا مزار، ان کی تاریخ وفات ~~۹۴۲~~ ۹۲۴ھ شیخ حسن جن کا مزار اس دروازے کے قریب ہے جس کا ذکر ہو چکا (لال دروازہ) ان کی تاریخ وفات ۹۶۷ھ۔ اسی دروازے کے قریب ابو بکر طوسی حیدری کا مزار، ان کی تاریخ وفات ۸۷۰ھ مردان خاں حبشی کی قبر پرانی دہلی میں۔ خواجہ قطب الدین کے کشمیری دروازہ کے مقابل فرید[1] آباد تک دہلی دارالخلافہ کہلاتی ہے۔ قلعہ (پرانے قلعہ) سے متصل حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز ایک مسجد اس کے دروازہ پہ یہ تاریخ کھدی ہوئی۔

در زمان شہ غریب نواز — داور دیں پناہ پاک نفس
شاہ انجم سپاہ شاہجہاں — کہ جہاں را از وست زینت و بس
بندہ خاص[2] خان[3] والا قدر — مکرمت[4] خاں مربی ہر کس

---

[1] فیروز ۔ قلعہ [2] جاں ۔ آرکائیوز
[3] بنتار ۔ آرکائیوز [4] برکت ۔ آرکائیوز

Marfat.com

بختیار فرشتہ طینت ساخت | مسجدی ہمچو گنبد اطلس
بر آمد از غیب سال آغازش | خانہ کعبہ قبلہ اقدس

۱۰-۹ھ

اس سے ملا ہوا شہزادیوں کا مقبرہ جو لال بنگلہ کہلاتا ہے۔ اس کے آگے گرا ہوا دروازہ۔ یہاں سے غیاث پورہ دہلی جہاں حضرت نظام الدین اولیا اور امیر خسرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزار ہیں اور افغانوں اور اس وقت کے سرداروں کے مقبرے دوگاہ۔ کے احاطے کے دروازہ پر سونے کے پانی سے لکھا ہوا: شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

اس کے اندر باؤلی اولیا ممدوح کی بنوائی۔ اس کے اوپر دروازے سے ملا ہوا ایک گنبد جس پر چینی کا کام ہے۔ اس کے اندر چینی کے کام سے لکھا ہوا۔

وفاداران وفاداری نہ این بود | بیاران شیوہ یاری نہ این بود
مرا از دل بروں افگندہ رفتی | میان خاک خون افگندہ رفتی
عجب خاری شکستی در دل من | کہ بیروں ناید الا از گل من
زدی آتش بخاشاک وجودم | ازاں پیچاں رود بر چرخ دودم
بدردمن کسی نکشادہ دیدہ | بلی از دیدگاں آتش چکیدہ

رباعی

از تو بردلم ملال است و ملال | یعنی تو خوش باشی و خوش ہمہ حال
باشد کہ بحال خوش رسم از دنبال | شاید کہ رسم ہم زخیالت بوصال

رباعی

دل در کرم کریم بستم رفتم | راندل خود بکس نگفتم رفتم
مرغی بودم ادرسنجہاں از قفسی | اینک قفس جہاں شکستم رفتم

۹۲۱ھ

لہ مختار - آرکائیوز

Marfat.com

محمد شاہ کی بیوی کے قبر کے تعویذ کے اوپر کی طرف جو زرداتی تما سنگ مرمر کے گنبد میں ہے یہ لکھا ہوا:

یا اللہ یا رحمٰن یا ملک یا قدوس یا سلام یا مومن یا مہیمن یا عزیز یا جبار

تعویذ کے مشرقی پہلو پر: یا متکبر یا خالق یا باری یا مصور یا غفار یا قہار۔ یا وہاب یا رزاق یا فتاح یا علیم یا غنم یا غفور یا شکور یا کبیر یا حفیظ یا مغیث۔ یا علی یا جلیل یا کریم یا رقیب یا واسع یا مجید یا حکیم یا باعث۔ یا شہید یا حق یا وکیل یا قوی یا متین یا حمید یا ولی۔

مغربی پہلو پر: یا معید یا محی یا مبدی یا مخفی یا مقدم یا موخر یا حی یا قیوم یا ماجد یا احد یا حمد یا قادر یا مقتدر یا اول یا آخر یا ظاہر یا باطن یا والی یا متعالی یا برّ یا تواب یا منعم یا منتقم یا رؤف یا ملک الملک یا ذوی الجلال یا والاکرام۔ یا جامع یا غنی یا مانع یا نافع یا بدیع یا ضار یا وارث یا صبور یا رشید یا صادق یا مغنی یا معطی یا باقی یا ہادی یا غفور یا ستار۔

تعویذ کے نیچے کی طرف یہ شعر لکھا ہوا:

سال تاریخ فوت او جستم — از دل صاف سرپاک سرشت

بائی کوکلای بنت ملایم خاں ۱۱۴۰ھ

تعویذ کی پیشانی پر: اللہ باقی۔ اس کے نیچے آیۃ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لاتقنطوا من رحمت اللہ آیۃ ہو الغفور الرحیم تک۔

مسجد حضرت نظام الدین اولیاء کا کتبہ:

پہلے در کی پیشانی پر شمالی سمت میں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی آیت وکان امر اللہ مفعولا تک۔

Marfat.com

مسجد کے بڑے در کے درمیان میں ایک جالی کی محراب ہے اس پر آیۃ قل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا۔ بڑے در کی پیشانی پر جو ربع میں ہے سورۃ الرحمٰن تا فی البحر کالاعلام فبای آلاء ربکما تکذبان اس کے نیچے محراب میں لکھا ہوا:

یا بسم اللہ قل اللھم مالک الملک تا آیۃ وترزق من تشاء بغیر حساب۔ پہلو کی جالی پر جنوب کی طرف بسم اللہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والعلم بعلم ہو العزیز الحکیم تک۔ اس کی پہلو پر حضرت نظام الحق والدین کی تاریخ وفات کندہ:

نظام دو گیتی شہ ما و طین — سراج دو عالم شدہ بالیقین

چو تاریخ فوتش بجستم زغیب — ندا داد ہاتف شہنشاہ دین

تیسرے در کی پیشانی پر سورۃ انا فتحنا آیۃ وکان اللہ علیما حکیما تک ۷۲۵ھ

گنبد کے اندر ۱۶ دائروں میں کلمۂ طیبہ کندہ۔ اس کے نیچے دائرے میں حق تعالیٰ کے ۹۲ نام خط ثلث میں کندہ:

ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المومن المہیمن العزیز والجبار المتکبر الخالق الباری المصور الغفار القہار الوہاب الرزاق الفتاح العفو الستار الباسط الحافظ۔

اس کے نیچے پر محراب کے گرد پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے سورۃ انعام کے پانچویں رکوع آیۃ فیکشف ما تدعون الیہ ما تشرکون تک لکھی ہوئی ہے اس کے نیچے سورۃ الملک آیۃ والیہ المصیر تک۔ اس کے نیچے پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ محراب کے در پر خط ثلث میں کندہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وہدی للعالمین فیہ آیات بینات مقام ابراہیم ومن دخلہ کان آمنا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین قل یا اہل الکتاب لم تصدون عن سبیل اللہ من آمن تبغونہا عوجا وانتم شہداء وما اللہ بغافل عما تعملون۔

Marfat.com

اس کے نیچے سورۃ انا انزلنا آخر تک اور کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔
محراب کی پیشانی پر شمال کی جانب سورۃ اخلاص۔ اس کے نیچے حدیث شریف
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی مسجداً بنی اللہ بیتاً فی الجنۃ مثلہ
گنبد کی چھت کے بیچ میں سونے کا کٹورہ لٹکا ہوا ہے۔ اس مسجد میں
مغربی دیوار سے ملحق ایک شگاف زمین میں ہے جس میں سے ہوا آتی ہے اس
ہوا کو بہشت کی ہوا کہتے ہیں۔

درگاہ نظام الدین اولیا کے گنبد کے اندر کا کتبہ ؎۔ سرہانے کی لوح پر
سونے کے پانی سے لکھا ہوا کلمۂ طیب: لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

شکر کہ در روضہ حضرت غوث الانام
مہر نسب زا شرف او بشرفت زا شمام
بانی او ہاشمی ساقی او ہاشمی
از پی تاریخ او چوں متفکر شدم
روی بدرگاہ او آمد فریدوں بصدق

از پی تعمیر بند خان فلک احتشام
سید عالی نسب میر فلک احترام
آنکہ بدوران او ہست سخن را نظام
کلک خسرو زد رقم جاہی خاص و عام
شاید ز الطاف پر کار تو گردد تمام

کاتب حسین احمد چشتی

قال سبحانہ تعالیٰ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما
فی السمٰوٰت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما
بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیٔ سمیع العلیم تک۔ اس
کے نیچے :-

اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر

؎ بپرورندگار: آرکائیوز۔

Marfat.com

کان مشہودًا و من اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ۔

راقی صدر کارکی تاریخ جو مزار شریف میں ایستادہ ہے ، صورت لکھی ہوئی ۔

عرش در پای چار قایمہ اش	چار تکبیری محابا کرد
ہرکہ رخ از مقام او تابید	پشت بر کعبہ معلی کرد
آنکہ رو در سجود او آورد	رخ چو آئینہ مصفا کرد
خاکروبی مقامش ار یابی	نی تواں کار صد مسیحا کرد
سال تاریخ ایں بنا جستم	قرشئ عقل التجا کرد
قدر بانی او رفیع کمثل	آنکہ ایں ہفت سقف خضرا کرد

سنگ مرمر پر لمبندی کی جانب لکھا ہوا :

جو ہو وے خادم نظام الدین کا دل سے غریب	اس کے تئیں ہو ہاتھ ہندی جگ میں نصیب
خادمی کو بخشی عزیز الدین نے با صدق و یقین	تاج شاہی ہند کا مجھ کو دیا ہے عنقریب
مرض ان انکار میرے کا وہ صحبت بخش ہے	یہ غذا و یہ دعا وہ دے دوا وہ ہے طبیب
ابن پریشاں حال ہے ، سبب خلق پر حق	نقل کر تعقید دار دے پر جو ہم تو کرے حبیب

الراقم غلام ہوشیار علی خاں ۱۱۶۹ھ

نظام گردش کے دروں پر سرہانے کی جانب سنگ مرمر پہ یہ عبارت کندہ :

شہ... | از ... | ... ... دی : آہ کا ... ر

... اسم ... : | " | ... ہے اب ... | ... ...

Marfat.com

در عہد عالی حضرت صاحبقران ثانی احقر العباد خلیل اللہ خاں ابن میر میران الحسینی بعنایت الٰہی کہ حاکم شاہجہاں آباد بود ایں ایوان را بر در روضہ کہ مرتب نمود فی سنہ ۱۰۶۳ھ بتاریخ ہیجدہم ماہ ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ ہجری روز چہارشنبہ وفات حضرت نظام الدین اولیاء گردیدہ:

درگاہ کے احاطے میں پیچھے کی جانب مزار شریف کے سامنے دو حجرے سنگ مرمر کے ایک حجرے میں محمد شاہ بادشاہ اور اس کی ماں کی قبریں۔ تعویذ کے پتھر پر خط ثلث میں آیۃ الکرسی، تعویذ کے سینہ پر کلمہ۔ بادشاہ کی ماں قدسیہ بیگم کے تعویذ پر کندہ:

یا ایہا الذین آمنوا ارکعوا لعلکم تفلحون و قال اللہ تبارک و تعالیٰ قل یا عبادی الذین آیۃ الغفور الرحیم تک۔

دوسرے حجرے میں، میں شاہجہاں کی بیٹی اور عالمگیر کی بہن جہاں آرا بیگم کی قبر۔ سرہانے کی لوح پر لکھا ہوا۔ ھوالحی القیوم۔

بغیر سبزہ نپوشد کسی مزار مرا کہ قبر پوش غریباں ہمیں گیاہ بس است

الفقیرہ الفانظ جہاں آرا مرید خواجگان چشت بنت شاہجہاں بادشاہ غازی انار اللہ۔

دوسرے احاطہ میں، امیر خسرو کے مزار کا گنبد۔ ان کے مزار کے پہلے احاطے کے سرہانے کے پتھر پر خط نستعلیق میں کھدا ہوا:

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

زمین را از ہی لوح شد سرفرازی بدوران بابر شہنشاہ غازی
میر خسرو خسرو ملک سخن آں محیط فضل و دریای کمال

نثر او دیگر[1] از سحاب معین | نظم او صافی تر از آب زلال
بلبل دستان سرای بے قرین | طوطی شکر مقال بے مثال
از پی تاریخ سال فوت او | چو نہادم سر بزانوی خیال
شد عدیم المثل یک تاریخ او | دیگر[2] شد طوطی شیریں مقال
ز حرف وصل جاناں سادہ آمد روح خاکستر[3] | فرود طریق سادہ لوحی بس نشان عشق پاک من

رباعی

سید مہدی خواجہ باجاہ و جلال | شد بانی ایں اساس بے تمثال[4]
گفتم سعی جمیل مہدی خواجہ | تاریخ بنای ایں چو کردند سوال

محررہ شہاب الدین المعامی الروانی :

گنبد کے اندر مشرق کی طرف چاروں طرف سے لکھا ہوا۔

اے خسرو بے نظیر عالم | با روضہ تو مرا نیاز[5] است
تعمیر نمودند ظاہر آں را | فیض ازلی ہمیشہ باز است
تاریخ بنائش[6] عقل گفتہ | با روضہ بگو کہ جای راز است

شمال کی طرف : قایل ایں کلام و بانی ایں مقام طاہر محمد عماد الدین حسن ابن سلطان علی سبزواری[7] ۱۰۱۱ ہجری غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ الکاتب عبد الغنی

یہ اشعار مغربی پہلو پر :

اے تربت عاشق بجا مست | ورد[8] است زبان زمان ساعت

---

[1] دل گستر : آرکائیوز
[2] نادر : آرکائیوز
[3] خیال : قلعہ
[4] پیانہ :
[5] نمایش : آرکائیوز
[6] شیرازی : ”
[7] ۔ وزدوست : قلعہ
[8] چیامت : قلعہ

Marfat.com

سیر مسافت در دو عالم — واصل بمسافت دو گامت
شد سلک فرید از تو منظوم — زانست کہ شد لقب نظامت
صد جان لطیف[1] و پاک اجرہ — بگداختہ و سرشت نامت
سودا زدگان[2] عشق حق را — تسکین ز مفرح کلامت
درگاہ تو کعبہ دلا یک — پراں چو کبوتراں زبامت
جاوید بقا ست بندۂ خسرو — چوں شد بہزار جاں غلامت

جنوب کی طرف خسرو کے نام سے معمہ :

مرا نام نیک[3] است خواجہ عظیم — دو شین و دو لام و دو قاف و دو میم
اگر نام یابی تو زیں حرف ہا — بدانم کہ ہستی تو مرد فہیم

اس کا کاتب شیخ فرید شکر گنج کا نواسہ ہے۔

سرہانے کی طرف سر دیدہ جہاں مرد بہ اکرام کی قبر ہے۔ حجرے کے دروازے پر لکھا ہوا :

اکرام ز لطف نور حق داشتہ خو — چوں ذرہ ز آفتاب دارد پرتو
آسود بپای خسرو سید گفت — اکرام بپا سود بپائے خسرو
۱۲۱۶ھ

اس امیر کے مزار کے سرہانے ایک دوسرے احاطے میں چھت پر دو قبروں کے تعویذ۔ سرہانے کے پتھر پر کلمۂ طیب۔ اس کے نیچے آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار آخر تک عظیم۔ وشہد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ و اولوا العلم قائماً

---

۱ لطف : آرکائیوز ؛ ... : قلعہ
۲ زنامت : نسخہ ؛ ... : آرکائیوز
۳ نیم : آرکائیوز

...فقسط لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ۔ تعویذ کی پیشانی پر آیۃ کل من علیھا
...ن ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ۔ اس کے نیچے کلمہ طیب ۔
...یذ کے گرد آیۃ الکرسی ھو العلی العظیم تک ۔ سرہانے کی لوح پر لکھا ہوا :

...ے بے تو گردش چرخ مدار حیف — باشد زمانہ در تو نہ باشی ہزار حیف
...اں کہ عافیت از بزم روزگار برفت — جہاں مروی و خیر و طاعت و احسان
...اں عرش مکاں خواجہ جہاں کہ فلک — ندیدہ بود چو او خواجہ عظیم الشان
...اں نصیب شد او را شہادت ایا؟ — شبش تمام گذشتی با جبار طاعت
...م روز بہ ذکر و تلاوت قرآن — بسوی روضہ رضواں ز آشیان بدن
...کرد طائر روح شریف او طیران — ز جنت از پی تاریخ حوریاں گفتند

نمود[1] جا بفلک خواجہ جہاں زجہاں

دوسری قبر کے تعویذ پر جو خواجہ جہاں کی بیوی کی قبر ہے ۹۸۲ھ : آیۃ الکرسی اور
...رآن مجید کی دوسری آیتیں کندہ :

درگاہ حضرت نظام الدین کے سرخ پتھر کے جالیوں کے احاطے سے
...ر مشرق کی طرف شمس الدین محمد خاں کا مقبرہ جو اکبر بادشاہ کے زمانے میں بادشا
...خاص محلسرا کے دروازے پر ادہم خاں کے ہاتھوں خنجر سے مارا گیا تھا ۔
...ں کی موت کا سبب یہ تھا کہ ادہم خاں جو اکبر بادشاہ کی ماہم انکہ کے لڑکے میرزا
...یز کوکلتاش کا بھائی تھا ، اکبر بادشاہ کو قتل کرنے کے ارادے سے داخل
...یا ۔ شمس الدین محمد خاں ہر وقت در دولت پر حاضر رہتا تھا ۔
...ہم خاں کو بے باکی سے دولت سرا میں گھستے ہوئے دیکھ کر مزاحمت

---

[1] نمودہ جا چو ملک خواجہ جہاں جناں ۔ قلعہ ۔

Marfat.com

کی۔ ادہم خاں نے اسے خنجر سے یا تلوار سے مار ڈالا اور بادشاہ کی تلاش میں اندر گیا۔ اتفاقاً اس وقت بادشاہ باہر آنے کے ارادے سے محلسرا سے نکلا خواصوں میں سے کسی نے تلوار بادشاہ کے ہاتھ میں دیدی یا وہ خود ہی تلوار لئے آرہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ادہم خاں بے جھجک چلا آرہا ہے۔ بادشاہ نے ڈراؤنی آواز نکالی، ایک ہاتھ سے اس نابکار کے دونوں ہاتھ پکڑ کر ایسا گھونسہ مارا کہ اس کی جان نکل گئی، کہتے ہیں کہ اس وقت بادشاہ کی عمر بارہ سال کی تھی۔

شمس الدین محمد خاں کے مقبرے کے مغربی دروازے پر سورۃ الملک آیۃ الم یاتکم نذیر تک۔ کتبہ باقی محمد۔ اس کے نیچے دروازے کی چوکھٹ پر یرزقون شمالی دروازے کی محراب پر:

قالوا بلی قد جاء آیۃ فکیف نکیر تک۔ وکتبا العبد باقی محمد۔ اس کے نیچے فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

تیسرے دروازے کی محراب کے گرد مشرقی سمت میں اولم یروا الی الطیر فوقھم انما انا نذیر مبین تک کتبہ: باقی محمد۔ اس کے نیچے چوکھٹ کی پیشانی پر۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ جنوبی دروازے کی محراب کے گرد: فما داود زلقتہ بما معین تک اور سورۃ انا انزلنا آخر تک: کتبہ باقی محمد الکاتب۔ ۹۷۷ھ تمت ہذہ العمارۃ الشریفۃ فی اربع وست وتسعماء۔

گنبد کے اندر دیوار پر چاروں طرف سنگ مرمر پر لاجورد سے کھدا ہوا

Marfat.com

الا ای هر طرف غافل مکش بر خاک پا دامان

بصورت گرچه در زیر زمینیم — بمعنی برتر از چرخ برینیم

چو گردد روضهٔ ما جلوه گاهت — فتد بر خفتگان هر سو نگاهت

بگو افسوس ازین عمری که فانی است — که خواب مرگ عمر جاودانی است

برین گل تکیه بیداریم ای دوست — که ما را تکیه بر بخشایش اوست

مشو نومید زین بخشنده درگاه — بخوان لا تقنطوا من رحمة الله

گر از آهی دلی را بر فروزد — بیک دم [illegible]

دگر اشکی ازو گردد جگر تاب — [illegible]

چو خورشید عنایت را بتابد — [illegible]

زدودش از عنایت تا شکیبست — عنایتهای او بیش از حساب است

ملاذ ما بذات بی مثالت — بمشتاقان خورشید جمالت

نخستین کافرینش را طراز است — بدرگاهی که [illegible] نماز است

بمحراب نیاز پاک دینان — بنور طاعت خلوت نشینان

بجمع شاهدات پاک دامن — بخاک [illegible]

بآن خاکی که از خون گشته نمناک — بآن خونی که ناحق ریخته بر خاک

بآن اشکی که خون صد شهید است — بآن آهی که گردون را کلید است

بشهبازان صحرای فتوت — بغواصان دریای مروت

بایمانی که خود کردی کرامت — ببر ما را بصحرای قیامت

کشا بر ما بهر صورت که دانی — در رحمت برای جاودانی

هدایت را رفیق راه ما کن — محمد را شفاعت خواه ما کن

ای علم هستی ما با تو پست | نیست بجز هست بتو بر چه هست
هستی و پایندگی از تست و بس | مردگی و زندگی از تست و بس
تو دی دریں باغ دل افروزنی | باشی و میدان شب در روز نی
[illegible] چه بمانند بسی غیر تو | نیست دریں عرصہ کسی غیر تو
جسم [illegible] تو و باقی سراب | منکہ المبدأ لک المآب
نیست دریں کارگہ گیر و دار | جز تو کسی کاید ازو ہیچ کار
[illegible] نایت بتو آریم و بس | چشم عنایت ز تو داریم و بس
یارب از انجا کہ کرم آن تست | چشم ہمہ بر در احسان تست
بر ہمہ کس باب کرم باز کن | عفو و کرم کردہ سرفراز کن
از تست ایں ہمہ امید و بیم | ہم تو بہ بخشای و ببخش ای کریم

خداوندا بہ نزدیکان درگاہ | خداوندا بمشتاقان ایں راہ
نوری کز خلایق در حجاب است | بالیقای کہ بیروں از حساب است
بہ پاک آں نبی دیں پرور است | بہ صاحب سرور پیغمبرانست
کہ روز حشر از الطاف بیحد | ببخشا جرم شمس الدین محمد

قبر کے تعویذ کے پتھر پہ سرہانے کی جانب: کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیمہ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ۔

تعویذ کے دونوں پہلوؤں پر: سورۃ الشمس قد افلح من دکہا تک۔

اس کی بیوی کی قبر کے تعویذ پر آیۃ الکرسی۔ پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو اللہ الذی لایموت۔

اس گنبد (نظام الدین اولیا) کے باہر خواجگی درویش کی قبر۔ سرہانے

Marfat.com

کے پتھر پر کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا۔ اس کے نیچے :

از جہاں رفت خواجگی درویش — سوی فردوس رہنما آمد
دل ازیں دار بی بقا برکند — زانکہ کار جہاں فنا آمد
از سر اعتقاد و روی نیاز — بر در شیخ اولیاء آمد
در بہشت بریں نہاد قدم — فارغ از قید ما سوا آمد
سال تاریخ او خرد گفتا — عمر درویش بی بقا آمد

قابلہ و کاتب عبد السلام سنہ ۹۹۰ / ۹۰۹

اے بے تو گردش فلک بیداد حیف — باشد زمانہ و تو نہ باشی ہزار حیف

تعویذ کی پیشانی پر کل من علیہا فان اور چاروں طرف آیۃ الکرسی کھدی ہوئی۔

وہاں سے کوٹلہ سے متصل چونسٹھ کھمبے کی عمارت جس میں ۶۴ ستون ہیں اس کی چھت اور دیوار سنگ مرمر کی۔ اس کے بیچ میں مرزا عزیز کو کلتاش خاں مخاطب بہ خانِ اعظم کی قبر۔ جب ادہم خاں بادشاہ کے گھونسے سے مارا گیا۔ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ماہم انگہ نے بادشاہ کے اشارہ پر اسے زہر دے کر ہلاک کر دیا تھا، تو خانِ اعظم کچھ دن بعد جان کے خوف سے بادشاہ کا مرید ہو گیا اور اس نے بادشاہ کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔ اس عمارت میں چاروں طرف دروازے ہیں۔ مغربی دروازے پر

قال اللہ تعالیٰ ولا تحسبن الذین یرزقون تک۔ شمالی دروازے پر فرحین۔ تیسرے اور چوتھے دروازہ پر جالی ہے۔ خانِ اعظم کے تعویذ کے گرد آیۃ الکرسی خط ثلث میں طغرا میں لکھی ہوئی ہے۔

سہ جو نکلی : آرکائیوز :

Marfat.com

کالی مسجد کا کتبہ جو کوٹلہ نظام الدین میں ہے یہ فصیل سے متصل دروازہ پر لکھا ہوا :

"در عہد دولت سلطان السلاطین الزمن الواثق بتائید الرحمن ابوالمظفر فیروز شاہ السلطان خلد اللہ ملکہ وعلی امرہ و شانہ ایں مسجد بنا کرد بندہ زادہ درگاہ آسمان جاہ عالم پناہ جونان شاہ مقبول المخاطب خان جہاں ابن خان جہاں در سال ہفت صد و ہفتاد[1] و دو از ہجری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا برائے آں بندہ رحمت کند ہر کہ دریں نماز گذارد ایں بندہ را بفاتحہ امرز یاد کند[2]"

درگاہ نظام الدین کے کوٹلے سے مشرق کی جانب سرائے عرب۔ وہاں عربوں اور دوسرے عام لوگوں کی آبادی ہے۔ اس سرائے کے مشرقی دروازہ پر لکھا ہوا :

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بنا ساختہ مہر بانو قدیمی جہانگیر شاہ۔

ایک مسجد ہمایوں بادشاہ کے مقبرے کی جانب، سرائے عرب کی دیوار سے ملحق ہے۔ مسجد کے دروازہ پر یہ تاریخ لکھی ہوئی :

بدوران آفتاب عالم تاب دولت قاہرہ ماہ جہاد افروز سلطنت باہرہ نور ناصیہ شہریاری قرۃ ناصیہ کامگاری خسرو سکندر جاہ ابوالغازی جلال الدین محمد اکبر بادشاہ :

فلک قدر نواب بیگم کہ او | بود نافع خلق و ظل خدائی
بہ دہلی بنا کرد بہر ثواب | بسی مسجد و خانقاہ و سرائی

---

[1] ہفتاد : فلطھر [2] دعا : آرکائیوز

ازانجا یک مسجد جامع است | کہ چوں قصر جنت بود دلکشای
بتدبیر خواجہ امین شد تمام | کہ ہست او وزیری تدبیر رای
چو تاریخ ایں جستم از عقل گفت | برای عبادت بنا کردہ جای

اس سے متصل ہمایوں بادشاہ کا مقبرہ۔ اس کی تاریخ وفات ۹۸۹ اس سے نکلتی ہے ہمایوں بادشاہ از بام افتاد۔ وہ پرانی دہلی کے قریب درگاہ حضرت محبوب الٰہی کے قریب دفن ہوا۔ اس کی عمر انچاس سال چار مہینے اور نو دن اور سلطنت کا عرصہ پچیس سال دو مہینے اور پانچ دن تھا۔ اس میں سے انیس سال پہلی مرتبہ ہندوستان میں اور دوسری مرتبہ تقریباً دو سال اور دو مہینے کا وقفہ تھا۔ اکبر کے جلوس کے چوتھے سال اس کے مقبرے کی بنیاد پڑی اور سولہ سال کے عرصہ میں گیارہ لاکھ روپیہ کے صرفہ سے مکمل ہوا۔ اکبر امر کوٹ میں حمیدہ بانو کے بطن سے پیدا ہوا۔ جو احمد جام کی اولاد میں سے تھی۔

ان بادشاہوں وغیرہ کی تفصیل جو ہمایوں کے مقبرہ میں دفن ہیں:

۱۔ ہمایوں بادشاہ کی قبر جس کے تعویذ پر آیۃ الکرسی لکھی ہوئی۔ ۲۔ حاجی بیگم ہمایوں کی بیوی: تعویذ پر آیۃ الکرسی۔ ۳۔ فریدون۔ ہمایوں کا نواسہ۔ ۴۔ حفیظ النساء۔ تعویذ پر کل من علیہا فان۔ ۵۔ بلال خواجہ سرا۔ ۶۔ صدر النساء ہمایوں کی خواص۔ تعویذ پر آیۃ کل من علیہا فان۔ ۷۔ منیجہ خانم ہمایوں کی خواص تعویذ پر آیۃ کل من علیہا فان۔ ۸۔ نتحہ خانم۔ ہمایوں کی خواص۔ ۹۔ حکیم محمد۔ شاہزادہ خورشید بخت، محمد اکبر شاہ معزالدین کا بھائی۔ تعویذ پر آیۃ الکرسی۔ ۱۰۔ عالمگیر ثانی تعویذ بر آیۃ کل من علیہا فان آخر تک۔ ۱۱۔ لاڈلی[1] بیگم شاہزادی۔ ۱۲۔ مبارک شاہ

---

[1] لاڈو۔ آرکائیوز:

Marfat.com

عالمگیر ثانی کا لڑکا۔ ۱۳۔ فرخ شاہ۔ عالمگیر بادشاہ کا لڑکا۔ ۱۴۔ دارا شکوہ۔ اورنگ
کا بھائی۔ ۱۵۔ سلیمان شکوہ۔ اورنگ زیب کا بھائی۔ ۱۶۔ فرخ سیر بادشاہ۔ ۱۷۔
کام بخش۔ عالمگیر ثانی کا بھائی۔ ۱۸۔ مرزا مرخندہ بخت۔ شاہ عالم کا لڑکا۔ ۱۹۔
نواب شاہ آبادی۔ فیروز بخت کی ماں۔ ۲۰۔ جانی بیگم۔ صبیہ مرزا فرخندہ بخت
۲۱۔ مرزا فیروز بخت۔ شاہ عالم کا لڑکا۔ ۲۲۔ سنگی بیگم۔ اورنگزیب کی صبیہ
۲۳۔ بہادر شاہ۔ مرزا جہانگیر بہادر کا لڑکا۔

بہادر شاہ کی قبر پر کھدا ہوا۔

زیں جہاں ناگہاں بہادر شاہ — وای افسوس چونکہ رحلت یافت
سال او بر فلک ملک گفتند — آں بہادر چہ جائے جنت یافت

۱۲۲۴

ہمایوں کے مقبرہ کے احاطہ میں ایک گنبد ہے جس میں دو قبریں ہیں ایک
قبر کی پیشانی کے تعویذ پر طغرے میں یا فتاح لکھا ہوا۔

یا فتاح

یا فتاح — یا فتاح

یا فتاح

اس کے نیچے کلمۂ طیب اور آیۃ الکرسی۔

اس مقبرے کے احاطہ کے باہر مشرق کی طرف ایک نیلا گنبد جو حجام کا مقبرہ کہلاتا
ہے گنبد کے اندر کلمہ طیب اور آیۃ کل من علیہا فان۔ لیکن قبر کا نشان بھی نہیں
وہ ٹوٹ گئی اور معدوم ہو گئی۔

ہمایوں کے مقبرہ سے ملا ہوا پرانے قلعہ کی سمت میں ایک بڑا محلہ جو ویران
ہو گیا۔ کوٹلہ نظام الدین کی آبادی اور عرب سرائے کے پیچھے نہر باتو کا بنوایا ہوا

Marfat.com

ساقی نالہ۔ نالے کے دوسری طرف سید نور محمد بدایونی کا مزار جو پاک اور خدا رسیدہ بزرگوں میں سے تھے۔ عرب سرائے سے ملے ہوئے میٹھے پانی کے کنوئیں مشہور ہیں، عبدالرحیم خانخانان پسر نواب بیرم خاں کا مقبرہ جو جہانگیر کے زمانہ کے نامور امرا میں سے تھا۔ خانخانان کے حق میں یہ ہندی مثل مشہور رہے:

خانخانان تیرے کھانے میں بتانا یعنی وہ بہت سخی تھا۔ جس کسی کو کھانا دیتا پہلے طباق میں سونے چاندی کے سکے رکھتا اور پھر اسے کھانے سے بھر کر مسکینوں محروموں، فقیروں اور سائلوں کو دیتا۔

وہاں سے ایک کردہ کے فاصلے پر ایک پل جو باراں پلہ کہلاتا ہے اس میں گیارہ در ہیں۔ اس پر سرخ پتھر کی لوح پر کھدا ہوا: اللہ اکبر

از جہانگیر شاہ اکبر شاہ — آنکہ عدلش صبا ست عالم کل
دوستاں را چو ہدہ است افسر — دشمناں را بیان فاختہ غل
ہند را در زماں سلطنتش — عہدہ منو لیسند اسطنبل
بوستانی است حضرت دہلی — بوی از گل گرفتہ رنگ از ل
مخلص خاص مہربان آغا — خادم قیصر شاہ محرم کل
کرد تعمیر ایں پل از شفقت — کہ شود دستگیرش آں ۔ کل
سال تاریخش از فلک جستم — گشتہ ردیش زخورمی گل گل
گفت بردار خامہ و بنویس — بستہ از راہ مہربانی پل

اس پل کے نواح میں کچھ پکی سرائیں۔ ایک چھوٹی سرائے اور سرائے قلیج خاں سرائے قلیع خاں کے نام سے مشہور رہے۔ وہاں سے ایک کردہ کے فاصلے پر سید محمود بہادر کا مزار موضع کیلو کھڑی کے نواح میں، انکی تاریخ وفات ۲۷ صفر سنہ ہجری، شیخ رکن الدین فردوسی کا مزار۔ اس

Marfat.com

کے متصل خضر آباد، سرائے جہابت[1] خاں جہاں گوجر رہتے ہیں وہاں سرائے
خیر اللہ اس کے متصل کشن داس کا تالاب وہاں سے: موضع بدر پور اور نالہ
اس کے آگے سرائے ہے جو سرائے خواجہ کہلاتی ہے۔ وہاں سے: پل جو پل بد[1]
کہلاتا ہے۔ وہاں سے موضع فرید آباد شیخ فرید کا بنایا ہوا جو جہانگیر بادشاہ کے
کے لڑکے کے متعلقہ۔ وہ دہلی سے بارہ کروہ کے فاصلے پر ہے۔

جے سنگھ پورہ کی آبادی ہے جس کا ذکر کیا جا چکا: خواجہ قطب الدین کے
راستے میں جے سنگھ پورہ سے آگے پہلے ایک باؤلی ہے، اس سے متصل چوکی
سائیں، ہنومان مندر، تین در کا دالان، باغیچہ گوردجی پنڈت جہاں پانی کی سبیل
ہے اس سے ملی ہوئی برت بنانے والوں کی آبادی، اس سے متصل پنزدہ، موضع
رائے سینا جو مرزا محمود خاں بہادر کی زر خرید زمین ہے۔ پنزدہ کی جگہ عاشورہ محرم
کے دن سبیل لگتی ہے سفید کنوئیں سے جو ڈھولا کنواں کے نام سے مشہور ہے
جہاں اب مسجد باغیچہ اور باؤلی ہے محمد خاں کی بنوائی ہوئی۔ اس کے پیچھے شہر کے
جنوب کی طرف: باغ بنی بخش خاں جو مرد مہ اکرام کے بھائی میاں خاں کا لڑکا
تھا۔ اس کے آگے مدرسہ اور مقبرہ صفدر جنگ جو احمد شاہ بادشاہ کا وزیر تھا[2]
اس کا ۱۸ ذی الحجہ کو انتقال ہوا۔ تین لاکھ روپے کے خرچ سے سیدی بلال
خاں کے اہتمام میں مقبرہ تیار ہوا۔ اس مقبرہ کے سامنے تین گنبد۔ ایک مبارک خاں
کا بنوایا ہوا جو سادات خاندان کا بادشاہ کہا جاتا ہے اور دو اس وقت کے دو
افغان سرداروں کے۔ وہاں مقبرہ جیور[3] باغ ہے۔ شہر کی طرف کو موضع چھتر پور[4]

---

[1] جہتاب خاں: آرکائیوز   [2] ہلال خاں: قلعہ
[3] جور "   [4] خیر پور: "

جہاں گوجر رہتے ہیں وہاں پرانے بادشاہوں کے بنوائے ہوئے مقبرے اور مسجدیں وہاں سے شہر کے دہلی دروازہ تک: ایک ساربان سرائے، دوسرے صابلہ گنج: موضع چور باغ سے جنوب کی طرف کربلا کی عمارت جسے مرزا اشرف بیگ خاں نے بنوایا تھا وہاں عاشورہ محرم کے دن شہر کے تعزیے دفن ہوتے ہیں وہاں سے: موضع علی گنج یعنی علی شاہ مرداں[۲] کی درگاہ کا احاطہ۔ اس احاطہ کے دارالخلافہ کی جانب شمالی دروازہ پر خط نستعلیق میں یہ کتبہ کھدا ہوا ہے:

قال محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی باب آں
در عہد مبارک احمد شاہ بادشاہ غازی بموجب ارشاد نواب
قدسیہ بیگم حضرت صاحب زمانیہ باہتمام نواب بہادر جاوید خاں
صاحب بسربراہی خاکسار لطف علی خاں تعمیر تامہ و مجلس خانہ
و حوض در یک سال مرتب شدہ سنہ ۱۱۶۲
۱۱۶۷

درگاہ میں جہاں حضرت کے قدم کا نشان ہے، سنگ مرمر کے حوض کے شمالی کنارہ پر کندہ:

بر زمینے کہ نشان کف پائے تو بود
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود
سنہ ۱۱۶۳ اللہ محمد علی
۱۲۶۲

درگاہ کے اندر ناظر عشرت علی خاں مرحوم، حضور ابوالمظفر اکبر شاہ بادشاہ غازی کے محل کے مجلس خانہ کے شمالی در کی پیشانی پر یہ تاریخ کندہ:

بدرگاہ شہنشہ دوسرای علی شاہ مرداں، ولی خدای
بحکم شہ اکبر نامور چو عشرت علی خاں بیاراستہ جای

Marfat.com

ز سید شدم سائل سال آں ہمیں زد رقم داد ناظر بنای

۱۲۲۳

درگاہ کے حجرے کے دروازہ کے سامنے نواب موسیٰ خاں کے مزار کے سرہانے
کے پتھر پر کندہ:

بسم اللہ الرحیم یا ستار العیوب یا غفران یا عطوف یا روف یا
رضوان یا غفار الذنوب ہو الحی الذی لا یموت۔

چراغ شبستان ہفتم امام بہای علی شاہ مرداں نجف
ز ہاتف چو پرسیدم از سال او ارم مسکن موسوی خاں بگفت

نواسی بیگم اور اس کی ماں اور شاہ عالم کی بیٹی اور دوسرے شہزادوں کے
حجرے، شاہ عارف علی صاحب کا مقبرہ، تر پولیہ نقار خانہ کی عمارت جسے صادق
علی خاں نے بنوایا، مرزا اشرف بیگ خاں کا مکان، حویلی، باؤلی مسجد
دروازہ وغیرہ، درگاہ کے خادموں اور عام لوگوں کی حویلیاں، گوجروں کی
باڑی درگاہ کے کوٹلہ کے مشرقی دروازے سے ملحق محمد اکبر شاہ غازی زاد اللہ
عمرہ و سلطنتہ کی والدہ نواب مبارک محل کا مقبرہ اور باغ۔

درگاہ کے کوٹلہ کے جنوبی دروازے کے باہر نواب نجف خاں بہادر کا مقبرہ۔

نواب مغفور کی قبر کے تعویذ پر یہ تاریخ کندہ: ہو الغفور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے چرخ کج نہاد کماں پشت بر سہا کز سہم حادثات نساز و خطا ہدف
زد بر نشانہ اشرف سادات را کہ بود نسل سیادت صفوی ۔ از و شرف
شائستہ میوہ شجر باغ ہشت و چار پاکیزہ جوہر دو گہر ... رتبہ ص...
بخشی ملک میر نجف خان شیر دل کشور کشای ہند ... یدلا
آں اشجعی کہ دست چو دہ بزد و الفقار صاحب ... اقبال ستودی زہی خلف

Marfat.com

یا از جلیس بدور رسل ختم مرسلین | یا جد خویش کافر اسرار نو کشف
زد کلک وحی تو ام عالی بجا که ادب | تاریخ سال او رقم ایں تربت نجف

۱۱۹۶

افراسیاب خاں کی قبر کے سرہانے کا کتبہ جو نواب نجف خاں کے مزار کے جنوب میں ہے:

ھو الغفور بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخشی الملک اشرف الدولہ بنام افراسیاب | بر در شاہ نجف نزد نجف ۔۔۔ آرمید
زیب تشریف شہادت قامتش گردید گفت | سال آں سید کہ وی مشہور باشاہ شہید

۱۱۹۹ھ

ہفدہم شہر ذی الحجہ یوم سہ شنبہ سال بست و ششم جلوس شاہ عالم بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ ابدا۔

۔۔۔ شمالی ۔۔۔ کوٹلہ۔ وہاں بھی غوری بادشاہوں کے مقبرے۔ وہاں ۔۔۔ ایک کردہ ۔۔۔ فاصلہ پر موٹھ کی مسجد، شاہجہاں کے عہد کی بنی ہوئی ۔۔۔ کی ۔۔۔ کے دروازے پر بناؤ نے نام، سورۃ قاف آیۃ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید تک ۔۔۔ دروازے کے پہلو کی جانب: اذ یتلقی المتلقیان ۔۔۔ من محیض تک۔ مسجد کے اندر صحن تھا جس کا بائیں حصہ گر گیا اور دیوار باقی رہ گئی۔ اس کے دروازے پر سورۃ الملک والیہ النشور تک کندہ۔ مسجد کے اندر محراب کے طاق پر آیۃ الکرسی لکھی ہوئی۔ اس کے نیچے سورۃ سبح للہ ما فی السموت وما فی الارض الملک القدوس لا یھدی القوم الظلمین۔ اس کے نیچے: اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ اسی محراب کے نیچے کلمہ طیب، سورۃ اخلاص اور سورۃ الفلق اور محراب کے دونوں پہلوؤں پر دائرہ میں کلمہ طیب لکھا ہو

Marfat.com

محمد الرسول اللہ
لا الہ الا اللہ

دہاں سے درگاہ حضرت نصیرالدین چراغ دہلی آدھے کروہ کے فاصلہ پر۔ اس درگاہ کے دروازے پر سنگ مرمر پر کندہ : بسم اللہ تیمنا مذکرہ : عمارت ایں گنبد میمون درعہد ہمایوں الواثق بتائید الرحمن ابوالمظفر فیروز شاہ الشاہ سلطان خلد اللہ ملکہ سال ہفت صدد ہفتاد و دو ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بودہ۔

گنبد کے اندر حضرت نصیرالدین چراغ دہلی کا مزار۔ مغربی دیوار پر سونے کے پانی سے لکھا ہوا : شمس اللہ اللہ محمد۔ نصیرالدین کی تاریخ وفات ۱۸ ماہ رمضان المبارک ۷۵۷ھ، وہ پرانی دہلی میں دفن کئے گئے۔ اس درگاہ میں لکڑی کا ایک تخت جو سالم لکڑی سے تراشا گیا ہے اور اس میں کوئی پیوند نہیں ہے۔ اس تخت کی چوڑائی آدھا درعہ، لمبائی تین درعہ اور اونچائی دس گرہ ہے۔ تخت کی چوڑائی میں کندہ : اللہ اکبر تخت چوبی نیاز کتی بیگ بجناب نصیرالدین محمود قدس سرہ العزیز ۱۱۴۳ھ مطابق سنہ ۱۲ جلوس محمد شاہ غازی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

مسجد کے پیچھے سلطان سکندر کے والد بہلول شاہ کا مقبرہ۔ قبر کے تعویذ پر کلمہ طیب لکھا ہوا۔

درگاہ حضرت نصیرالدین کے احاطہ سے ملا ہوا شیخ صلاح فیصل سفید کا مقبرہ، تاریخ وفات ۲۲ جمادی الثانی ۷۵۲ھ۔ اس سے متصل شاہ عبداللہ قریشی کا مزار، تاریخ وفات ۲ صفر ۸۹۴ھ۔

چراغ دہلی سے ایک کروہ کے فاصلہ پر کالکاجی کا مندر جو ہندوؤں کی پرستش کی جگہ ہے دہاں سے ڈھائی کروہ کے فاصلے پر تغلق آباد۔

غازی ملک بن تغلق سلطان قطب الدین مبارک شاہ۔

۱ے ۸۹۴ – آرکائیوز – ج، ۱۴ – آرکائیوز

اور علاء الدین خلجی کے نامور امراء میں سے تھا اور مغلوں کا راستہ روکنے کے لیے ملتان میں تعینات تھا۔ اس کا لڑکا ملک فخر الدین جونا خاں مخاطب بہ سلطان محمد تغلق ملتان سے حاکم دیپال پور ملک بہرام سے اتفاق کرنے کے بعد اپنے ولی نعمت سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے آیا۔ اس نے دہلی میں خسرو خاں نمک حرام سے جو اپنے ولی نعمت سے گستاخی اور اس کے قتل کا مرتکب ہوا تھا جنگ کی اور اس پر فتح پائی پھر وہ قصر سبزی اور قصر ہزار ستون میں داخل ہوا۔ وہاں اس نے شہر کے ممتاز عالموں، قاضیوں، سیدوں، شیخوں اور لوگوں کو جمع کیا۔ سب لوگ اپنے ولی نعمت اور اس کے لڑکوں منکو خاں اور انکو خاں کے قتل پر زار زار آنسو بہانے لگے۔ اس نے حاضرین سے کہا کہ میں نے خسرو سے ولی نعمت کے خون کا بدلہ لے لیا اور اسے قتل کر دیا۔ اب علائی و قطبی کی اولاد میں سے جو کوئی زندہ ہو اسے تخت سلطنت پر بٹھا دیں۔ تمام حاضرین نے کہا کہ چونکہ خسرو خاں کافر اور اس کے ظالم بھائی سے ہمارا بدلہ آپ نے لیا ہے اور ہمیں ان کے چنگل سے چھٹکارا دلایا ہے۔ حکومت آپ کے لائق اور آپ کا حق ہے۔ غرض سب کی رائے سے غازی ملک کا ہاتھ پکڑ کر اسے اس تخت پر بٹھا دیا گیا جس کے سامنے وہ برسوں سے سجدہ کرتا آیا تھا اور اسے سلطان غیاث الدین تغلق شاہ کا خطاب دیا گیا۔ واللہ اعلم۔ تغلق آباد کے قلعہ سے متصل اسی تغلق بادشاہ کا مقبرہ ہے۔ وہاں تین مقبرے ہیں ایک تغلق شاہ (غیاث الدین تغلق شاہ) کا، دوسرا تغلق شاہ کے لڑکے سلطان عادل اور تیسرا اس کی بیوی کا۔ مقبرہ کے دروازہ کے بیچ میں ایک دالان ہے جس میں چار درز ایک ستون اور ۲۲ سیڑھیاں ہیں۔ قلعہ اور مقبرہ کے بیچ میں ایک پل ہے۔ قلعہ کے اندر ایک مسجد، جہانگیر کے بخشی شیخ فرید کی بنائی ہوئی جس نے فرید آباد

Marfat.com

کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس مسجد پر یہ کتبہ:

اللہ اکبر در ایامی کہ نور الدین جہانگیر بادشاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ بنای این مسجد استادزادہ شیخ فرید مخاطب بہ خطاب مرتضیٰ خاں بخاری شیخ عبد اللہ انصاری عمارت فرمود بتاریخ ۱۰۲۷ھ۔ الف و عشرین و سبع تاریخ دوم ماہ رجب ساعی کار عمارات امین الدولہ۔

اس قصبہ (تغلق آباد کے قلعہ) میں پانچ بنیادیں، ۵۶ دروازے، ۲۰ چوک اور ایک باؤلی ہے۔

چراغ دہلی کی آبادی جنوب کی طرف آدھے کروہ کے فاصلے پر ... خانجہاں کی بنوائی ہوئی ... کہا جاتا ہے کہ مسجد کی تعمیر سے پہلے وہاں ایک موضع تھا جو کھڑکی کہلاتا تھا۔ اب اس مسجد کو کھڑکی کہتے ہیں۔ اس مسجد میں گوجروں اور جاٹوں کی سکونت ہے۔ اس مسجد میں ۹۹ گنبد اور چار چوک ہیں ایسی ... مسجدیں ہیں۔ ان ساتوں مسجدوں کا بنوانے والا خانجہاں ... خانجہاں ... دار الخلافہ میں ہے۔

ان مسجدوں کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ کالی مسجد، واقع شاہجہاں آباد متصل ترکمان دروازہ۔ ۲۔ چوراہا قدم شریف پر۔ ۳۔ کوٹلہ فیروز شاہ سے متصل ۴۔ کوٹلہ حضرت نظام الدین اولیاء میں۔ ۵۔ کالو سرائے کے نام سے مشہور چراغ دہلی سے متصل۔ ۶۔ بیگم پور کے نام سے مشہور، درگاہ بی بی نور سے متصل ۷۔ کھڑکی کے نام سے مشہور ہے۔

موضع کھڑکی سے متصل ایک قبر ہے، اس پر کندہ:

دلبرم شوخ دید بسم اللہ — غم بجانم رسید بسم اللہ
بہر قتل غریب بیچارہ — تیغ ابرو کشید بسم اللہ

مسجد بیگم پور سے متصل شیخ فرید کی قبر کے سرہانے کے پتھر پر کھدا ہوا :

یا اللہ سبحان الملک الحی الذی لایموت و لایفوت در زمان دولت حضرت عرش آستانی جلال الدین اکبر شاہ بادشاہ غازی شیخ فرید ابن سید حمید[1] بخاری بعنایات الٰہی و آں حضرت ممتاز بود و در عہد دولت نور الدین جہانگیر بادشاہ ابن اکبر شاہ بخطاب مرتضیٰ خاں سرافراز گردید۔ بتاریخ سنہ ۹ جلوس مطابق سنہ ۱۰۲۵ ہجری برحمت الٰہی پیوست ۔

مرتضیٰ خاں چو حق واصل شد گشت اقلیم بقا مفتوحش
بہر تاریخ ملایک گفتند باد بر نور الٰہی روحش

موضع کھڑکی میں مقبرہ سید الرجال۔ تعویذ کی پیشانی پر : لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ
تعویذ کے سینے پر دونوں طرف اللہ۔ چوکھٹ کی پیشانی پر :

بنای ایں عمارت گنبد در عہد سلطان الاعظم ابو المظفر سکندر شاہ سلطان خلد اللہ ملکہ و سلطانہ۔ بانی گنبد علاء الدین نو تات شیخ نبیسہ[2] قطب العلم شیخ فرید شکر گنج ماہ محرم و سنہ ثلث تسعمات ۹۰۳ ۔

وہاں سے خواجہ قطب الدین کے راستہ میں، درگاہ بی بی نور سے متصل، مشرق کی طرف احاطہ اور باغیچہ۔ اس کے بیچ میں ایک پکا چبوترہ ہے۔ اس کی شمالی دیوار پر سنگ مرمر کی لوح پر لکھا ہوا :

یا اللہ یا محمد بسم اللہ الرحمن الرحیم خاتم الرسالہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

[1] احمد ، آرکائیوز ۔ [2] نبیرہ : آرکائیوز

Marfat.com

جہاں سے حضرت کا پنجہ مبارک ملا، سنا ہے کہ مکہ معظمہ میں کوہ حرا میں جسے نور کا پہاڑ کہتے ہیں، اس پتھر پر سورۃ کا سینہ چاک کیا اور اسے نور سے بھر دیا۔ کوہ حرا کے غار میں جہاں حضرت رحلت کے وقت پنہاں ہو گئے تھے پہلو اور ہتھیلی [illegible] ہے۔ غار میں پہلو اور ہتھیلی کا نشان اور رہرفی اور اس کے بچے کے قدموں کے نشان اور دودھ کے قطرے موجود ہیں۔ حضرت اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز کے لئے جاتے تھے۔ حجرے میں جماعت نکل جانے کے افسوس سے دیوار کا سہارا لیا ان کا رنج پتھر میں عام ہے کتاب الاعلام وبیت الحرام اماکن زیارت میں لکھے ہوئے کا خلاصہ یہ کہ نبی کے مولد اور حضرت خدیجہؓ کے مکان کے راستے میں مسجد ہے ایک کوچہ میں جس کا نام زقاق المرفق ہے۔ وہاں حضرت صدیق کا گھر یا دوکان تھی۔ وہ اس میں اور نبی بیٹھتے تھے ان کی قبر پتھر کی دیوار پر ہے۔ اس سے درود اثر ارشح ہوتا ہے۔ کتاب بحر العمیق از زبدۃ الاعمال میں لکھا ہوا ہے کہ آپ کے رنج کا اثر ہاتھ کے نشان سے ظاہر۔ تاریخ مکہ میں لکھا ہوا کہ لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت اس پتھر کا سہارا لے کر گفتگو کیا کرتے تھے یا وہ دوسرا پتھر جو آنحضرت کے آگے تھا بائیں جانب کو لوگ اس کی بھی زیارت کرتے ہیں۔ غالباً یہ وہی پتھر ہے جس کے بارے میں حضرت نے فرمایا تھا کہ ایک پتھر سے واقف ہوں۔ مکہ میں جب میں اس کے پاس سے گزرتا، وہ سلام کرتا تھا جبل ابو قبیس میں حضرت آدم وحوا کی قبر۔ ام العالمین کی وفات ۶ محرم کو۔ ان کا روضہ سمندر کے کنارے شیث علیہ السلام تاریخ ارزقی کے بیان کا خلاصہ یہ کہ مکہ شریف کے حرم کے حدود حضرت ابراہیم کے بنائے ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے پندرہ محرم کو انتقال کیا، روضہ شام کے قصبہ حرون میں، واللہ اعلم لی میاں

Marfat.com

جبرئیلؑ کے اشارے سے مٹی اور پتھر سے تیار ہوا۔ کوہ مروہ کے عرفات مکہ سے ۱۱ کروہ کے فاصلہ پر پہاڑ کے ایک غار میں عرفہ کے روز حضرت تھے۔ پہلے فرشتوں نے جنت سے سرخ یاقوت کا خیمہ تین طلائی قندیلیں اور ستاروں کی طرح دمکتا ہوا حجر الاسود لا کر کعبہ کی جگہ رکھ دیا تھا۔ اس کی روشنی حرم تک پہنچتی تھی۔ ملائک نے حدود پر خیمہ کر دیا تھا تاکہ شیاطین ادھر کا رخ نہ کریں۔ جبرئیل منی میں آدمؑ سے جدا ہو گیا اور کہا: تمن : آدم نے کہا امنی الجنۃ یعنی آرزو کر رہا ہوں جنت کی اسی لئے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ عرفات میں ہی معجزہ شق القمر ہوا، انگشت مبارک سے دو ٹکڑے ہو گیا۔ دونوں ٹکڑے دونوں طرف علیحدہ ہو گئے۔ بیاضوں اور احادیث سے یہ بات ثابت کردہ آسمان پر گئے۔ لکھوایا ہوا محمد معصوم مخاطب اعتبار خان عظیم الشان سنہ مبارک جلوس فرخ بادشاہ غازی سنہ ۱۱۲۷ ھ ہجری۔

باغیچہ (درگاہ بی بی نور متصل ہے) متصل سڑک کے کنارے ایک کنواں ہے جس پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ اس سے متصل سڑک کے کنارے جنوب کی طرف درگاہ بی بی نور۔ وہاں حضرت نظام الدین اولیاء کی والدہ کی قبر ہے۔ اس کے پیچھے مقبرہ جو اونچی کا مقبرہ کہلاتا ہے وہاں سے موضع حوض خاص وہاں فیروز شاہ کا مقبرہ۔ اس کے دروازہ کی پیشانی پر جو ثابت حروف بچے لکھے گئے جو ٹوٹ گئے وہ نہ لکھے جا سکے پہلے کلمہ طیب :

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ایں بار اکبر تاریخ ماسدہ درسنارہ مرتب گردانیدہ سلطان السلاطین سلطان فیروز شاہ خلد اللہ ملکہ وشانہ۔

دوسری سطر میں : ابن سلطان السلاطین۔ یہاں سے ٹوٹ گیا سالہا

سنہ ۱۱۶۷ - آرکائیوز

Marfat.com

فیروز شاہ طاب ثراہ وجعل الجنتہ مثواہ۔

گنبد کے اندر آٹھ محرابیں پہلی محراب پر: بسم اللہ ان اول بیت وضع للناس الذی ببکتہ مبارکاً۔ آیتہ حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔

دوسری محراب پر: لو انزلنا ہذا القرآن، لعلہم یتفکرون تک۔ تیسری محراب پر: ہو اللہ الذی، عزیز الجبار المتکبر تک۔ چوتھی محراب پر: سبحان اللہ عما یشرکون: ہو اللہ الخالق الباری ہو العزیز الحکیم تک۔ پانچویں محراب پر: آیتہ الکرسی الا باذنہ تک چھٹی محراب پر: یعلم ما بین ایدیہم علی العظیم تک۔ ساتویں محراب پر: قل اللہم مالک الملک علی کل شئی قدیر تک۔ آٹھویں محراب پر: تولج اللیل فی النہار، بغیر حساب تک لکھا ہوا۔

گنبد کی گولائی پر حق تعالیٰ کے ۹۹ نام خط ثلث میں لکھے ہوئے ہیں۔ گنبد کے اندر آیتہ الکرسی آخر تک لکھی ہوئی اور دائروں میں کلمہ طیب لکھا ہوا ہے۔ فیروز شاہ کی تاریخ وفات کا مادہ وفات فیروز (۷۹۰ھ) ہے

فیروز شاہ کے مقبرے سے متصل ایک قبر ہے جو اب نامعلوم ہو گئی مگر اس مقام ابھی تک قائم ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ روم کے بادشاہ کی قبر ہے اور فیروز شاہ کے عہد سے پہلے سے موجود ہے۔

حوض خاص سے متصل ایک مقبرہ۔ باہر کی طرف اس کی مغربی دیوار پر نیلے پتھر پر یہ عبارت خط ثلث میں کندہ:

بنای این عمارت در عہد دولت سلطان الاعظم سکندر شاہ
سلطان خلد اللہ ملکہ و علی امرہ و شانہ این بنیاد شیخ شہاب الدین
تاج خان و سلطان الاعظم سکندر شاہ سلطان ابو سعید بتاریخ
نہم رمضان سنہ تسع و تسعمائۃ

گنبد کے اندر حق تعالیٰ کے ۹۹ نام۔ چھت پر آیتہ الکرسی۔ مغربی دیوار پر طرحی نقش میں لکھا ہوا: الملکسم

Marfat.com

اس مقبرے سے ملا ہوا ایک کنواں۔ اس کے کنوئیں کے سفید پتھر کے تختے پر خط ثلث میں کوئی عبارت کھدی ہوئی جو پڑھی نہیں جاتی۔ حوض خاص کے جنوب میں ایک کروہ کے فاصلہ پر میر خاں اور وزیر خاں کا مقبرہ ہے کہتے ہیں کہ وہ فیروز شاہ کے ہمراہیوں میں سے تھے۔ ایک مدفن میر پور، دوسرا وزیر پور کہلاتا ہے اور ایک مقبرہ جو محمد پور کے نام سے مشہور ہے، اس کی تاریخ اور صحیح نام معلوم نہ ہو سکا۔ اس پر کچھ لکھا ہوا ہے جسے تحریر کیا جاتا ہے۔

مسجد قوت الاسلام کا بیان جس میں وہ مینار ہے جو خواجہ صاحب کی لاٹ کے نام سے مشہور ہے۔ مسجد کی بنیاد سلطان شہاب الدین عرف معز الدین کے حکم کے مطابق ۶۰۲ھ میں پڑی اور اس کی تکمیل کی ذمہ داری سلطان شہاب الدین التمش نے سنبھالی۔ زندگی بھر مسجد اور ایک مینار کی تعمیر میں سرگرمی دکھائی۔ یہ مسجد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی کی درگاہ سے متصل ہے مسجد کے احاطے کے دروازے پر جو سلطان شہاب الدین التمش کا بنوایا ہوا ہے، شرقی کی طرف یہ کتبہ لکھا ہوا:

این مسجد را تیار کردہ قطب الدین خدا رحمت کناد ہر کہ بیند این
ذرہ برا دعا کند۔

مسجد کے شمالی دروازہ پر یہ کتبہ کندہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم واللہ یدعوالی دارالسلام و یہدی من یشاء
الی صراط المستقیم جرت بذہ العمارت اعالی بامر سلطان السلطان
معزالدین محمد بن شاہ ناصر امیر المومنین فی شہور اثنی و تسعین و
خمسمائۃ۔

اس مسجد میں گیارہ در تھے۔ دس دروں کے نشان ابھی تک باقی ہیں

ان میں سے بیشتر محراب کے اوپر سے ٹوٹ کر گر گئے ہیں۔ پہلے در پر سورۂ ... آیت النشور تک لکھی ہوئی۔ اس کے پہلو میں دو محرابیں ہیں ایک پر سورۂ اخلاص اور کلمۂ طیب لکھا ہوا اور اس کے نیچے آیۃ الکرسی لکھی ہوئی۔ دوسری محراب پر سورۃ انا فتحنا آخر تک۔ درمیانی محراب پر آیۃ لتؤمنوا باللہ ورسولہ کبرۃ تک۔ اس کے نیچے کلمۂ طیب، اس کے نیچے شہد اللہ سے ہوالعزیز الحکیم تک۔

تیسرے در پر سورۃ الرحمٰن الا سلطان فبای آلای ربکما تکذبان تک۔ چوتھے در پر جو احاطے کے اندر ہے سورۃ عمران انک لاتخلف المیعاد تک۔ پانچویں در پر سورۃ فرقان آیت وربک قدیراً تک۔ چھٹے در پر جو تمام دروں کے بیچ میں ہے اور دوسرے دروں سے بڑا ہے: اس در کی محراب کے گرد سورۃ قد افلح المومنون آیت یوم القیامۃ تبعثون تک۔ اس کے نیچے دوسرے دائرے میں خط کوفی میں لکھا ہوا جو پرانا ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ سے ٹوٹ گیا اور مشکوک ہو گیا۔ اس کے بعد تیسرے دائرے میں:

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً آیت اکثر نفیرا تک۔ اس جگہ مسجد کی تاریخ لکھی ہوئی ہے: اربع وتسعین وخمسانہ ۵۹۴ھ۔ ساتویں در پر: سورۃ انا فتحنا آیت عند اللہ فوزاً عظیماً تک۔ آٹھویں در پر: الملک اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم نزل علیک الکتاب العبرۃ لاولی الابصار تک۔ نویں در پر: سارعوا الی مغفرۃ من ربکم آیت خیر من الناصرین تک۔ دسویں اور گیارھویں در پر جو لکھا ہوا ہے وہ ٹوٹنے کی وجہ سے باقی نہیں رہا۔

مسجد کے صحن میں لوہے کی کیل ہے جسے رائے پتھورا سے منسوب کر کے مشہور کر دیا گیا ہے جو غلط ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے دن کی گھڑیاں گننے کے لئے مقیاس بنایا تھا چونکہ ان دنوں گھڑیال نہیں تھا۔ گھڑیال فیروز شاہ

Marfat.com

کے دور میں ایجاد ہوا جو دنیا میں جاری ہو گیا۔

مسجد کے مینار کا بیان تب لوگ۔ خواجہ قطب الدین کی لاٹھ کہتے ہیں۔

سلطان شمس الدین التمش کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پیدائش سے ہی ان کی دونا نگیاں

باہم جڑی ہوئی تھیں، لہذا اسے التمش کہتے تھے اور یہ ترکی لفظ ہے :

مینار کے دروازے پر لکھا ہوا :

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی مسجدا للہ تعالیٰ بنی اللہ لہ فی الجنۃ

بیتاً مثلہ عمارت مبارک مینار حضرت سلطان السلاطین شمس الدنیا

والدین مرحوم مغفور طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواۃ :

بر آں سے ٹوٹا ہوا۔ مینار مذکور در عہد دولت سلطان الاعظم

المعز ابو شاہ سکندر بن بہلول سلطان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وعلی

امرہ و برانہ عملہ نمانیز ازتیغ خان مسند عالی اندوحقا اصہ ابالملیکہ

ریدہ بنا مرتبا بالامرمت گردید العدم ماہ ربیع الاخر ستۃ تسعین

وتسعمائۃ :

اونچے دروازے کی چوکھٹ پر لکھا ہوا : در زمانہ شہور سنہ سبعت

وسبعات۔ تقدیر دملالک باتوفیق ربانی برگشندہ عنایت سبحانی

فیروز شاہ ایمانی ایں مقام را باحتیاط تمام عمارت کرد۔ خالق بیچوں

آں مقام را از جمیع آفات مصون دارد۔

اوپر سنگ مرمر کے دائرے میں یہ سطر لکھی ہوئی۔

امر بہذہ العمارت فی ایام الدولہ سلطان الاعظم المکرم المظفر مالک

رقاب الامم مولی ملوک الدولہ العرب والعجم شمس الدنیا والدین

معز الاسلام والمسلمین ذوالامر الامان وارث ملک سلیمان ابو المظفر

Marfat.com

التمش السلطان ناصر امیر المومنین۔

ان میں سے بیشتر آیتوں میں سورۃ انافتحنا اور سورۃ الرحمٰن کندہ ہوئی ہیں، جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی، نامعلوم اور مشکوک ہو گئی۔ یہ پہلے ۳۶۰ تھیں۔ اب ۲۴۵ باقی رہ گئیں۔ اس کے بالائی حصہ کی ۲۵ سیڑھیاں گر گئیں۔ اس کی لمبائی ۹۰ درعہ اور ۵۵ درعہ مدور ہے۔ مسجد قوت الاسلام کے پیچھے شمس الدین التمش کا مقبرہ ہے شمالی دروازے کی محراب پر باہر کی جانب سورۃ انا فتحنا آیت امرا تک۔ اس کے نیچے سورۃ قد افلح المومنون، ہم فیہا خالدون تک۔ مشرقی دروازہ کی محراب پر سورۃ الرحمٰن، اول تکذبان تک۔ اس کے نیچے لا یستوی اصحاب ... العزیز الحکیم تک، مغربی دروازہ پر سورۃ الحمد للہ فاطر السموات والارض، آیت تذکرون تک: اس کے نیچے: فبما رحمۃ من اللہ، بما کسبت وہم لا یظلمون تک۔ گنبد کے اندر سورۃ الملک: قلیلا ما تشکرون تک۔ اس کے نیچے مغربی دیوار کے اندر کی طرف: یا محمد الرسول اللہ علی القوم الکافرین تک۔ اس کے نیچے ما سمع لما یوحی۔

اس کے نیچے محراب کے اندر آیت القرآن کریم، من رب العالمین تک۔ اس کے نیچے یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنات، ذلک الفوز العظیم تک۔ محراب کے دائیں بائیں ۹۹ نام اور آیت قل اللہم مالک الملک، آیت ذوالجلال والاکرام تک لکھی ہوئی اس کے نیچے: کل نفس ذائقۃ الموت، آیۃ الکرسی، کلمۂ طیب، سورۃ لہ ما فی السموات، علی القوم الکافرین تک، وقل انی ہدانی ربی دانہ الغفور الرحیم، آیۃ لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین، انا علیٰ ذہاب لقادرون تک۔

(قطب) مینار سے متصل امام مشہدی معروف بہ امام ضامن کا مقبرہ۔ اس کے دروازہ پر لکھا ہوا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وظیفہ حمد دعائیکہ مجاوران خیطرہ

Marfat.com

قدس ساکنان روضہ انس بآں قیام نمایند نثار خداوند کہ مقبران درگاہ دنمودہ اندو نقد جان و دل را باکل صرف بارگاہ او فرمودہ و درود وافر کباب متاثرہ یشہید معطر خطیرہ منور شفیع روز محشر وآل واصحابہ بطہار و واصل وموا صل ما در بحضرت الخیرات ومرات الی توفیق الرفیق حضرت ہدایت مرتبت محمد بن علی ابن محمد علی صفوت حسنی مشرب حسنی نسب عمدہ سادات عظام خلاصہ اتقیا کرام علیی نزل عالم تجرید موسٰی کوہ عزلت و تفرید المویدمن عنداللہ الغنی قطب الملہ در طریقہ سید الحسنی الحسنی گردانید تا ایں بقعہ شریف و منزل لطیف را احداث نمودہ و وصیت فرمودہ اند کہ منات سویدا وسر آید و بہ تشریف اوخلو با اسلام امتین شرف گردیدہ بخیط تقوٰی قدس در روضہ انس پرداز نماید۔ مقبرہ فائض الانوار آں حضرت باید ازیں بقعہ باشد وکان اتمام ہذا البقعہ المنورحی سنہ اربع واربعین و ۹۴۴ تسعمأتہ

گنبد کے اندر دیوار کی پیشانی پر: بسم اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ اکبر

محراب کے اندر خط کوفی میں لکھا ہوا: لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

اس کے نیچے دائرہ میں اسم اللہ لکھا ہوا ہے:

شمالی جانب جوگ مایا کا مندر جو ہندوؤں کی پرستشگاہ ہے، پکی چار دیواری میں واقع ہے۔ اس کے آگے خواجہ صاحب کے راستہ میں دروازہ ہے۔ اس سے متصل ادہم خاں کا مقبرہ جو بھول بھلیاں کہلاتا ہے۔ اسی پتھر پر کندہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ذکریا دیجی ساختہ آقا جوہر ۱۱۸۵ھ۔

مقبرہ ادہم خاں جو بھول بھلیاں کہلاتا ہے اس میں ۲۴ در ہیں۔ اس کا کتبہ:

سنہ ۹۲۲ھ۔ آریجو نہ

Marfat.com

دروازے کی محراب کے دونوں جانب کلمہ طیب، ایک اور دروازے پر اسم اللہ۔ گنبد کے اندر دروں کی آٹھ محرابوں پر الملکۃ، بدوح تک، مغربی دیوار پر اندر کی طرف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٓر تلک آیت الکتاب المبین انا انزلناہ قرآناً عربیاً لعلکم تعقلون: من تبلہ لمن العالمین، نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک ہذا القرآن وان کنت من قبلہ لمن الغافلین تک۔

اس کے آگے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی درگاہ ہے اس کے مغرب کی طرف کے پہلے دروازہ پر کندہ:

خلقی کہ درین گنج سعادت منزلت | آخر بہ نثار شاکر خان صفت
گفتم چہ نویسم رقم تاریخش | رضواں بدل اسرار در جنت گفت

احاطے کی مشرقی سمت کے دروازے پر ملا موج کی طرف خط ثلث میں کندہ:

در زمان شہ جہان اسلام | شد بنا ایں در سپہر جناب
گرچہ صد باب ہست جنت را | پس باب بمثل ہذا باب
کرد صحنی بنا کہ در بانش | یوسف ثانی از حق است
چوں ز تاریخ و نام کردم عرض | گفت درگاہ خواجہ اقطاب

مجلس خانہ سے متصل شمال کی طرف واقع تیسرے دروازے پر یہ تاریخ کندہ:

در زمان آفتاب چرخ دولت شیر شاہ
شاہ کہ رایات کوکب موکب گردون علام
ایں قدر عظیم القدر درگاہی کہ اندر باب او
صادق آمد قول ہذا الباب من دار السلام

Marfat.com

بود ہشت بست وچہار و نہ صد سال از ہجرت کہ شد
زاہتمام شیخ دیں پرور خلیق الحق تمام

احاطہ کے اندر سنگ مرمر کے جالیوں پر جو مولوی فخر الدینؒ کے مزار سے ملحق ہے
کندہ: اللہ محمد ابوبکر عثمان علی اللہ

اس کے نیچے:

ازحکم بادشاہ جہاں خسروا نام	فرخ سیر شہنشہ نہ آسمان غلام
گرد مزار خواجہ دیں قطب نہ فلک	گردر بگرد روضہ دو آدم بہ خلف
تعمیر شد حجر زیباد منتظم	مانند قبلہ اشرت وچوں کعبہ محترم

حجرے کے مشرقی دروازے پر کندہ: اللہ محمد اللہ تیسرے دروازے کی پیشانی پر: اللہ محمد ابوبکر عمر عثمان علی اللہ۔ اس کے نیچے لکھا ہوا:

از سعی کمترین غلامان شہریار	با عتقاد معتقد کامل العیار
رفتند قدسیان بدیار بہشت عدن	تاریخ یافتند حصار بہشت عدن

دائیں پہلو پر: باہتمام کمترین غلامان شہ جلوس فرخ شاہی۔
بائیں پہلو پر: اتمام یافت ۱۱۳۰ھ۔ راقمہ عبداللہ شیریں رقم:

درگاہ کے اندر چینی کے کام کی دیوار پر، خواجہ قطب الدینؒ کے سرہانے کلمۂ طیب لکھا ہوا اور تاریخ وفات ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ ہجری روز دو شنبہ۔

خواجہ قطب الدین صاحب کے مزار سے متصل حاجی حرمینؒ کا مزار اور دوسرا مزار۔ خواجہ قطب الدین کے مزار کی طرف سنگ مرمر کے حجرے کے باہر قاضی حمید الدین ناگوریؒ کا مزار۔ تعویذ پر لکھا ہوا:
الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔ الذین آمنو وکانو

له س۔ ۱۱۔ آرکا یونہ

Marfat.com

تبعثون ۔

دائیں پہلو پر : لیس علی اہل اللہ لا الہ الا اللہ ہم الموت ولا وحشۃ المقبرون ولا یوم قرع القیامہ ۔

بائیں پہلو پر : انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر و یتم نعمتہ علیک ویہدیک صراطاً مستقیماً ۔

سرہانے کی طرف چراغدان کی دیوار کے پیچھے : ہذا مرقد المنور و قطب الاولیا فی الآفاق و غوث الاتقیا مالاسماق العالم العامل الولی الفاضل الکامل شیخ حمیدالدین نوراللہ مرقدہ المنورہ عمرہ الروضہ خادم الفقرا سلیمان بن شیخ بھیکہ فی سنہ اربع و سبعین و تسعمائۃ ۹۷۴ ۔ وفات حضرت شیخ المحققین قطب العارفین شاکر بارگاہ قدس و طایف کعبہ انس دردریای حقیقت جوہر کان طریقت حضرت محبوب حمید بندگی شیخ محمد حمید اللہ نوراللہ مرقدہ در شب دوشنبہ یازدہم ماہ رمضان مولوی فخرالدین کے سرہانے کا کتبہ : فی الحمد ذالک اللیل خالشمس سنہ ۹۹۵ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد ۔

بگذاشت فرخ دیں چوں جہان سرای فانی
برآستان داد آں قطب جاودانی
سال وصال آں ماہ از غیب چوں بجستم
تاریخ گفت ہاتف خورشید دو جہانی

من کلام سید الشعراء فخر الدین مقبول الٰہی بسنہ ۱۲۲۲ ۔

جواہر خاں کی قبر کا کتبہ جو مولوی فخرالدین کے مزار کی پائنتی ہے :

کرد رحلت زگیتی گذران | خان دیندار حافظ قرآن
گفت سال وصال او ہاتف | بود مقبول حق جواہر خاں

لہ ۱۱۰۹ھ - آرکائیوز

Marfat.com

محلدار خاں کی قبر کا کتبہ : تعویذ پر آیتہ الکرسی اور کلمن علیہا فان ۔
نواب ممتاز محل کے دالان پیشانی پر جس میں انھوں نے اپنا عاقبت خانہ بنایا تھا :

آنکہ نواب فلک مرتبہ ممتاز محل | منبع جود و سخا نیک سیر پاک سرشت
از صداقت چو بدرگاہ شہ قطب الدین | محل نیک ، بنا ساختہ تعمیر بخشت
سال تعمیر ز معمار خرد جست ظفر | دفعتاً داد جوابش کہ بگو رشک بہشت

نواب ضابطہ خاں کی قبر کے تعویذ کے پتھر پر : آیتہ الکرسی اور ۱۲۲۸ لکھا ہوا ۔
خواجہ قطب الدین کی درگاہ کی مسجد کے در کی پیشانی پر :

بدر لطف و عنایت شہ والا جناب | ساخت از روی ارادت از رسوخ اعتقاد
خسرو فرخ سیر شاہنشہی مالک رقاب | مسجد زیبا بنای مسجد گاہ شیخ و شاب
با سروش غیب ہاتف گفت در گوش خرد | سال تاریخش بنای بیت رب مستجاب

مقبرہ معتمد خاں کے دروازہ کا کتبہ جو درگاہ خواجہ (خواجہ قطب الدین) کے پہلے احاطے کے اندر ہے : ۱۱۱۳

بعہد حضرت شاہ عالمگیر محی الدین | کہ از عدلش بہ جہد زن با خدا انسی وفانی
گزیدہ معتمد خاں خاکپای شاہ قطب الدین | کہ از زمین جوارش ہست چشم عفو یزدانی
ز نور تربتش ہر کس تجلی یاب میگردد | شود حشر از جمال جبہ اش چوں ماہ نورانی
گنونش عفو کن یا رب زمین قرب اقدامش | منور ماند روحش راز نور قطب ربانی
سوال سال تاریخش دل از کردیاں کردم | جواب آمد الٰہی عاقبت مسعود گردانی
۱۱۳۶

احاطے کے باہر مغربی دروازے سے متصل شمالی جانب مراد بخش کا گنبد ہے اس پر لکھا ہوا :

بہر دستگیر اللہ محمد علی فاطمہ حسن وحسین علیہ السلام غوث الاعظم
در عہد جہاں پناہ شاہ عالم | صد شکر مراد بخش با صدق و صفا

Marfat.com

تعیہ نمود خانقاہ و مسجد — پیش درگاہ قطب دین و دنیا
تاریخ زعقل چون بجستم گفتا — این مسجد و خانقاہ او کرد بنا
۱۲۱۵

مقبرہ کے اندر مسجد کے در کی پیشانی پر بھی یہی کتبہ لکھا ہوا ہے۔ اس دروازہ کے مقابل جس کا ذکر ہو چکا جنوب کی طرف شاہ عالم بادشاہ فردوس منزل کا مقبرہ ہے۔ دروازہ پہ لکھا ہوا:

این روضہ مقدسہ شاہ عادل است — دین باب در گہی شہ دین قطب کامل است
گفتم ز سید الشعراء چیست سال آن — فی الحال گفت کاین در فردوس منزل است

اس کے اندر سنگ مرمر کا حجرہ۔ اس کے بیچ میں دو قبریں ہیں ایک قبر بہادر شاہ کی ہے۔ اس کے سرہانے لکھا ہوا:

در خور زیست با مر مصطفیٰ — شاہ عالم راہ بود جنت جزا
۱۱۲۴

دوسری قبر کا کتبہ جو بادشاہ عالی گوہر فردوس منزل (شاہ عالم ثانی) انار اللہ برہانہ کی ہے:

ہو العفو الغفور جعل اللہ الجنۃ مثواہ سنہ ۱۲۱۶[1] ہو الغفار

شد چہرہ درج تاجوری در حضیض خاک — در دا کہ از غبار کسوف اجل نہاں
یعنی کہ شاہ عالم عالم پناہ کرد — زین عالم انتقال بہ نزہتگہ جناں
سید نوشت خامہ عجز طراز من — یعنی کہ سال آن است زہر مصرعی عیاں
دی آفتاب روی زمین بود پیش ازین — شد آفتاب زیر زمیں آہ و آسماں

راقم کاتب میر کلن رضوی:

سرہانے کے تعویذ کے پتھر پر لکھا ہوا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دونوں پہلو پر آیۃ الکرسی، ہو العلی العظیم تک۔ تعویذ کی پیشانی پر کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

وہاں جہاں روالا (اکبر شاہ ثانی) کے مکانات، دیوان خاص وغیرہ

---

[1] ۱۲۲۱ - آرکائیوز

Marfat.com

سمیت، دوسرے مرشد زادوں (شہزادوں) کے مکانات جو پھول والوں کی سیر، چھڑیوں اور عرس کی سیر تفریح کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اس سے متصل مرزا سلیم بہادر کا مکان، خونخوار صاحب کا مقبرہ۔ قبر کے تعویذ پہ کلمہ لکھا ہوا۔ مولانا جمالی کا مقبرہ، لاڈو سرائے میں جو حویلی خواجہ قطب الدین سے متصل ہے جس کی پرانی دہلی کے سواد میں شہرت ہے۔ ملا موج کے مقبرے کے قرب میں اس مقبرے (مولانا جمالی کے مقبرے) کے اندر گنبد کی گولائی میں اوپر کو لکھا ہوا:

اگر بکفر کشد سر سیاہ کاری ما　　بود بعفو تو چشم امیدواری ما
بآستانِ تو شرمندہ سگان توایم　　کہ شب قرار ندارند بہ آہ و زاری ما
بخاک کوی تو در چشم مردمان خواریم　　بنزد اہل نظر عز تست خواری ما
ز ابر لطف تو شد ناپدید گرد گناہ　　ولیک شستہ نشد داغ شرمساری ما
بروز ہجر تو در بیکسی و تنہائی　　بجز غمت نرسد کس بہ غمگساری ما
جمال یار بدر بار التجا می آر　　کہ ہست بر در دلدار رستگاری ما

ز حد گذشت بعشق تو بیقراری ما　　امید ہست کہ رحم آوری بزاری ما
جمال عفو تو گر آمدی برون ز نقاب　　اگر نہ روی نمودی گناہگاری ما
اگرچہ در خور قہریم از گنہگاری　　بود بلطف تو چشم امیدواری ما
بعزت جبروت و حرمت ملکوت　　رسیم گر نظر آری بخاکساری ما
اگر بہ پردہ راز تو محرمی یابیم　　فرشتہ را نشود جای پردہ داری ما
زیک ترشح ابر کرم فرو شوئی　　غبار جرم ز رخسار شرمساری ما
نظر بسوی جمالی فگن زمین عطا　　نبیند بجانب مستی و خاکساری ما

Marfat.com

ای رحمت تو از غضبت برتر گرد دی قہر ترا لطفت تو فسر مود بود
جای کرشمه از خسرمن عفو تو سخن آنجا گنه خلق نسنجید بجو

مغربی دیوار کی محراب پر: کلمہ طیب اور اس کے نیچے: اشہد ان لا الہ، ہو العزیز الحکیم تک۔

اس کے نیچے: کلمہ طیب اور قبر کے تعویذ پر کلمہ اور اسم اللہ۔

دوسری قبر پر جو آیت لکھی گئی وہ اور کلمہ لکھا ہوا اور مولانا جمالی کی تاریخ وفات: سنہ ۹۴۲ھ

وہاں سے جھرنے کی طرف: ناظر منظور علی خاں کا باغ جو ناظر باغ کے نام سے مشہور ہے۔

اس کے دروازہ پر لکھا ہوا: بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفرمانِ محمد شاہ عادل کہ بر فرقش بود تاج مبارک
بنای گلشن در قطب گردید کہ گلہایش زند رضواں تبارک
بود سرسبز دایم روز افزوں بحق سورہ صاد و تبارک
پی تاریخ سالش گفت ہاتف بخدا یاری بود باللہ مبارک

سنہ ۱۱۱۶ ہجری مقدس مطہرہ سنہ ۳۱ جلوس مبارک محمد شاہی

وہاں سے مغرب کی طرف جھرنہ جو حضرت محمد شاہ بادشاہ کا بنوایا ہوا ہے۔ اس میں اب دالان حضور والا محمد اکبر شاہ بادشاہ (اکبر ثانی) نے تیار کرائے ہیں۔ جھرنے پر ایک قبر ہے اس پر لکھا ہوا:

عابد حکیم و فاضل با زہد و تقوی قناعت کردہ شہید اورا قزاق بد دیانت
تاریخ سال او را ہاتف مرا خبر داد روح شہید عابد آمد میان جنت

۱۲۱۶

وہاں سے کلی شاہ کا تکیہ، بہت سے مزار اور خانقاہیں۔ جہانتن کا مزار اد۔

لہ ۹۲۴ – آرکائیوز

Marfat.com

شمسی کے تالاب پر ایک مسجد جسے اولیار مسجد کہتے ہیں۔ شمسی تالاب میں ایک گنبد میں گھوڑے کے نعل کا سُرخ نشان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت مولی مشکل کشا علیہ السلام کے گھوڑے کا نعل ہے۔ واللہ اعلم۔ وہاں یعنی حوض کے گرد بہت سے بزرگوں کے مزار ہیں۔ قاضی عبداللہ مصدر رسری ۶۷۱ھ اور مولانا اسما رالدین کی قبریں جنوب کی طرف۔ شمال کی طرف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا مقبرہ ہے گنبد کے اندر بالائی طاق پر یہ کتبہ خط نستعلیق اور ثلث میں لکھا ہوا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم مجملی از احوال کرامت اشتمال آں مقتدای وقت صاحب المفاخرت ابوالمجد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ وسعید آنکہ از مبادی شعور بطاعت حق وطالب علم کمربستہ نزدیک بارون فارغ اکثر علوم دینیہ تحصیل کردہ و در سن بست و دو سالگی از ہمہ فارغ شدہ وکلام مجید از بر گرفتہ بر مسند افادت نشست و بمبادی عنفوان جوانی جاذبہ الہی در رسید بیکبار دل از یار و دیار برکندہ متوجہ حرمین محترمین گشت۔ مدتی مدید بآں مقامات شریفہ اقامت ورزیدہ با قطاب زمان و اولیاء حق کبار صحبت ہا داشتہ بود در ربع ارجمند و رخصت ارشاد طالبان اختصاص یافت علاوہ آں تحصیل فن حدیث نمودہ، ببرکات فراوان بوطن مالوف مراجعت فرمودہ۔ مدت پنجاہ و دو سال بجمعیت ظاہر و باطن تمکن یافت تکمیل فرزندان طالبان علم خاصہ از ہر علم سیما از علوم شریف حدیث پرداختہ نہجی کہ در دیار عجم احدی از متقدمین و متاخرین را دست نداوہ است ممتاز و مستغنی گردید و در فنون علمیہ خاصہ فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کردہ۔ چنانچہ علمای زمان اعتبار بر آں ورزیدہ دستور العمل خود دارند و اہل دانش از خواص و عوام بجان خریداری

میذاید۔ تصانیف ایں فیاض والا از صغیر و کبیر بصد مجلد و
بحسب شمار ابیات پانصد ہزار رسیدہ است۔ در محرم
۹۰۸ھ ایں نور راتم پرتو ظہور بعالم عنصری دادہ و در ۱۰۵۲ھ

بتمام آگہی وکشادہ پیشانی بعالم قدس خرامید۔ تاریخ ولادت
شیخ اولیا ء و تاریخ وفات فخر العالم است۔

اس کے نیچے گولائی میں چاروں طرف اوپر گرسات عدد آیۃ الکرسی لکھی ہوئی
اس کے نیچے سرہانے کی دیوار پر کلمہ طیب۔

وہاں موضع مہرولی ہے، درگاہ (خواجہ قطب الدین) کے خادموں اور دوسرے
لوگوں مثلاً جاٹوں وغیرہ کے رہنے کی جگہ۔ وہاں سے شمال کی طرف موضع ملک پور
وہاں سلطان غازی کا مقبرہ: اس مقبرہ کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے:

امن بنیا ہذہ البقعہ المبارکہ السلطان المعظم شہنشاہ الاعظم مالک
رقاب الامم (یہاں سے ٹوٹ گیا) فی العالمین سلطان السلاطین
شمس الدنیا والدین المختص بعنایت رب العالمین ابی المظفر المیتمش
سلطان ناصر الدین امیر المؤمنین خلد ملکہ فی سنہ سبع وعشرین
وسبعمائۃ:

اس دروازے کی چوکھٹ پر: آیۃ الکرسی، خالدون تک، اس کے نیچے:
لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین محمد رسول اللہ صادق الاولین۔ اس کے نیچے:
انما یعمر مساجد اللہ سے یہدی القوم الظالمین تک۔ مغربی دیوار کی محراب پر
سورۃ انا فتحنا، فوزاً عظیما تک۔ اس کے نیچے پہلے بیت وضع للناس، عن العالمین
تک۔ محراب کے دونوں طرف اسم اللہ اس طرح لکھا ہوا ۲ للہ
غار میں چار قبریں ہیں۔ ایک سلطان ناصر الدین غازی کی۔ دوسری
اس کے بھائی کی، تیسری اس کی بہن کی چوتھی بادشاہ کے خواص کی، سلطان

۱۰۵۴ھ - آرکائیوز

Marfat.com

(ناصر الدین) کا عرس ہیجدہم شوال (۱۱۰۱ھ) کو ہوتا ہے۔

جنتر منتر کا حال یہ ہے کہ مرزا خیر اللہ اور جے پور کے رہنے والے تین ہندوؤں کی شرکت میں فرمائش کے مطابق اسے تیار کیا گیا۔ مرزا خیر اللہ کو علم حساب میں بہت کمال حاصل تھا۔ وہ محمد شاہ کا ہمعصر اور سوائی جے سنگھ کی ملازمت میں تھا۔ اس عہد میں مبشر خاں بھی الغ بیگی جنتری سے استخراج کر کے حکم دیا کرتا تھا۔ تمام احکام موافق ہوتے اور کوئی غلطی نہ ہوتی۔ اتفاق سے اس جنتری کی مدت جو تین سو سال مقرر تھی ختم ہو گئی اور مبشر خاں کے احکام میں خلل پڑ گیا وہ جو بات نکالتا اُلٹی پڑتی۔ اسے بہت فکر ہوئی اور بادشاہ سے گذارش کی کہ یہ جنتری ناقص ہو گئی، اس کی میعاد جو تین سو سال تھی اس زمانے میں ختم ہو گئی، احکام میں خلل آ گیا۔ اس لیے فدوی حضور میں درخواست کرتا ہے کہ مرزا خیر اللہ کو حضور کی طرف سے جنتری کی تیاری کا حکم صادر ہو تاکہ وہ جنتری تیار کرے۔ بادشاہ نے اس کے کہنے کے مطابق سوائی جے سنگھ کو لکھ کر بھجوایا کہ بادشاہ کے لیے مرزا خیر اللہ سے ایک جنتری ضرور تیار کرائی جائے کیوں کہ بادشاہ کی خوشی اسی میں ہے۔ بادشاہ نے راجہ سوائی جے سنگھ کو بھی عنایت کے کچھ لفظ لکھے۔ غرض حضور کے حکم کے مطابق راجہ نے مرزا خیر اللہ سے یہ حال بیان کیا۔ اس کی بہت خاطر داری کی اور جنتری تیار کرا کے محمد شاہ بادشاہ کے حضور میں گذرانی بادشاہ نے وہ جنتری مبشر خاں کے حوالے کر دی وہ اس جنتری سے جو حکم نکالتا مطابق ہوتا، اس کے احکام میں بال برابر فرق بھی نہ ہوتا۔ راقم الحروف نے سننے میں جتنا آیا لکھ دیا۔

یہ شعر کبیر بائی کی قبر پر لکھا ہوا ہے جو سید عبد اللہ خاں بارہہ کی آشنا تھی۔ اس کی قبر لال بنگلے سے متصل ہے۔

Marfat.com

زنِ فاحشہ در تہ خاک شد | بجا شد کہ خس کم جہاں پاک شد

۱۱۲۶

یہ شعر میاں صابر بخش کے مکان سے لکھے گئے :

بادشاہا جرم ما را در گذار | ما گنہ گاریم و تو آمرزگار
تو نکو کردی و ما بد کردہ ایم | جرم بے اندازہ و بیحد کردہ ایم
بیگنہ نگذشت بر من ساعتی | با حضورِ دل نکردم طاعتی
بر در آمد بندۂ بگریختہ | آبروئے خود ز عصیاں ریختہ
مغفرت دارد امید از لطف تو | زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا
بحر الطاف تو بے پایاں بود | ناامید از رحمتت شیطان بود
نفس و شیطان زد کریما راہِ ما | لطف تو بادا شفاعت خواہ ما

کلمۂ طیبہ بایہ ید اللہ ہے کے ساتھ اس مسجد کے اندر جو سبزی منڈی میں لوح پر خط ثلث میں کھدا ہوا : افضل الذکر لا الہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ۔

کلمۂ طیبہ تمبل پوشوں کی مسجد پر خط ثلث میں کھدا ہوا۔ محراب پیشانی پر لکھا ہوا۔

لا الہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ کتبہ مرزا بیدل کی قبر پر تھا جو دہلی دروازے کے باہر مگر اب قبر کا نام و نشان بھی باقی نہیں۔

پیش ازیں گفت سعدی شیراز
بیدل از بے نشاں چگوید باز

یہ کتبہ اس قبر پر قدم شریف کے سامنے بنگلے کے اندر ہے سنگ مرمر تختی پر خط نستعلیق میں کھدا ہوا۔

از جہانِ بے بقا چوں دریای عمیق
شد رواں دردانہ خانم جانب دار السلام

Marfat.com

سال تاریخ زنا لش خواستم اے دل عجب گفت ہاتف بگیاں آں ...

یہ کتبہ اس حجرے کے دروازہ پر ہے جو قدم شریف کے پہلے در ... سنگ مرمر کی تختی پر خط نستعلیق میں کھدا ہوا :

رحمت اللہ چو رفت از دنیا گفت ہاتف بہشت روزی شد

یہ کتبہ مدرسہ نواب غازی الدین خاں کے اندر۔ مغربی دروازے پر خط نستعلیق میں کندہ :

نہ بر لوح نقشی بماند ز لیک جزای عمل اند و نام نیک

بیاد حسنات نواب اعتماد الدولہ ضیاء الملک سید فضل علی خاں بہادر

سہراب جنگ کہ یک لک و ہفتاد ہزار روپیہ برای ترقی علوم در مدرسہ

ہٰذا واقعہ دہلی خاص مولد و موطن بصاحبان کمپنی انگریز بہادر تفویض نمودہ

اند، منقوش گردیدہ در ۱۲۸۹ء عیسوی، کتبہ سید امیر رضوی ۔

اس مسجد کا کتبہ جو سید حسن رسول نما کے راستے میں ہے۔ فارسی خط میں لکھا ہوا :

بعہد ثانی صاحب قرآن محمد شاہ کہ مید ہند ... بوساتش برکاب

بسان ابروئے خوبان بہ بلدہ دہلی بنای مسجد مطبوع شد بہر ثواب

نوشت کلک گہر سلک سال تاریخش بنا نمودہ چہ مسجد حیاتی وجہت سب

پہاڑ گنج کے پیچھے مغرب کی طرف ایک مسجد ہے۔ اس کے تینوں دروں پر ... لکھا ہوا ہے :

شمالی در کی پیشانی کے پہلو پر اس قدر عنایت حق الفقرا ۔

باب اللہ عنایت حق عنایت حق ۔

در کی پیشانی کے بیچ میں اس قدر : عنایت حق گفت ہا از سر اخلاص دل عنایت حق

Marfat.com

لمسجد اسس علی التقویٰ من اول یوم احق ان تقوم فیہ۔ عنایت حق مسجد اقصیٰ است باکعبہ کرم ۱۳۶۰ھ اس کے نیچے محراب کے اندر:

یا اللہ یا محمد یا قادر۔ دائیں پہلو پر شمالی جانب اس در کے اس قدر:

چار یار محمد کہ تاج ابرار اند ۔۔۔ چو حرف چار محمد بیکدگر یار اند

بائیں پہلو پر:

بیاد آوردن من بعد سرور ۔۔۔ ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

تیسرے در کے جنوب مشرقی پہلو پر اس قدر حق عنایت حق الفقراء باب اللہ عنایت حق عنایت حق۔

مسجد کے اندر کی طرف درمیانی بڑے در کی محراب پر یہ ثبت ہے:

یا ہادی ۔۔۔ ہر کہ درین در بار یار ادت رسد

تاج سعادت بسرش می نہد ۔۔۔ یا ہادی

محراب کے اندر پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ پر خط ثلث میں یہ کتبہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دخل الجنۃ اس کتبے کے دونوں پہلوؤں پر یا ہادی لکھا ہوا ہے۔

ایک پرانی مسجد کھڑکی فراشخانہ کے باہر تھی۔ اب اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔ اس پر یہ تاریخ کندہ تھی۔

دریں مسجد نزول قدسیاں باد ۔۔۔ قلم بر حرف ایں گوہر نشاں باد

چوں تاریخش زہاتف خواستم گفت ۔۔۔ بنام شاہ حاتم جاوداں باد

قاسم خاں کے کنوئیں کی تاریخ کنوئیں کے اندر سنگ مرمر کی تختی پر خط نستعلیق میں کندہ کی ہوئی۔ یہ کنواں شہر کے اندر ہے۔

Marfat.com

دہن چاہ زر خرید از جاں — وقف از دل بنمود بہ عنوان
گفت ہاتف چو محسن این تاریخ — وقف نامی است بہ ہمہ حیوان

شہر کے باہر اس حجرے جو پرانی عیدگاہ کے پاس ہے:

امید کہ ہر کہ دریں بقعہ مبارک مدفون است مغفور است وکان بناء
ہذا فی خامس عشر من المحرم الحرام سنہ اربع وثلثین ۸۳۴ وثمانیہ مائۃ

پہاڑ گنج میں: پہاڑ گنج کے راستہ میں مشرق کی طرف اجمیری دروازے
اندر نواب غازی الدین خاں کے مدرسے سے متصل ایک مسجد ہے۔

اس کے در پر یہ کندہ ہے:

سال تاریخ مسجد دانشش — گفت ہاتف چو کعبہ جامع فیض
سنہ ۱۱۰۱

ایک شعر یہ لکھا ہوا:

ہر کہ آید بسر تربت ویرانہ ما — باید از فاتحہ روشن کند ایں خانہ ما

اس کے بعد یہ کتبہ خط نستعلیق میں سنگ مرمر کی لوح پر:

ز مولود آں گوہر پاک زاد — الف پنجہ ویک ز ہجری بنی
بتاریخ عشرون در ماہ صوم — ز بطن صدف در بر آمد جلی
چو یک اجل در رسید از قضا — نہاں شد چو مہ در غبار رگلی
چو پرسیدم از ہاتف آواز داد — کہ جنت مکاں شد محمد علی
سنہ ۱۱۰۹

محمد امین خاں کی قبر کا کتبہ جو اجمیری دروازے کے باہر ہے:

بخاک تیرہ ہستی کہ ریخت رنگ ثبات
چہ اعتماد کند کس بگردش ایام

Marfat.com

امین دین محمد کہ مہر رایت او
گرفت ہمچو خور از صبح شرق تا در شام
بام ساقی بی کیف دکم جشید آخر
ز جرعہ کہ برد ہوش از خواص و عوام
چو روح طیب او شد روان بخلد برین
گرفت جا چو عزیزاں لبعہد بزم کرام
خرد بسال وفاتش بیان نہ آنچہ گفت
وزیر شاہ نشاں بود حامی اسلام

خداوندا بتعظیم پیمبر
ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر
بخاتون قیامت باد و فرزند
بہ بخشا بر (امین) ز روز محشر

دستور زمانہ اعتماد الدولہ
آراستہ کار دین سوی خلد شتافت
روحش چو برحمت الٰہی پیوست
پیوستہ برحمت است تاریخ وفات

کتبہ محمد افضل غفرلہ

سید حسن رسول نما کے مزار کا کتبہ: سنگ مرمر پہ خط ثلث میں لکھا ہوا:

حسن رسول نما افتخار آل حسین
اویس قرنی ثانی و ثالث حسنین

مزار کے اندر مشرق کی طرف مزار کے دروازے کی محراب پر خط ثلث میں سنگ مرمر پہ لکھا ہوا:

رسول نما باقی رسول اللہ باقی کتبہ العبد المذنب یاقوت رقم خاں عرف عباد اللہ سنہ ۱۱۰۳ھ۔

Marfat.com

ان مقبروں کے کتبے جو شہر کے باہر ہیں۔ سنگ باسی کی تختی پر خط نستعلیق
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو الحی الذی لایموت۔ یہ قبر برہان الملک کے احاطے
باہر ہے۔
قبر مرحوم مغفور نجابت پناہ آقا اسی بیگ مشہدی ولد مرحوم میرزا مسعود
کی وفات جمادی الثانی ۱۱۹۳ھ کو ہوئی۔

ایں رفتہ بصد حسرت ازیں عالم فانی
برکندہ دل از عمر درایام جوانی

قبر شہر کے باہر واقع ہے۔ سنگ مرمر کی لوح پر خط ثلث میں یہ آیت
ی ہوئی ہے۔

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

یہ قبر احاطہ برہان جنگ کے بعد واقع :

اسم بیگ در عین جوانی شد شہید — داغ مرگش در دل پیر و جوان دایم بود
ہاد کافراں چوں داد جان خویشتن — مزداو باغ جناں از فضل حق لازم بود
شہادت گشت داخل در غلامان حسین — حور و غلماں در جنابش جا کرو خادم بود
ت تاریخ وفاتش گفت ہاتف غم خود — لطف ہا از حضرت قاسم بر و دایم بود

زانکہ حیدر افسرش از کربلا بخشید گفت
حشر قاسم بیگ با سلطان دیں قاسم بود

مندرجہ بالا) اشعار خط فارسی میں کھدے ہوئے ہیں۔ وفات مرحوم میر د محمد قاسم
یگ واز آقا ولی نعمت ایں عباس بیگ دوشنبہ لبست وشوال سنہ ہجری
وی تحریر نمود۔

یہ عبارت خط ثلث میں کندہ ہے:

نیلی چھتری کا کتبہ جو سلیم گڑھ کے نیچے واقع ہے چھتری کے اندر مشرق
طرف خط نستعلیق میں سنگ مرمر پر کندہ: یا ناصر چوں آں شہنشاہ گیتی پناہ

Marfat.com

از کشمیر دلپذیر مراجعت نمودند۔ بایں مکان فیض ریبان نزولِ اجلال فرمودند
کردند کہ ایں حسن مطلع را نیز نقش نمایند۔

جنوب کی طرف: اللہ اکبر بدیہہ حضرت جہانگیر شاہ ابن اکبر شاہ۔

عجب پُر فیض جای کامرانی است
نشیمن گاہِ جنت آستانی است

سنہ ۱۳ جلوس جہاں گیر موافق سنہ ۱۰۲۸ھ

شمال کی طرف: اللہ اکبر ہمایوں بادشاہ ابن شاہ بابر کہ اصل پاکش از صاحب قرانیست۔ سنہ ۱۶ جلوس جہاں گیر موافق سنہ ۱۰۳۰ھ با فتاح وقتی کہ بادشاہ ہفت کشور نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی دار الخلافہ آگرہ متوجہ سیر کشمیر جنت نظیر بودند ایں مطلع را بر زبان الہام بیان گذرانیدند۔

یہ قبر شیخ محمد کے چبوترے پر جو ریتی میں ہے کتبہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٰہی الغنی۔ دعا تلقین حجتی اذا کان فی القبر مثوی وضجیع اللّٰہم صلی النبی والوصی والبتول والسبطین رحلت نیست صلاح خال فی رمضان والسجاد والباقر والصادق والکاظم والرضا والتقی والنقی والعسکری صلواۃ اللہ علیہم اجمعین فی زمان الخلیفہ الاکبر۔ ابد اللہ ذاتہ القفاع۔
قدنبی بقعۃ مقدسۃ مثلہا لا یکون فی الاقطاع۔

الا شیخ سلام زایر الحرمین اہل شیخ الحدیث بالاجماع
عبد شیخ النبی نعمانی معدن العلم منبع الانفاع

سال تاریخ ایں بنا فیضی
سال العقل قال خیر بقاع

یہ مسجد حویلی نواب جابت خاں کے قریب واقع اور یہ تاریخ خط ثلث میں لکھی ہوئی ہے۔ مسجد کے تینوں محرابوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہے محراب کے پہلو میں دونوں طرف خط کوفی میں الملک اللہ لکھا ہوا ہے۔ محراب

Marfat.com

اندر امام کے کھڑے ہونے کی جگہ پر لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہے۔ اور مسجد کے دروازے پر فتح دونوں طرف لکھا ہوا۔

پرانی مسجد کا تہ میرہ گمان کے کوٹھے کی مسجد کے مطابق خط [illegible] سنگ باسی پر کندہ۔ یہاں میاں صابر بخش کا مکان بھی ہے۔ دائیں طرف خط ثلث

اذکر اللہ کما یذکر سنہ ۱۱۲۲ھ۔ مسجد کی محراب کے اندر کی طرف خط [illegible]

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ بائیں جانب خط طغرائی: اللہ محمد [illegible] عثمان علی و فاطمہ حسن حسین۔

میاں صابر بخش کے مکان کے اندر قبر پر دو پتھر چسپاں ہیں۔ خط [illegible] میں: ایک پتھر پر: عبد المعروف بالعصیان من ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنہ الف و مائۃ۔ دوسرے پتھر پر خط نستعلیق میں۔ خانقاہ کے مطبخ کے مشرقی دروازے پر:

نیاز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان دونوں پتھروں کا حال [illegible] نہ ہو سکا۔

میاں صابر بخش کے مکان میں قدیم مسجد قو تو جھک شطر المسجد الحرام۔

مسجد میں خط ثلث میں سنگ مرمر کی لوح پر کھدا ہوا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مکان و منزل فیض ۱۲۳۴ھ۔ مسجد کے اندر کلمہ طیب اور لفظ [illegible] میں امیر خال [illegible]۔ خط نسخ میں سنگ مرمر کی تختی پر دروازہ پر کندہ:

باب بشید محل تیار شد فضل کرم

تا قیامت ایں بماند پائیدار [illegible]

سنگ مرمر کا ایک مجر گنج کے اندر نواب قلندر علی خاں کے مکان سے متصل [illegible] کی پیشانی پر لکھا ہوا: وجعل اللہ الجنۃ مثواہ سنہ ۱۲ھ۔

اور سنگ باسی کی دو لوحیں ہیں ایک لوح کو میاں صابر بخش صاحب [illegible] کی دیوار میں چپکا دیا اور دوسری لوح دلی دروازے کی [illegible]۔ اس لوح پر خط ثلث و فارسی میں ایک کتبہ: اللہ محمد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: قل یا عبادی الذین، آیۃ غفور الرحیم تک لکھی ہوئی اور صفت پند نامہ لکھا ہوا۔

Marfat.com

یہاں دو قبریں بھی ہیں۔ ایک سنگِ مرمر اور دوسری سنگِ باسی کی۔ پہلی قبر پہ پوری بسم اللہ، کلّمن علیہا فان، کلمہ، آیۃ الکرسی۔ دوسری قبر پہ کلمہ طیب لکھا ہوا۔ آثارِ شریف کے نیچے قبر۔ سنگِ سرخ کی لوح پہ خطِ ثلث میں کھدا ہوا۔ مبشر اللہ بالجنۃ عباد اللہ۔ یہ تمام کتبے باقی باللہ کے مزار کے احاطے کے اندر ہیں۔

خواجہ باقی باللہ کے اندر خطِ نسخ اور نستعلیق میں سنگِ مرمر کی لوح پہ کندہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ محمد سردار خاں بتاریخ ہفتم ماہِ رجب ۱۱۸۵ھ بحق پیوست۔

یہ کتبہ خواجہ باقی باللہ کے اندر قبر پہ خطِ نستعلیق میں سنگِ مرمر کی لوح پر:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بست و سیوم شہر شعبان عالم بیگ خاں شہید از دارِ فنا بدار البقا پیوست ۱۱۹۳ھ۔

یہ کتبہ خواجہ باقی باللہ کے اندر قبر پہ خطِ نستعلیق میں سنگِ باسی کی لوح پہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حیف آں سید کہ از جور شِ جہاں شد منتفع
از قضای آسمانی رخت بر بست از جہاں
سالِ تاریخش وفاتش خواستم چوں از خرد
گفت زین الدین محمد خاں من اہل الجنان

یہ کتبہ خواجہ باقی باللہ کے مزار پہ اندر قبر پہ خطِ نستعلیق میں سنگِ مرمر کے تعویذ پہ ۱۱۶۶ کھدا ہوا:

اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

خود محمد آنکہ در بارہ صحیم	جانب رضواں بہ راخوشنود شد
گفتہ ملہم با دل احباب سچ اند	بود مقبل عاقبت محمود شد

۱۱۶۱ھ

Marfat.com

یہ کتبہ خواجہ باقی باللہ کے مزار کے پہلو میں واقع قبر پر خط نستعلیق میں سنگ مرمر پر کندہ:
احمد باقی بتاریخ بیست وسیوم شہر شوال ۱۱۳۳ھ برحمت حق پیوست۔

یہ کتبے خواجہ باقی باللہ کے مزار کے باہر ہیں۔ سنگ باسی کی لوح پر خط نستعلیق میں کندہ ہوا: خواجہ نور اللہ خاں نقشبندی فرزند امام جعفر صادق نبیرہ سید احمد کاشانی بست نہم ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۶ھ ہجری۔

یہ کتبہ سنگ باسی کی لوح پر خط ما یقرا میں: ہو الغفور وفات شاہ پسند خاں ولد شاہ شاہ نواز خاں قوم افغان ترائے مرد ازدویم ماہ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ۔

یہ کتبہ خط طغرا میں خواجہ باقی باللہ کے باہر سنگ سرخ کے تعویذ پر لکھا ہوا:
موتوا قبل ان تموتوا اور کلمہ طیب بھی لکھا ہوا:

یہ کتبہ خط نستعلیق میں خواجہ باقی باللہ سے باہر سنگ باسی پر کندہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تاریخ وفات خواجہ غلام بہاء الدین خلف خواجہ زین الدین ۱۱۶۴ھ ہجری

میکرد چوں رضای خدا جاوداں طلب | تاریخ گشت طالب رضوان جاوداں

غلام محمد خاں کی قبر کا کتبہ جو کشرہ بڑیاں میں ہے۔ سنگ مرمر کی لوح پر خط ثلث میں لکھا ہوا:

زہی مرقد خان خانان امجد | سپہدار دیں آل سلطان شہد
غلام احمد رشش نام تاریخ ہو اللہ | شدہ سال رحلت غلام محمد

یہ قبر برہان الملک کے احاطے کے باہر واقع۔ سنگ باسی کی لوح پر خط ثلث میں: کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک فقط

از جفای چرخ نا انصاف حیف | کز جوانی ایں جوان صد نامراد
زخم کرد خوردہ از جور فلک | خانہ دنیای دول برباد داد
چوں مغل بیگ ازجہاں بربست رخت | شور ماتم جابجا از حد فتاد
بر جو از جان شیعہ آل عبا | سید الشہدا ابرا فسر نہاد
گفت ہاتف سال تاریخ وفات | با شہید کربلا محشور باد

Marfat.com

یہ اشعار خطِ فارسی میں کندہ ہیں۔ مرحوم مرزا مغل بیگ کی وفات دہم شوال ۱۱۹۶ھ
یہ عبارت خطِ ثلث میں کندہ ہے۔

یہ قبر برہان الملک کے مقبرے میں ہے: اللہ محمد علی فاطمہ حسن حسین

آہ شد میرزا از دست بدنیاں شہید — چوں شہیدان حسین و کربلا مغفور باد
جنگ در میدان نمود و زد بکفار لئیم — در حصار رحمت حق جان او محصور باد
بارست از جام حب ساقی کوثر مدام — از شراب مہر آل مصطفیٰ مخمور باد
شد شہید [illegible] بہر آمرزش [illegible] شاہ دیں — روز محشر از شہادت در کفش منشور باد
بہر تاریخش [illegible] بہر افسوس دل افسردہ گفت — با حسین و با حسن مرزا حسن محشور باد
۱۱۸۶ھ

یہ اشعار خطِ فارسی میں کندہ ہیں، قبر پہ آیۃ الکرسی خطِ ثلث میں کندہ ہے۔
یہ قبر مقبرہ برہان الملک کے اندر ہے۔ سنگ باشی کی لوح پہ خطِ ثلث میں:
کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

دریغا کہ آقا ولی بیگ خاں — چو شد زیں سرا عازم آں سرای
ہمہ آل تعزیہ دار آں رسول — جہاں نوحہ گر شد بصد ہای ہای
خرد کرد تاریخ فوتش رقم — بود حشر وی با ولی خدای

یہ اشعار خطِ فارسی میں کندہ ہیں۔ وفات مرحوم آقا ولی بیگ خاں ابن عباس بیگ بتاریخ بست و ہفتم شب پنجشنبہ شہر جمادی الثانی۔
شہر کے باہر بہت سے کتبے جو خواجہ صاحب (خواجہ قطب الدین) کے پیچھے پرانی عید گاہ میں ہیں۔
ہذا مرقد جلال الدین سطر اول اتب خطرہ بانزہت و مرقد با فرحت از عمال سالار بداؤنی المشہور کانت الوحی کہ بسبب حوادث روزگار از وطن خود ازیجا (دوسری سطر پڑھی نہیں جاتی کیوں کہ وہ ٹوٹ گئی ہے)
سخاوت ملال مدفون مثی در ساحت متبرکہ ساختہ اند امید کہ ہر کہ درین بقعہ مبارکہ مدفون است مغفور است۔ کارنامہ فی الخامس عشر من المحرم المکرم سنہ اربع وثلثین وثمانمائۃ۔
سنگِ مرمر کی لوح پہ خطِ نستعلیق ہیں: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام۔

Marfat.com

چو مہر النسا بیگم خوش صفات — کہ چوں مہر میداشت روشن بابقا
برفت از جہاں و سیہ شد جہاں — بیفگند سایہ تو، بملک بقا
ز محزون بجستیم سال وفات — بصد محنت و درد و رنج و عنا
ربکا کرد بے انتہا و بگفت — کہ ہیہات ہیہات مہر النسا

زینت طوائف کے مکان کی تاریخ جو شاہ مرداں میں واقع باؤلی سے متصل ہے سنگ مرمر پر خط نستعلیق میں کندہ:

چوں بنا گشت ایں عمارت تو — یافت زینت ز پائے حضرت شاہ
گفت تاریخ از سر بہجت — شد مرتب مکان بلطف اللہ

شاہ مرداں کے دروازے کے باہر یہ قبر واقع، سنگ باسی کی لوح پر خط ثلث میں کندہ:

تاریخ وفاتش از خرد جستیم باد — حشر معصوم با امام شہید بار

شاہ مرداں کے نقار خانے کا کتبہ:

چوں کہ صادق علی بنای رفیع — ساخت بر آستانہ حیدر
سال تاریخ آں بنا صادق — گفت نقار خانہ حیدر

ایک مقبرہ جنتر منتر کے متصل واقع ہے۔ جنوبی سمت کے دروازہ پر خط نستعلیق میں سنگ مرمر کی لوح پر کندہ:

آمرزیدہ باد کسی کہ بایں مکان رسد برای عبداللہ میر محمد علی ولد
میر محمد سخت کمان الحسینی را بفاتحہ و مغفرت یاد کند و تاریخ
وفات میر مذکور دہم رمضان ۱۰۹۵ھ ہجری محمد علی بمکان اعلیٰ رفت

حجرے کے اندر خط نستعلیق میں جنوب کی طرف۔

قل یا عبادی الذین اسرفوا، انہ ہو الغفور الرحیم تک: بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین، و لا الضالین تک لکھا ہوا۔

Marfat.com

باسم اللہ سورۃ قل ہو اللہ احد لکھا ہوا ؛ مجر کے اندر خط نستعلیق میں مشرق کی طرف : لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ ناد علیا مظہر العجائب تجدہ عونالک فی النوائب کل ہم و غم سینجلی بولایتک یا علی یا علی یا علی۔ مجر کے اندر خط نستعلیق میں ؛ چنانچہ لباس مبارک سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم شاہ مرداں مرتضیٰ علی چوں وسیلہ او بانو خانم از خاندان سید شاہ علی الحراتی بایں احقر رحیمہ بانو بنت سید مرزا مرحوم رسیدہ بود بامید شفاعت دریں مکان گذاشتہ شد تا ہر کہ بشرف ایں عادت مشرف شود ایں عاجزہ را بدعای خیر یاد کند و اگر کسی ایں تبرک را بر داشتہ برد روز جزا شرمندہ و مجرم بنی باشد۔

یہ کتبہ قطب صاحب میں ضابطہ خاں کے دالان کی شرقی دیوار کے ساتھ حمید الدین خاں کی قبر پر خط نسخ میں سنگ مرمر کی لوح پر سنگ موسیٰ سے لکھا ہوا :

ان الذین امنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس تاریخ
رحلت نواب مغفرت منزلت حمید الدین خاں بہادر عالمگیر شاہی
ولد سردار خاں مرحوم باتیجاں مغفور ہشتم صفر سنہ الف
وماتہ احدی و اربعون من الہجرۃ روز دوشنبہ دو گھڑی روز
بر آمدہ از دار فنا بدار البقا رحلت فرمودند۔ عمر شریفش
شصت و سہ سال و پنج ماہ۔

خانقاہ کے دروازے پر سنگ موسیٰ سے سنگ مرمر کی لوح پر خط نستعلیق میں

ایں مقبرہ برای خود تیار کردم، فلا یباع ولا یورث ولا یوسف
ولا یوہب و دو درون مجر نیا زمند قبر دیگر نکنند۔ متولی مخدوم
ولد محمد عبد اللہ و احمارہ حمید الدین خاں بہادر عالمگیر شاہی
۱۱۳۷ھ۔

Marfat.com

شاہ مرداں میں اسم اللہ اور کلمۂ طیب سنگِ سرخ کی لوح پر ان اشعار سمیت خط نستعلیق میں کندہ :

دریغا کہ بی ما بسی روزگار — بروید گل و بشگفد نوبہار
کسانیکہ از ما بغیب اندراند — بیایند و بر خاک ما بگذرند

بست و یکم شہر ذی الحجہ مغفوری مرحومی میاں عشرت صاحب برحمت حق پیوست ۱۰۷۸ھ۔

یہ کتبہ سنگ باسی کی لوح پر خطِ نستعلیق میں شاہ مرداں میں کندہ :

نواب ابراہیم بیگ خاں بہادر خلف احتشام الدولہ نواب اسماعیل بیگ خاں بہادر فیروز جنگ بتاریخ پنجم جمادی الثانی ۱۲۲۷ھ وفات شد۔ یہ مزار خواجہ صاحب (خواجہ قطب الدین) میں ہے۔ اِس قبر کے پہلو پر جو حضرت جنازہ پران کی قبر کے سرہانے ہے سنگِ سرخ پر کندہ :

ایں خطہ با نزہت و مرقد با فرحت از اں عماد سالار بداولی المشہو بزار کاتب الوحی کہ بسبب حوادث روزگار از وطن خود فقط مسحات جلال مدفن تبتی دریں ساحت بترکہ ساخت لہذا امید است کہ ہر کہ دریں بقعہ بیار کہ مدفون است وکان بناتی الخامس عشر من المحرم المکرم سنہ اربع وثلثین وثمانمائہ۔

اس کے اوپر سنگِ سرخ رخام سے کندہ : ہذا مرقد لاجد الدین قدس سرہٗ۔ مشرقی دروازہ پر : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ومن دخلہ کان آمنا ولِلّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین۔ شمالی دروازے کی پیشانی پر سنگ باسی پر کندہ :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم واللہ یدعوا الی دار السلام ویہدی من یشاء الی صراط مستقیم سنہ اثنی وتسعین وخمسمائۃ حرب ہذہ العمارۃ بعالی امر السلطان المعظم معز الدنیا والدین محمد بن سام ناصر امیر المومنین۔

Marfat.com

بخشی محمود خاں کی بیوی کی قبر کا کتبہ جو نواب نجف خاں کی قبر سے متصل ہے۔ سنگِ مرمر کے تعویذ پر خط نستعلیق میں کندہ:

نخاں کہ رفعت ازیں خاکدان بے بنیاد ... فرشتہ خوی نکو بانوی نجستہ نہاد
زہی مخبہ ہمنام بنت پیغمبر ... بروح فاطمہ زہرا حقش بیا مرزد
بدل فدای ولای علی عالی قدر ... نثار دو دالہ نام ائمہ امجاد
کہ بود بنت نجف خاں میر بخشی ہند ... بجای منزل پاکان خداش جا بدہاد
کشیدم آہ و عیاں گشت مصرع تاریخ ... علی و فاطمہ روز جزا شفیعش باد

سنہ ۱۲۳۶

اس قبر کا کتبہ جو شاہِ مرداں کی درگاہ کے روبرو ہے سنگِ مرمر کے تعویذ پر خط نستعلیق میں کندہ:

محلدار بیگم کہ گفتی بدنیا ... سجود در اہل بیت است دایم
غمش کرد خون دل دوستاں خشک ... شد از ماتمش دیدہ مومنین نم
بسید خود آں سیدہ رحلت ... بگفتا محلدار خلد برنیم

حسام الدین حیدر کی ساس کی قبر کا مصرع جو شاہِ مرداں کے آستانے کے روبرو ہے:

بادا بجناں صدر نشیں صدر نسا

یہ کتبہ سنگ مرمر کے تعویذ پر خط نستعلیق میں کندہ: ہو العلی۔

نامی سادات خاں بنامِ کاظم ... فرمود چو رحلت آں غلام کاظم
سید گفت از زبانِ مصرع سال ... حامی گناہ ما امام کاظم

۱۲۱۹

یہ کتبہ خط نستعلیق میں سنگِ مرمر کے تعویذ کے پہلو میں:

نواب فلک مرتبہ عالی جاہ ... قاسم علی خاں سید و سردار سعید
چوں مرد از دی آہ تاریخش شد ... زیر قدم علی مقامش گردید

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم: خط ثلث میں سنگ مرمر پہ اللہ محمد علی فاطمہ حسن و حسین علی محمد جعفر موسیٰ علی محمد علی حسن محمد علیہم السلام۔ تاریخ وفات شرف النساء بیگم عرف حاجی بیگم مرحومہ بنت مرزا سید محمد گلستانہ عرف مرزا خانی مرحوم کی تاریخ وفات دوازدہم شہر ربیع الثانی روز یکشنبہ ۱۲۱۶ھ شاہ مرداں میں خط ثلث میں بسم اللہ الرحمن الرحیم یا غفار الذنوب یا ستار العیوب دونوں طرف کندہ:

مرزا محسن ازیں دار فنا شد چوں رحیل — زیر نقش قدم پاک شہ مرداں خفت
داعی از حق شد و تاریخ وفاتش سید — حشر محسن بحسین و بحسن گرداں گفت

درعالم رویا برای مزار خود فرمودہ۔ مزار محسن قلی خاں ۱۱۹۷ھ

منشی امیر الدین کی قبر کا کتبہ جو سلطان جی (حضرت نظام الدین اولیاء) میں مجلس خانہ کے روبرو واقع ہے۔ سنگ باسی کی لوح پر خط نستعلیق میں۔

امیر الدین محمد بود فخری — چو سوی خلد رفت از دانمگاہ
بجستم سال تاریخش ز ہجرت — فزوں شد برالف دو صد و پنجاہ

۱۲۵۰ھ

ولیعہد بہادر (مرزا جہانگیر) کی بیٹی کی قبر کا کتبہ جو لال بنگلے میں ہے۔ سنگ باسی کی لوح پر خط ثلث میں لکھا ہوا: یا غفار، پوری بسم اللہ، خط طغرا میں کلمۂ طیب اور خط ثلث میں یہ اشعار۔

افسوس کہ زینت الزماں بیگم — بشتافت سوی ملک بقا زیں عالم
خوں شد دل من زار وازیں داغ نخست — داغ دل زار سال رحلت گفتم

۱۲۴۷ھ

سنگ مرمر کے تعویذ پر خط ثلث میں یا حی یا قیوم لکھا ہوا:

ولی عہد بہادر (مرزا جہانگیر) کی بیوی کی قبر کا کتبہ جو لال بنگلے میں ہے۔ سنگ مرمر کی لوح پہ خط طغرا میں کلمۂ طیب اور خط ثلث میں یہ اشعار لکھے

ہوئے۔

فتح ہادی من الدھر اذا ما رحلت ۔۔۔ یبتغی الفوز من اللہ دار حوالصعفو

فدعی بو ظفر بقصد التاریخ ۔۔۔ واحد انت عفو وحبیب العفو

۱۲۲۹

سنگِ مرمر کے تعویذ پر خط طغرا میں کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام اور خط ثلث میں کلمہ طیب لکھا ہوا۔ چاروں طرف سورہ الملک کی کچھ آیتیں خط ثلث میں لکھی ہوئی۔

لال بنگلے میں ایک قبر ہے اس کی لوح سنگِ مرمر کی ہے۔ خط ثلث میں پوری بسم اللہ، خط طغرا میں اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہٗ اور خط نسخ میں یہ شعر کندہ!

وائے مردا شرف النسا رخانم ۔۔۔ جا دہد در بہشت عدن خداش

آہ سینہ خراش دل چو کشید ۔۔۔ گشت تاریخ آہ سینہ خراش

لال بنگلے کے برج کے اندر کا کتبہ۔ چونے پر چاروں طرف سے سورۃ تبارک الذی خط ثلث میں لکھی ہوئی۔ اس برج کے باہر چاروں طرف نیلی چینی پر کلمہ طیب لکھا ہوا۔

محمد شاہ کی بیوی کی قبر کے متصل واقع قبر کا کتبہ۔ خط نستعلیق میں لکھا ہوا:

این روضہ خلد آئین با پنجرہ موزوں ۔۔۔ چوں قصر بہشت آمد خوش منزل و ماوای

چوں جای خوشی آمد با اہل خرد گفتم

تاریخ بنای او جای وچہ خوش جای

کاتبہ حسین چشتی ہو اللہ الغنی حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم للہ الحمد قادر بر حق فضل فرمود از طفیل نبی۔

Marfat.com

شد بنا ایں مکاں و سالش عقل گفت پیدا شد ظہور علی

شاہِ مرداں کی راہ میں حافظ حفیظ (کی قبر) کے چبوترے کے تعویذ پر خط نستعلیق میں لکھا ہوا:

از سر افسوس عشق سال وفاتش گفت بود محمد حفیظ ما روح آ ...

اس قبر کے پہلو پر لکھا ہوا:

شاہِ مرداں جو کوئی اس راہ ... آئے
فاتحہ اس قبر پر اور پڑھ جا ... ئے

Marfat.com

شہر آشوب کا تحقیقی مطالعہ

ڈاکٹر نعیم احمد

کا نادر اور مثالی کارنامہ

اِس کتاب کے ذریعے اُردو ادب کی جمالیات میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوتا ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ ۱۸۵۷ء سے قبل بھی اردو شاعری صرف زلف و رخسار اور گل و بلبل کا قصّہ نہیں تھی۔ اِس کا مطالعہ کیے بغیر اُردو ادب کی تفہیم و تحسین ممکن نہیں۔

اس مقالے پر دہلی یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری دی گئی۔ —————— قیمت /=۵۰

کلیات میر جعفر زٹلی

مع مقدمہ و حواشی

مرتبہ ڈاکٹر نعیم احمد

جعفر زٹلی کی نثر اور نظم ریختہ کا واحد نمونہ ہے اس کے مطالعہ سے اردو زبان کے آغاز اور ارتقاء کو سمجھنے میں بیش از مدد ملتی ہے۔ اٹھارہویں صدی کی تہذیب اور ادبی مزاج کو سمجھنے کے لیے جعفر زٹلی کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ سماجی، سیاسی اور اقتصادی حقائق کو جعفر زٹلی نے ایسے طنزیہ انداز میں پیش کیا ہے کہ ڈھائی سو سال کا عرصہ بیت جانے کے باوجود اسکی ادبی عظمت و انفرادیت کم نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر نعیم احمد ریڈر شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے میر جعفر زٹلی کی تمام نثری و شعری تصانیف بڑی محنت سے مرتب کی ہیں۔ اس میں ان کا لکھا ہوا بسیط اور مقدمہ دائمی نا معلوم فرہنگ الفاظ بھی شامل ہے —————— قیمت /=۵۰

ملنے کا پتہ: ادبی اکادمی آفتاب منزل شمشاد مارکیٹ علی گڑھ

Marfat.com